WWW.PAKSOCIETY.COM
ماہنامہ
ہمدرد
نونہال
مئی ۲۰۱۵ء
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اشاعت کا ۶۳ واں سال

یادگار : شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید

ماہ نامہ

ہمدرد نونہال

صدرِ مجلس
سعدیہ راشد

مدیرِ اعلا
مسعود احمد برکاتی
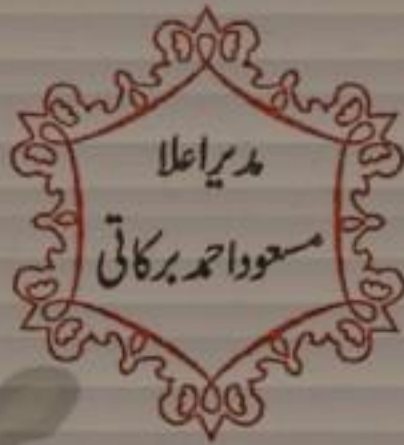
رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی

شمارہ ۵ | جلد ۶۳

مئی ۲۰۱۵ عیسوی | رجب المرجب ۱۴۳۶ ہجری

قیمت عام شمارہ	۳۵ رُپے
سالانہ (عام ڈاک سے)	۳۸۰ رُپے
سالانہ (رجسٹری سے)	۵۰۰ رُپے
سالانہ (دفتر سے دستی لینے پر)	۳۴۰ رُپے
سالانہ (غیر ممالک سے)	۵۰- امریکی ڈالر

ٹیلے فون ← 36620945 سے 36620949
36616001 سے 36616004
ایکسٹینشن ← (054 یا 052 یا 066)
ٹیلے فیکس نمبر ← (92-021) 36611755
ای میل ← hfp@hamdardfoundation.org
ویب سائٹ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان ← www.hamdardfoundation.org
ویب سائٹ ہمدرد لیبارٹریز (وقف) ← www.hamdardlabswaqf.org
ویب سائٹ ادارۂ سعید ← www.hakimsaid.info
فیس بک ← www.facebook.com/Hamdardfoundationpakistan

دفتر ہمدرد نونہال، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی ۷۴۶۰۰

"ڈاک خانے کے نئے قاعدوں کی وجہ سے آیندہ ہمدرد نونہال کی قیمت صرف بنک ڈرافٹ یا منی آرڈر کی صورت میں قابلِ قبول ہوگی، VPP بھیجنا ممکن نہیں ہے۔"

قرآنی آیات اور احادیثِ نبویؐ کا احترام ہم سب پر فرض ہے

سعدیہ راشد پبلشر نے ماس پرنٹرز کراچی سے چھپوا کر ادارۂ مطبوعات ہمدرد ناظم آباد کراچی سے شائع کیا

ISSN 02 59-3734

PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہمدرد نونہال مئی ۲۰۱۵ عیسوی اس شمارے میں کیا کیا ہے؟

PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر شخص اپنی بھلائی کے لیے سوچتا ہے۔ دنیا میں ایسا کون انسان ہے جو اپنی بہتری اور ترقی نہ چاہتا ہو۔ اسی کو خواہش کہتے ہیں۔ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ آگے بڑھے، اس کو سکون اور سہولتیں حاصل ہوں، لیکن پھر بھی ہر انسان یکساں نہیں ہوتا۔ بعض لوگ صرف خواہش رکھتے ہیں، عمل نہیں کرتے۔ بعض لوگ اپنی خواہشات پوری کرنے کے لیے عمل اور کوشش بھی کرتے ہیں اور یہی لوگ صحیح ہیں۔

خواہش اگر اچھی ہو اور سچی ہو تو پوری ہو جاتی ہے۔ سچی خواہش سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی کام کو دل سے کرنا چاہے۔ جو کام انسان دل سے کرنا چاہتا ہے، اس کے لیے کوشش بھی کرتا ہے۔ خواہش، عمل اور جدوجہد کے بغیر پوری نہیں ہوتی۔ تم میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہو، لیکن اچھے نمبروں سے صرف وہی نونہال کام یاب ہوتے ہیں جو دل لگا کر پڑھتے ہیں اور سبق یاد کرتے ہیں۔ جو نونہال پڑھنے میں محنت نہیں کرتے وہ امتحان میں کام یاب نہیں ہوتے۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ محض خواہش سے کام نہیں چلتا۔ اگر صرف خواہش سے کام یابی ہو جاتی تو اب تک نہ جانے کتنے افیونی بادشاہ بن چکے ہوتے۔ بہ قول شیکسپیئر اگر صرف خواہش ہی گھوڑا بن سکتی تو ہر شخص گھڑ سوار ہوتا۔

جس چیز کی خواہش ہو اس کو حاصل کرنے کے لیے محنت کرو۔ عمل کے بغیر خواہش خوشی نہیں، رنج دیتی ہے۔

(ہمدرد نونہال جولائی ۱۹۸۶ء سے لیا گیا)

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
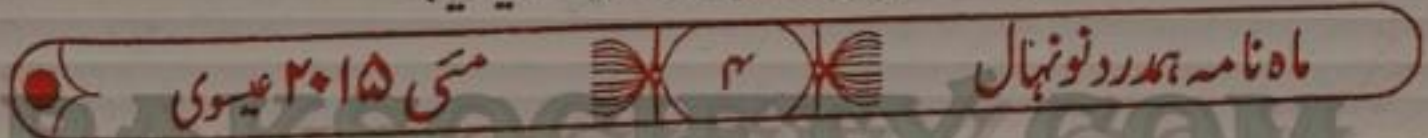
پہلی بات

مسعود احمد برکاتی

لیجیے مئی ۲۰۱۵ء کا شمارہ مطالعہ فرمائیے۔ ہمدرد نونہال کی تیاری و ترتیب میں جو محنت مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہوتی ہے، وہ دراصل ہمدرد نونہال پڑھنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمدرد نونہال کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اس لیے نہ میں تھکتا ہوں، ''نہ ہی'' میرے ساتھی تھکتے ہیں۔ ارے میں کیا لکھ گیا؟ ''نہ ہی'' یہ تو بہت غلط ہے۔ صحیح اردو یہ ہے کہ ''نہ میں تھکتا ہوں، نہ میرے ساتھی تھکتے ہیں۔'' کچھ عرصے سے یہ غلط محاورہ بن گیا ہے۔ آیندہ آپ کو جب اس طرح کی کوئی بات لکھنی ہو تو ''نہ'' کے بعد ''ہی'' بالکل نہ لکھیں۔ اسی طرح اردو کے بعض الفاظ رائج ہو گئے ہیں، میں آیندہ بھی صحیح اردو کے محاورے لکھتا رہوں گا۔

خاص نمبر کی تیاری اور اس کو ''بہت خاص'' بنانے میں دن رات صرف ہو رہے ہیں۔ میں اپنی صحت کی کم زوری کو بھول کر اور آپ کی دعاؤں کے سہارے خاص نمبر کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ خاص نمبر کے لیے ہمارے ادیب دوستوں کا تعاون مل رہا ہے اور ان شاء اللہ ملتا رہے گا۔

محترمہ سعدیہ راشد سے وعدہ لے لیا ہے اور ان کا پُر خلوص تعاون ہمارے لیے تقویت کا باعث ہے۔

نونہال دوست اپنی تحریریں بہت صاف لکھیں۔ اپنے پتے بھی بہت صاف اور مکمل لکھیں، اپنی ہر تحریر کو بھیجنے سے پہلے کئی بار پڑھ لیا کریں۔

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سونے سے لکھنے کے قابل زندگی آموز باتیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، تمھاری اولاد تمھارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی۔

مرسلہ : عریشہ نوید، کراچی

حضرت علی کرم اللہ وجہ

جب تمھیں کسی شخص پر غصہ آئے تو ہمیشہ اس شخص کی اچھائیاں یاد کر لیا کرو۔

مرسلہ : عمر توقیر مظہر، بہاول پور

شیخ سعدیؒ

کم زور پر رحم کرو گے تو طاقت ور کے ظلم سے بچ جاؤ گے۔

مرسلہ : قمر ناز دہلوی، کراچی

سرسید احمد خاں

ناموری کی مثال نہایت عمدہ خوشبو جیسی ہے۔

مرسلہ : عبدالرافع، کراچی

اشفاق احمد

پریشانی حالات کے ساتھ خیالات سے بھی پیدا ہوتی ہے۔

مرسلہ : زینب ناصر، فیصل آباد

شہید حکیم محمد سعید

جدوجہد کرنے والے لوگ دعووں پر نہیں، عمل پر یقین رکھتے ہیں۔ مرسلہ: تحریم خان، نارتھ کراچی

پریم چند

دنیا میں سب سے اچھا سوال یہ ہے کہ میں تمھاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔

مرسلہ : کومل فاطمہ اللہ بخش، لیاری

افلاطون

نیکی کر کے پچھتانا، نیکی کو ضائع کر دیتا ہے۔

مرسلہ : مہک اکرم، لیاقت آباد

ملٹن

اچھی کتاب انسان کے لیے زندگی کا بہترین سرمایہ ہے۔

مرسلہ : عریشہ بنت حبیب الرحمٰن، کراچی

ہربرٹ اسپنسر

اگر ہم وقت ضائع کرتے ہیں تو گویا زندگی برباد کرتے ہیں۔ مرسلہ : ہیگر بہار، بلوچستان

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تم پر سلام ہر دم

محمد مشتاق حسین قادری

اے آمنہ کے دلبر ، تم پر سلام ہر دم

اے انبیاء کے سرور! تم پر سلام ہر دم

ہر آن کیوں نہ بھیجیں مل کر ادب سے آقا

تم ہو عظیم و برتر ، تم پر سلام ہر دم

آقا تم ہی ہو سب کے ، مولا تم ہی ہو سب کے

پڑھتے ہیں سب برابر ، تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہے میرا ، میں کس کے پاس جاؤں؟

ہو تم ہی میرے یاور ، تم پر سلام ہر دم

مشتاق لکھ رہا ہے ، مشتاق پڑھ رہا ہے

اللہ کے پیمبر تم پر سلام ہر دم

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
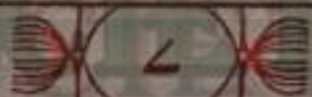
خوب کام کرو

مسعود احمد برکاتی

آج کام کی باتیں کرنا ہیں۔ یوں تو اب تک جو باتیں بھی ہوئی ہیں وہ بھی کار آمد باتیں ہیں، مفید اور کار آمد باتیں، بے کار باتیں نہیں ہیں، لیکن آج کام کے متعلق باتیں کرنا ہیں۔ کام کرنا کیوں ضروری ہے، کام کرنے سے کیا فائدے اور نہ کرنے سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

اگر میں تم سے پوچھوں کہ کام کرنا کیوں ضروری ہے؟ تو تم شاید یہ کہو گے کہ کام کر کے ہی آدمی کھاتا کماتا ہے۔ کام نہ کرے گا تو پیسا کہاں سے آئے گا اور وہ زندگی کیسے گزارے گا۔ فرض کرو کہ کسی آدمی کو کھانے کمانے کے لیے کام کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے پاس بہت دولت ہے یا اس کے باپ دادا نے اتنا رپیا چھوڑا ہے کہ اس کو زندگی بھر کمانے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ آرام سے زندگی گزار سکتا ہے۔ یہ بات صحیح ہے اور اس کو رپے پیسے کے لیے کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن جو بات میں تمھیں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کام نہ کرنے کے معنی آرام کے نہیں ہیں، جو شخص کام نہیں کرتا، وہ آرام بھی نہیں کرتا۔ وہ بے کار پڑا رہے گا۔ دن بھر سُست بیٹھا رہے گا، رات بھر سوتا رہے گا، مگر پھر بھی اس کو آرام نہیں ملے گا، بلکہ اس کو بہت سے نقصانات برداشت کرنا پڑیں گے۔ ظاہر ہے کہ دن بھر گھر میں بیٹھا رہے گا اور تازہ ہوا سے محروم رہے گا۔ گندی ہوا میں سانس لیتا رہے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کے پھیپھڑے، اس کا دل اور اس کا خون خراب ہو جائے گا۔ کام اور محنت کی کمی کی وجہ سے جو پسینا آتا ہے وہ بھی نہیں آئے گا اور اس کے بدن سے نمک، پانی اور فضلات خارج نہیں ہوں گے اور خون صاف نہیں ہوگا۔ اس کے بدن کا کوئی حصہ، کوئی عضو بھی نہیں ہلے جُلے گا۔ اس کا جگر سُست اور آہستہ ہو جائے گا۔ اس کا معدہ اور اس کی آنتیں بھی سُست ہو جائیں گی۔ نتیجہ کیا ہوگا؟ یہ ہوگا کہ کوئی عضو ٹھیک سے کام نہیں کرے گا اور سُستی اور کم ہمتی چھا جائے گی۔ طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جائیں گی۔ قبض ہو جائے گا۔ سر میں درد ہو جائے گا۔ بھوک ختم اور نیند غائب ہو جائے گی اور صحت برباد ہو جائے گی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

صحت خراب ہونے کا نتیجہ ہے پریشانی، بے دلی، بد دلی، کم زوری، دماغی اُلجھن، پستی اور پست ہمتی، اُداسی اور پریشان خیالی۔ ان باتوں کی وجہ سے صحت اور خراب ہو جائے گی۔

یہ ہیں کام نہ کرنے کے نقصانات۔ اب تو تم سمجھ سکتے ہو کہ اگر آدمی کو پیٹ بھرنے کے لیے کام کرنے کی ضرورت نہیں تو صحت قائم رکھنے، پریشانی اور اُلجھنوں سے بچنے اور زندگی کو مصیبت نہ بنانے کے لیے تو کام کی ضرورت ہے۔ میں تو تم سے یہ کہوں گا کہ کام کیے بغیر اس کی ضروریات (کھانا، کپڑا اور مکان وغیرہ) پوری ہو جائیں، تب بھی اسے کام کر کے اپنی دولت کو بڑھانا چاہیے۔ اس سے نہ صرف خود اس کو، بلکہ بہت سے دوسرے لوگوں اور قوم و ملک کو فائدہ پہنچے گا۔

کام کرنے سے یہاں میری مراد جسمانی کام ہے۔ وہ کام جس میں ہاتھ پیروں کا استعمال زیادہ ہو۔ انسان کو ہلنا جلنا پڑے، حرکت کرنا پڑے۔ یوں سمجھو کہ جسمانی کام وہ کہا جائے گا، جس کو کرنے سے جسم تھکے۔ ویسے تو کوئی کام بھی ایسا نہیں ہے، جس میں جسم کام میں نہ آئے اور اس پر اثر نہ پڑے۔ دماغی کام کرو گے تو اس میں بھی جسم تو کام آئے گا، لیکن کم۔ دماغی کام میں جسم کو کم حرکت کرنا پڑتی ہے اور وہ کم تھکتا ہے، دماغ زیادہ تھکتا ہے، اس لیے وہ کام جس میں جسم زیادہ کام میں آئے اور تھکے، اس کو جسمانی کام کہہ لو اور وہ کام جس میں دماغ سے زیادہ کام لینا پڑے اور دماغ تھکے، اس کو دماغی یا ذہنی کام کہہ سکتے ہو۔

اچھی زندگی گزارنے کے لیے دونوں طرح کے کام ضروری ہیں، لیکن محض زندہ رہنے اور تندرست رہنے کے لیے جسمانی کام ضروری ہے۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے، جسمانی کام نہ کرنے کے بہت سے نقصانات ہوتے ہیں اور زندگی عذاب بن جاتی ہے۔ جینے اور مرنے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

ذہنی کام کرنے والوں کے لیے بھی جسمانی کام بہت ضروری ہے۔ وہ جو کام کرتے ہیں اس میں ان کا دماغ استعمال ہوتا ہے، اس پر بوجھ پڑتا ہے اور وہ تھک جاتا ہے۔ ان کا جسم زیادہ استعمال نہیں ہوتا، وہ اتنا نہیں تھکتا۔ دماغی کام بیٹھے بیٹھے کرنے کا ہوتا ہے، اس لیے زیادہ وقت ان کا جسم ایک ہی حالت میں رہتا ہے اور اس کے سب حصے یکساں استعمال نہیں ہوتے۔ اپنے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کام کے بعد ان کے لیے جسمانی کام بھی ضروری ہوتا ہے۔ اور کچھ نہیں تو وہ پیدل چل کر ہی جسم کو طاقت پہنچا سکتے ہیں۔ فالتو وقت میں اپنے گھر پر کوئی نہ کوئی ایسا مشغلہ اختیار کر سکتے ہیں جس سے جسم کو حرکت ہو۔ وہ باغ بانی کر سکتے ہیں۔ گھر میں چھوٹا سا باغیچہ لگا کر اس کی دیکھ بھال، پودوں کو پانی دینا، ان کو ایک گملے سے دوسرے گملے میں بدلنا۔ اسی میں اس کا جسم خاصا تھک جائے گا۔

باغ بانی سے دل چسپی نہ ہو تو دوسرا کوئی اسی قسم کا کام کر سکتے ہیں، مثلاً گھر کے فرنیچر کی مرمت۔

کام کرنے سے بہت سے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ جسم کی حرکت (ہلنے جُلنے) سے ہم سانس گہرے اور لمبے اور جلد جلد لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ سانس کے ذریعے ہمارے پھیپھڑوں میں زیادہ ہوا داخل ہوتی ہے اور ان میں سے زیادہ ہوا خارج ہوتی ہے، وہ صاف اور تازہ ہوتی ہے۔ اس میں اوکسیجن ہوتی ہے۔ اوکسیجن (OXYGEN) صحت بخش ہوتی ہے۔ خون کو صاف کرتی ہے اور طاقت پہنچاتی ہے۔ گہرے اور لمبے سانس لینے کا مطلب جسم میں طاقت ور خون دوڑانا ہے۔ اگر ہمارا خون صحیح اور صاف ہے تو سمجھو کہ ہمارا پورا جسم صحیح اور صاف ہے اور ہم صحت مند ہیں۔

کام کرنے کی وجہ سے جسم سے پسینا زیادہ نکلتا ہے۔ جسم سے پسینا نکلنا گویا گندگی اور زہریلے مادّوں کا جسم سے خارج ہونا ہے۔ اگر تمھارے جسم سے پسینا خارج نہ ہو تو خون کی گندگی اور فُضلہ باہر نہیں نکلے گا اور تم بیمار ہونے لگو گے۔

کام کرنے سے دل توانا اور مضبوط ہوتا ہے۔ پھیپھڑے پھیلتے ہیں اور قوی ہوتے ہیں۔ جگر بیدار اور مستعد ہوتا ہے، معدہ طاقت ور ہوتا ہے۔ آنتیں حرکت میں آتی ہیں۔ گردے اپنا فرض زیادہ اچھے طریقے سے ادا کرتے ہیں اور بدن کے دوسرے حصوں (اعضا) کو زیادہ اور اچھا کام کرنے پر اُبھارتے ہیں۔

جو آدمی بے کار نہیں بیٹھا رہتا، محنت کرتا ہے، کام کرتا ہے، اس کو آرام میں بھی زیادہ لطف آتا ہے، وہ میٹھی نیند سوتا ہے اور سکون سے اُٹھتا ہے۔ خوش مزاج ہوتا ہے، تفریح میں بھی اسے زیادہ مزہ آتا ہے۔ وہ زیادہ عرصے زندہ رہتا ہے اور خوش خوش جیتا ہے۔ اس کی زندگی اس کے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی کار آمد ہوتی ہے۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوا سب سے پہلے

ڈاکٹر سید اسلم

انسانی زندگی کے لیے یوں تو غذا بھی اہم ہے اور پانی بھی، لیکن ان میں ہوا کی اہمیت سب سے پہلے ہے۔ اگر ہوا نہ ملے تو زندگی چند لمحوں میں ختم ہو سکتی ہے اور اگر ہوا کم ہو جائے تو ہر لمحے اس کی کا احساس ہوتا رہتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ یہ قدرت کا جس قدر عظیم تحفہ ہے، اسی قدر اس کے فائدوں اور نعمت کا ہمیں شعور کم ہے۔

جس طرح ہماری خواہش ہوتی ہے کہ پینے کا پانی صاف ہونا چاہیے، اسی طرح جس ہوا میں ہم سانس لے رہے ہیں وہ بھی صاف ہونا ضروری ہے۔ اگر پانی میں غلاظت نظر آتی ہے تو ہمارا دل اس پانی کو قبول نہیں کرتا، مگر ہوا میں کثافت ہو تو ہم پروا نہیں کرتے۔

شہر کے لوگ جس ہوا میں سانس لینے کے عادی ہو گئے ہیں، وہ صرف دھواں، سیاہی، گیس، گاڑی اور مشینوں سے نکلے ہوئے غلیظ ابخرات اور غلاظت کا مجموعہ ہے، جس کو ہم بعض دفعہ نہ جانتے ہوئے اور بعض دفعہ مجبور ہو کر اپنے اندر جذب کیے جا رہے ہیں اور اس طرح شہر میں رہنے کی قیمت ادا کر رہے ہیں۔ ہم پینے کے لیے صاف پانی کا تقاضا کرتے ہیں۔ اگر پانی میں آلودگی کا شبہ بھی ہو جائے تو سراپا احتجاج ہو جاتے ہیں، لیکن ہوا میں کثافت ہو تو ہم پر ذرا بھی اثر نہیں ہوتا اور اس کو اپنا مقدر سمجھ کر برداشت کیے جاتے ہیں۔

بہت سے لوگ حالات کی وجہ سے مجبور ہیں کہ وہ کثیف ہوا میں سانس لیں، جیسے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

شہروں کی مصروف سڑکوں کے آس پاس رہنے والے لوگ، لیکن زیادہ تر ایسے لوگ ہیں جو اپنی مرضی سے ہوا اور اوکسیجن کی کمی میں مبتلا ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں، جن کی عمر گزر گئی اور وہ دفتروں کی کوٹھڑیوں میں بیٹھے بیٹھے اُتھلے اُتھلے سانس لے کر جاں بخش اوکسیجن سے محروم رہتے ہیں۔ یہ لوگ بغیر کوشش کے صرف اس قدر ہوا اندر لیتے ہیں کہ زندہ رہ سکیں، حال آنکہ چاہیے تو یہ کہ گہرے سانس کے ذریعے سے اس قدر ہوا اندر کھینچیں کہ پھیپڑوں کے دور دراز تاریک گوشوں تک میں ہوا پہنچ کر صفائی کر دے، تاکہ آیندہ پھیپڑوں کی تکلیف سے محفوظ رہیں۔

ایک پرانی ضرب المثل ہے ''ہر روز دس گہرے سانس لینے والا تپ دق سے محفوظ رہتا ہے''، ممکن ہے کہ کہاوت پوری طرح صحیح نہ ہو، لیکن یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ جو شخص دن میں کئی مرتبہ اس قدر گہرے اور لمبے سانس لیتا ہے کہ پھیپڑے پوری طرح ہوا اور اوکسیجن سے بھر جائیں، وہ اپنے خون کو پوری طرح اوکسیجن کے ذخیروں سے مالا مال کرتا ہے اور پھیپڑوں کے ان تاریک گوشوں تک کو، جہاں جراثیم موجود ہیں، صاف کر لیتا ہے۔ یہ بات دل چسپ ہے کہ ہم میں سے اکثر کو گہرے سانس لینے کی خواہش نہیں ہوتی اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ہم ورزش نہیں کرتے۔ اگر سارا دن دفتر، گھر میں گزر جائے تو نہ بھوک لگے گی اور نہ گہرے سانس لینے کی خواہش ہوگی۔ اگر کوئی شخص صبح سویرے گھر سے نکل کر دوڑ لگا لے تو اس کو دس بیس سانس لینے کی ضرورت نہیں ہوگی، سانس خود ہی پھول جائے گی، ہوا پھیپڑوں میں چلی جائے گی اور کاربن باہر آ جائے گا۔ اسی طرح اگر تیز قدمی سے چلا جائے، یا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تیرا کی جائے، کوئی کھیل کھیلا جائے یا باغ بانی کی جائے تو اسی طرح کا فائدہ ہوگا، مگر شرط یہ ہے کہ محنت اس قدر پر زور ہو کہ پسینا آ جائے یا سانس پھول جائے، جس سے پھیپڑے اچھی طرح ہوا سے صاف ہو جائیں گے اور خون میں اوکسیجن کی فراوانی ہو جائے گی (اگر عمر ۳۵ سال ہے یا زیادہ ہے اور اور ورزش کی عادت نہیں ہے تو بغیر طبیب کے مشورہ کے اس قدر زوردار محنت نہ کریں)۔

جسم کے افعال کو مناسب طریقہ پر انجام دینے کے لیے جسم کے چھوٹے خانوں کو بھی اوکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ تھکن، خشکی، سستی کی وجہ یہ بھی ہے کہ جسم اور دل و دماغ کو مناسب مقدار میں اوکسیجن نہیں پہنچ رہی ہے، کیوں کہ گہرے سانس لینے کی عادت نہیں ہے۔ جب بھی آپ کو تھکن معلوم ہو تو باہر نکل کر گہرے سانس لے کر اپنے جسم، دل و دماغ کو فرحت پہنچائیں۔ جس طرح روشن دانوں سے ہوا آ کر فرحت کا احساس پیدا کر دیتی ہے، اسی طرح گہرے سانس لے کر پورا جسم ہوادار ہوتا ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہوا کی نعمت جس فیاضی سے قدرت نے عطا کی ہے، اتنا ہم فائدہ نہیں اُٹھاتے اور سُست رہتے ہیں۔ ☆

بعض نونہال پوچھتے ہیں کہ رسالہ ہمدرد نونہال ڈاک سے منگوانے کا کیا طریقہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی سالانہ قیمت ۳۸۰ روپے (رجسٹری سے ۵۰۰ روپے) منی آرڈر یا چیک سے بھیج کر اپنا نام پتا لکھ دیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ کس مہینے سے رسالہ جاری کرانا چاہتے ہیں، لیکن چوں کہ رسالہ کبھی کبھی ڈاک سے کھو بھی جاتا ہے، اس لیے رسالہ حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اخبار والے سے کہہ دیں کہ وہ ہر مہینے ہمدرد نونہال آپ کے گھر پہنچا دیا کرے ورنہ اسٹالوں اور دکانوں پر بھی ہمدرد نونہال ملتا ہے۔ وہاں سے ہر مہینے خرید لیا جائے۔ اس طرح پیسے بھی اکھٹے خرچ نہیں ہوں گے اور رسالہ بھی جلد مل جائے گا۔ ہمدرد فاؤنڈیشن، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

دادی اماں! کہانی سناؤ

شاہد حسین

دادی اماں! کہانی سناؤ
چاہے نئی یا پُرانی سناؤ

ظالم جن یا سبز پری کی
بونے یا جادو کی چھڑی کی
ہو جس پر حیرانی ، سناؤ
دادی اماں! کہانی سناؤ

گڈے یا پھر اک گڑیا کی
چاند پہ بیٹھی اس بڑھیا کی
پڑھ کے یا پھر زبانی سناؤ
دادی اماں! کہانی سناؤ

شہزادے یا شہزادی کی
جنگل کی یا آبادی کی
ہو جس میں آسانی ، سناؤ
دادی اماں! کہانی سناؤ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

درد مند درخت

روبنسن سیموئیل گل

''اب میرا بچنا محال ہے۔'' چیڑ کے بلند و بالا درخت نے بڑی مایوسی اور ناامیدی سے یہ الفاظ کہے۔

اس کے قریب ہی ایک درمیانے قد والے درخت نے تسلی دیتے ہوئے کہا: ''بزرگو! فکر نہ کریں، آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔''

بلند و بالا چیڑ کا درخت جو اِردگرد لگے تمام درختوں میں سب سے زیادہ عمر رسیدہ تھا، ایک بار پھر رنجیدہ ہو کر بولا: ''نہیں بھائی نہیں، اب اِن تسلیوں کا کوئی فائدہ نہیں، پانی سر سے گزر چکا ہے۔''

اس کی بات سن کر اسی کی شاخ پر بیٹھا کالا کلوٹا پہاڑی کوا اپنی بھونڈی سی آواز میں کائیں کائیں کرتا ہوا بولا: ''بزرگو! پانی آپ کے سر سے کیسے گزر سکتا ہے! آپ تو اِردگرد کے تمام درختوں میں سب سے زیادہ اونچے قد کے ہیں؟'' اور پھر زمین کی جانب نگاہ ڈالتے ہوئے بولا: ''ابھی تو پانی آپ کی جڑوں کو ہی چھو رہا ہے۔''

بزرگ درخت اس بات پر ہلکا سا مسکرایا، مگر اس کی اس مسکراہٹ میں زندگی نہ تھی، وہ کہنے لگا: ''یہی تو بات ہے کہ اب پانی میری جڑوں تک پہنچ گیا ہے اور اس کا تیز ریلا ہر لحہ وہاں کی مٹی کو اپنے ساتھ بہائے لے جا رہا ہے۔ تم دیکھ نہیں رہے کہ اب تو میری جڑیں بھی نظر آنے لگی ہیں۔''

حقیقت بھی یہی تھی کہ ہر گزرنے والا دن اُسے کم زور کرتا چلا جا رہا تھا۔ اب تو

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بس ایک تیز ہوا کا جھونکا یا آندھی اس قدیم درخت کو زمین پر گرا دینے کے لیے کافی تھی۔

اپنی شاخ پر بیٹھے کوّے کو مخاطب کر کے ایک بار پھر چیڑ کے درخت نے بڑی اُداسی سے کہا: ''کوّے میاں! مجھے اپنے برباد ہونے کا اتنا دُکھ نہیں، جتنا اس بات کا کہ اتنی محنت سے بنائے ہوئے تمھارے مضبوط گھونسلے کا کیا بنے گا؟...... آخر تم کہاں جاؤ گے؟''

''فکر کیوں کرتے ہیں آپ! خدا میرا ابھی کوئی بندوبست کر ہی دے گا۔ ہمیں تو بس آپ کی فکر ہے اور دُعا کرتے ہیں کہ آپ کا سایہ ہم پر ہمیشہ قائم رہے۔''

چیڑ کا یہ درخت ایک پہاڑی ڈھلان پر تھا، جس کے نیچے ایک خوب صورت سی ندی بہتی تھی۔ کچھ عرصے پہلے پہاڑی کا کچھ حصہ گر جانے کی وجہ سے ندی کے راستے میں رکاوٹ آگئی اور پانی کی سطح اس طرف بلند ہونے لگی، جس طرف درخت تھے۔ ایک دن ایسا آیا جب موسلا دھار بارش ہوئی، تمام پرندے اور جانور دَبکے اور سہمے بیٹھے تھے۔ چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے بھی پانی سے بچنے کے لئے اِدھر اُدھر پناہ ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔

ندی تو اب دریا بنی ہوئی تھی اور پانی کا تیز ریلا اپنی راہ میں آنے والی ہر چیز بہائے لیے جا رہا تھا۔ ندی کا پاٹ تیز پانی کے بہاؤ سے چوڑا ہوتا گیا۔

ایک روز رات بھر موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ وہ ایک خوفناک، تاریک اور بھیانک رات تھی۔ رات تو جیسے تیسے گزر گئی تھی، مگر چیڑ کا درخت بہت کم زور ہو گیا تھا۔

گیدڑ، لومڑی، خرگوش، بندر، بھیڑیے، جنگلی بلے اکثر درخت کے ساتھ بہتی ندی کے کنارے آتے اور پانی پیتے۔ کچھ دیر درخت سے بھی باتیں کرتے، اُسے تسلی

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

دیتے اور اپنی راہ لیتے۔ اکثر جانور حسرت سے ندی کے دوسرے کنارے کو دیکھتے۔ اُن میں سے کئی جانوروں کے دوست ندی کے پار والے جنگل میں رہتے تھے، مگر ندی کا پاٹ چوڑا ہو جانے اور گہرائی کی وجہ سے اَب اکثر جانوروں کے لیے اسے عبور کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔

ایک خرگوش نے کوشش بھی کی تو پانی کے تیز ریلے میں بہ گیا تھا۔ بے چارے کی لاش بھی نہ مل سکی۔ اکثر جانور اپنا دکھ چیڑ کے درخت کے سامنے بیان کرتے۔

اب تو بے چارا بوڑھا چیڑ کا درخت بھی چند دن کا ہی مہمان تھا۔

دوسرے دن پھر تند و تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ رات ہوئی تو چاند گھنے سیاہ بادلوں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے پیچھے چھپ گیا۔ ایسی تاریکی اور سناٹے میں پرندے اور جانور بھی سہمے بیٹھے تھے۔ وقفے وقفے سے آسمان پر بجلی چمکتی اور سارے ماحول کو روشن کر دیتی تھی۔ طوفانی بارش نے چیڑ کے درخت کی باقی رہ جانے والی مٹی کو بھی اس کے قدموں سے پوری طرح کھینچ نکالا۔ اب اس کے لیے ممکن نہ تھا کہ وہ ایک لمحہ بھی مزید اپنی جگہ پر قائم رہ سکے۔ اچانک اُس کی مایوسی اور نا اُمیدی، اُمید اور مسرت میں بدل گئی۔ اُس کے چہرے پر خوشی اور فتح مندی نظر آنے لگی۔

نہ جانے کون سا خیال اس کے ذہن میں بجلی کی سی تیزی سے آیا، جس نے اسے پُر اُمید اور جوشیلا بنا ڈالا۔ وہ دوسروں کی مدد کرنا چاہتا تھا، اسی لیے اللہ تعالیٰ کا فضل اور شفقت بھی اس کے ساتھ تھی۔ اب وہ خوشی سے سرشار کوشش کر رہا تھا کہ اپنے ارادے میں کام یاب ہو جائے۔ اس کے لیے اس نے بھرپور زور لگایا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ آندھی بھی اُسی سمت میں چل رہی تھی، جس میں اس کا، بلکہ سب کا فائدہ تھا۔ آخر رات کے کسی پہر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور وہ بلند و بالا قدیم چیڑ کا درخت گر پڑا۔ درخت نے بڑی سمجھ داری کے ساتھ پہلے ہی تمام پرندوں کو اپنی شاخوں پر سے کہیں اور منتقل ہونے کا کہہ دیا تھا۔

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔ گھنے سیاہ بادل برس کر چھٹ چکے تھے۔ گہرا نیلا آسمان خوب صورت منظر پیش کر رہا تھا اور وہ جگہ خالی خالی تھی، جہاں وہ گھنا پُرانا چیڑ کا درخت کبھی بڑی شان و شوکت کے ساتھ آسمان کی بلندیوں کو چھوتا تھا۔

جنگل کے سارے جانور بے حد خوش تھے۔ پرندے بھی خوشی سے چہچہا رہے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
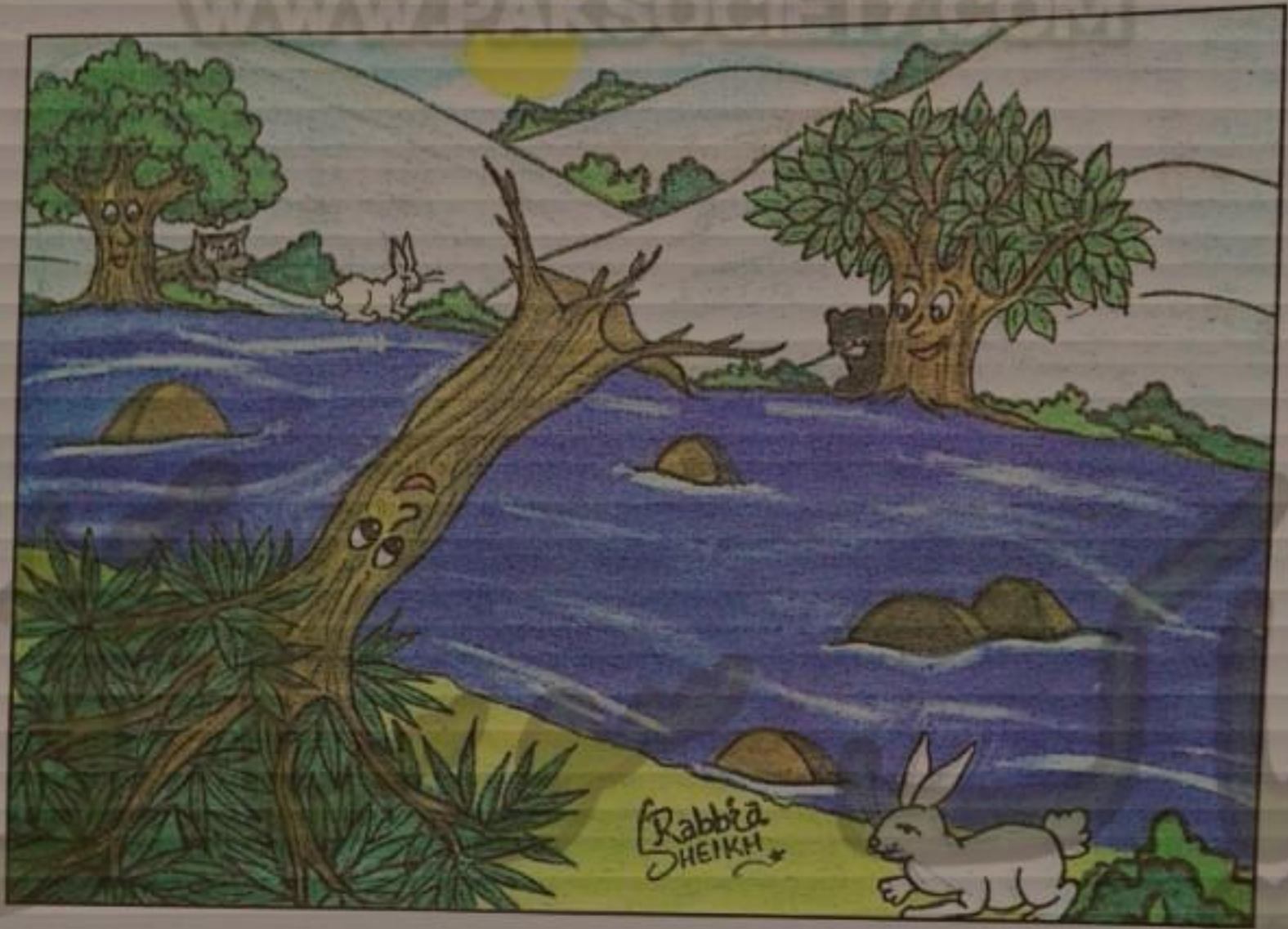
تھے۔ درخت اپنے مقصد میں کام یاب ہو چکا تھا۔ وہ آندھی کی مناسب سمت اور اپنی کوشش کے باعث اس زاویے سے گرا تھا کہ اس کا آسمان کو چھوتا سرا اب چوڑی ندی کے دوسری جانب تک پہنچ چکا تھا۔ اس طرح ندی کی چوڑائی کے باعث دو حصوں میں تقسیم ہو جانے والا جنگل اس چیڑ کے درخت کے قدرتی پُل کی وجہ سے پھر ایک ہو گیا۔ خرگوش، گیدڑ، بندر، لومڑی اور بھیڑیے وغیرہ اب آسانی سے اِدھر اُدھر جا سکتے تھے۔

چیڑ کے درخت نے اپنا وجود نہیں کھویا تھا، بلکہ گر کر اپنی موجودگی کو زیادہ نمایاں کر دیا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
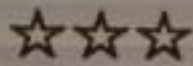
آسیب زدہ فلیٹ

انوار آس محمد

رات کے دو بجے اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ میں پسینے میں نہایا ہوا تھا۔ کمرے میں خاموشی تھی، بس پنکھا چلنے کی آواز آ رہی تھی۔ میں نے اُٹھ کر پانی پیا، اپنے حواس بحال کیے اور لیٹ گیا، لیکن پھر مجھے بہت دیر تک نیند نہیں آئی۔ میں اصل میں ایک خوف ناک خواب سے ڈر کر اُٹھا تھا، میں نے دیکھا تھا کہ میرے کمرے میں پنکھے سے کوئی لاش لٹک رہی ہے۔ اس خواب نے میرے ہوش اُڑا رکھے تھے۔ میں پہلے بھی یہ خواب کئی بار دیکھ چکا تھا۔

کراچی جیسے بڑے شہر میں مکان ملنا مشکل ہوتا ہے۔ مجھے بڑی مشکل سے

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

گلستانِ جوہر میں یہ فلیٹ ملا تھا، مگر شاید یہ مجھے راس نہیں آ رہا تھا۔ جب سے یہ فلیٹ لیا تھا، مجھے ایسا لگتا تھا کہ کوئی اور بھی میرے پاس رہتا ہے، شاید کوئی بھوت۔ میں فیصل آباد سے کراچی پڑھنے آیا تھا اور مستقل یہیں رہنا چاہتا تھا۔ خدا خدا کر کے یہ فلیٹ ملا تھا، مگر یہ فلیٹ بھوت گھر سے کم نہ تھا۔ میں کسی حال میں بھی اس فلیٹ کو خالی نہیں کرنا چاہتا تھا، کیوں کہ یہ مجھے بہت مشکل سے ملا تھا۔ ایک دن میرے ایک پڑوسی نے مجھ سے میری خیریت دریافت کی تو میرا دل چاہا کہ انھیں سب کچھ بتا دوں، بس پھر میں نے اُن سے اپنے دل کا حال کہہ ڈالا کہ مجھے اس فلیٹ میں ڈر لگتا ہے اور ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔

''لگتا ہے، آپ کو اس فلیٹ کا راز نہیں معلوم۔'' میرے پڑوسی مجیب صاحب نے میری باتیں سننے کے بعد کہا۔

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''کیسا راز؟'' میں نے حیران ہو کر پوچھا۔

''سنا ہے کہ ایک سال پہلے اس فلیٹ میں ایک نوجوان نے خودکشی کی تھی۔'' مجیب صاحب نے بتایا۔

''ہاں یہ تو مجھے پتا ہے۔'' میں نے کہا۔

''تم کو یہ بات کب پتا چلی؟'' مجیب صاحب نے مجھ سے پوچھا۔

''فلیٹ لینے کے ایک ہفتے بعد ہی مجھے میرے اسٹیٹ ایجنٹ نے بتایا تھا۔''

یہ بات تم کو فلیٹ لینے سے پہلے اس نے نہیں بتائی، شاید اس لیے کہ پھر تم یہ فلیٹ نہیں لیتے، جس طرح پچھلے ایک سال سے کوئی نہیں لے رہا تھا۔'' مجیب صاحب نے مجھ سے کہا۔

یہ سن کر مجھے بہت غصہ آیا۔ مجیب صاحب ٹھیک کہہ رہے تھے۔ اگر مجھے یہ بات پتا ہوتی کہ اس گھر میں کوئی حادثہ ہوا ہے، تو میں ہرگز یہ فلیٹ نہ خریدتا۔

''تم نے یہ فلیٹ کتنے کا خریدا؟''

''پورے دس لاکھ کا۔'' میں نے جواب دیا۔

''کیا کہا؟ دو کمرے کا اتنا چھوٹا فلیٹ دس لاکھ کا؟ تم کو تو لوٹ لیا بھائی!'' مجیب صاحب حیران رہ گئے۔

''تم کراچی میں نئے نئے آئے ہو، اس لیے تم کو یہاں کی قیمتوں کا اندازہ نہیں ہوا۔'' انھوں نے مجھ پر ترس کھاتے ہوئے کہا۔

میں ان کی باتیں سن کر سکتے میں آ گیا کہ یہ میرے ساتھ کیا ہو گیا ہے۔ دو چار

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

دن میں بڑا اُداس رہا کہ اب کیا کیا جائے۔

وہ فلیٹ میرے دل سے اُتر چکا تھا۔ آخر میں اپنے اسٹیٹ ایجنٹ کے پاس گیا اور اُس سے شکایت کی کہ آپ نے مجھے آسیب زدہ فلیٹ مہنگے دام میں دے دیا۔ میری بات سن کر اسٹیٹ ایجنسی کے مالک کریم صاحب بہت ہنسے اور بولے: ''بھائی! آپ بھی کیا بات کر رہے ہیں جن بھوتوں کی؟ اور کس نے کہہ دیا کہ وہ آپ کو مہنگا ملا؟''

''بس مجھے پتا چلا ہے'' میں نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

''تو اب کیا چاہتے ہیں؟'' کریم صاحب نے پوچھا۔

''بس مجھے اپنے پیسے واپس چاہییں۔'' میں نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''دیکھیں بلال بھائی! یہ فلیٹ ہے کوئی بچے کا کھلونا نہیں کہ واپس کر لیا اور پیسے دے دیے۔ ایک تو میں نے آپ پر احسان کیا کہ آپ طالب علم ہیں، ورنہ کراچی میں فلیٹ ملتا کہاں ہے؟ پھر بھی آپ کو واپس کرنا ہے تو کچھ دن انتظار کرنا ہوگا۔ کوئی اور گاہک مل جائے تو میں آپ کا فلیٹ فروخت کر کے رقم آپ کے حوالے کر دوں گا۔'' کریم صاحب نے مجھے سمجھایا۔

بات انھوں نے ٹھیک کہی تھی۔

''جتنی جلدی ہو آپ میرا یہ کام کر دیں!'' میں نے کہا اور وہاں سے چلا آیا۔

میرا سارا سکون غارت ہو گیا تھا۔ میرا خواب مجھے بہت تنگ کر رہا تھا۔ ہر رات جب میری نیند گہری ہوتی مجھے وہ لاش نظر آتی اور اب تو اُس نے مسکرانا بھی شروع کر دیا تھا، جیسے وہ میرا منھ چڑا رہی ہو۔ میں ہر روز اپنے پڑوسی کے گھر چلا جاتا اور اپنی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

حالت بیان کرتا۔ وہ بے چارے مجھے دلاسا دیتے۔

ایک ہفتہ یونہی گزر گیا اور میں دوبارہ اپنے اسٹیٹ ایجنٹ کریم صاحب کے پاس پہنچا۔

''کریم صاحب! اب مجھے وہاں ہرگز نہیں رہنا۔'' میں نے اُن سے کہا اور ایک ہفتے کے دوران ہونے والے واقعات بیان کر دیے۔ وہ میری باتیں سن کر پریشان ہو گئے۔

''لیکن ابھی تک کوئی گاہک نہیں آیا ہے۔'' انھوں نے کہا۔

''میں کچھ نہیں جانتا۔ بس آپ کچھ کریں۔'' میں نے بچوں کی طرح ضد کی۔

''دیکھو بلال میاں! اگر یہ بات ہے تو پھر یہ فلیٹ میں خرید لیتا ہوں، مگر میرے پاس صرف چھے لاکھ روپے ہیں۔''

''کیا کہا آپ نے! چھے لاکھ؟'' میرا منھ کھلا رہ گیا۔

''ارے بات تو سنو۔ چھے لاکھ تم ابھی لے لو باقی چار لاکھ میں تم کو قسطوں میں دے دوں، پچاس ہزار مہینا۔ اس دوران اگر کوئی گاہک مل گیا اور فلیٹ فروخت ہو گیا تو باقی بچے چار لاکھ پورے لے لینا۔'' کریم صاحب نے کہا۔

''پھر میں رہوں گا کہاں؟'' میں نے پوچھا۔

''تب تک کے لیے تم کو ایک فلیٹ کرائے پر دے دیتا ہوں۔'' کریم صاحب نے کہا: ''بس دو تین مہینے میں فلیٹ فروخت ہو جائے گا، پھر تمھارا جہاں دل چاہے فلیٹ خرید لینا۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مجھے کریم صاحب کی بات اچھی لگی، لیکن پتا نہیں کیوں مجھے ایسا لگا کہ مجھے وہ بے وقوف بنا رہے ہیں۔ میں بھی آخر پڑھا لکھا تھا، باتوں میں آنے والا نہ تھا۔ ''ٹھیک ہے، مگر آپ یہ معاہدہ قانونی طور پر کرلیں کہ آپ میرا فلیٹ فروخت کر کے چار لاکھ روپے بعد میں دیں گے اور چھے لاکھ روپے ایڈوانس دیں گے۔'' میں نے کہا۔

''واہ بلال بھائی! آپ کو بھروسا نہیں۔'' کریم صاحب تھوڑا سا ناراض ہوتے ہوئے بولے: ''فلیٹ بھی آپ کو بیچنا ہے اور قانونی طور پر کاغذات بھی بنوانا چاہتے ہیں۔''

''آپ بُرا نہ مانیں پر یہ کام کرلیں تو سکون آجائے گا۔'' میں نے کہا۔

''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ہم کونسا دھوکا دہی کر رہے ہیں، جو قانونی کام سے ڈریں گے، بنوا لیتے ہیں کاغذات۔'' کریم صاحب خفا ہوتے ہوئے بولے۔

میں خوش ہوگیا۔ اس کے بعد کریم صاحب نے اپنے نوکر سے میرے لیے ٹھنڈی بوتل منگوائی۔

دو ہی دن بعد مجھے چھے لاکھ ادا کر دیے گئے اور کاغذات بھی بن گئے۔ میں نے چھے لاکھ میں فلیٹ کریم صاحب کو بیچ دیا اور اس میں شرط تھی کہ فلیٹ دس لاکھ کی صورت میں دوبارہ فروخت ہونے پر مجھے چار لاکھ ادا کیے جائیں گے۔ ساتھ ہی کریم صاحب نے مجھے ایک فلیٹ کرائے پر دلوا دیا۔ میں نے نئے فلیٹ میں آکر سکون کا سانس لیا۔ اس فلیٹ میں مجھے بہت سکون ملا۔ یہاں مجھے بالکل بھی ڈر نہیں لگتا تھا۔ دن گزرتے رہے۔ اب مجھے انتظار تھا کہ فلیٹ فروخت ہوجائے تو مجھے پورے پیسے مل جائیں، کیوں کہ ماہانہ

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''معاہدے کے مطابق میں تم کو ایک پیسا بھی نہیں دوں گا۔'' انھوں نے کہا اور مسکرا دیے۔

''کیا مطلب؟'' میں نے پوچھا۔

''معاہدے کی شرط ہے کہ فلیٹ دس لاکھ رپے میں فروخت ہونے کی صورت میں تم کو چار لاکھ دیے جائیں گے، مگر فلیٹ نو لاکھ کا بکا ہے۔ معاہدے کی رو سے تم کو ایک پیسہ بھی نہیں ملے گا۔'' انھوں نے کہا اور فلیٹ کی فائل میرے آگے بڑھا دی۔

میں نے فائل تفصیل سے پڑھی تو میرا سر چکرا گیا۔ وہ ٹھیک کہہ رہے تھے۔ میں نے معاہدے میں اپنے تحفظ کے لیے اور کوئی شرط ہی نہ رکھی تھی۔ آپ مجھے اس طرح نہیں لوٹ سکتے۔ میں عدالت تک جاؤں گا۔ میں غصے سے بپھر گیا اور وہاں سے نکل گیا۔

میرے دوست کا ایک وکیل جاننے والا تھا۔ میں نے کریم اسٹیٹ ایجنسی والے پر دھوکہ دہی کا کیس کر دیا۔ وکیل صاحب نے دو لاکھ رپے فیس لی۔ مجھے یقین تھا کہ میں یہ کیس جیت جاؤں گا۔ چار سال تک کیس چلا۔ آہستہ آہستہ میرے پیسے ختم ہوتے چلے گئے اور میں کیس بھی ہار گیا۔ اب میں کہاں رہ رہا ہوں، کس حال میں ہوں اور مجھ پر کیا بیتی، یہ میں آپ کو پھر کبھی تفصیل سے سناؤں گا۔ تاہم اتنا ضرور بتا دوں کہ کریم اور مجیب دونوں آپس میں دوست ہیں اور اسی طرح لوگوں کو بے وقوف بنا کر لوٹتے ہیں۔ مجیب نے میری خواب میں ڈرنے کی کمزوری سے فائدہ اٹھایا اور میرے دل میں لاش کا ڈر بٹھا کر جھوٹی کہانی سنا کر مجھے لوٹا۔ آخر میں بس اتنا کہوں گا کہ آپ اپنی کمزوری کبھی کسی کو مت بتایئے گا۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بُرائی سے بچنا

شمس القمر عاکف

بُرائی کی جانب بُلاتی ہے دنیا
بُرے راستے ہی دکھاتی ہے دنیا
بُرا ، آدمی کو بناتی ہے دنیا
یونہی پستیوں میں گراتی ہے دنیا

تم اے نونہالو! بُرائی سے بچنا
خدا کے لیے جگ ہنسائی سے بچنا

یہاں نیک تھوڑے ، بُرے ہیں ہزاروں
بُرائی کی رہ پر چلے ہیں ہزاروں
بُرائی کے داعی بنے ہیں ہزاروں
یہ دلدل ہے جس میں پھنسے ہیں ہزاروں

تم اے نونہالو! بُرائی سے بچنا
خدا کے لیے جگ ہنسائی سے بچنا

بُرائی کہاں ، راستی کے برابر؟
اندھیرا کہاں ، روشنی کے برابر؟
کہاں جانور آدمی کے برابر؟
تباہی کہاں ، زندگی کے برابر؟

تم اے نونہالو! بُرائی سے بچنا
خدا کے لیے جگ ہنسائی سے بچنا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN

WWW.PAKSOCIETY.COM

پھولوں کی شہزادی

نظارت نصر

بہت زمانے پہلے کی بات ہے کہ ایک گاؤں میں ایک بڑی ہونہار لڑکی رہا کرتی تھی۔ اس کا نام صدف تھا۔ وہ بہت خوب صورت اور اچھی بچی تھی۔ ہمیشہ بڑوں کا کہنا مانتی اور اُن کا ہر حکم بجا لاتی۔ وہ اپنا ہر کام وقت پر کرتی تھی۔ فارغ وقت میں وہ اپنا باغبانی کا شوق پورا کرتی تھی۔ اسے پھولوں اور پودوں سے بہت محبت تھی۔ صدف کے گھر سے ملا ہوا زمین کا ایک بہت بڑا ٹکڑا خالی پڑا تھا۔ اس میں مختلف قسم کی جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں۔ ایک دن اس نے سوچا کہ گملوں کے بجائے میرے پودے اس جگہ زیادہ اچھی طرح پرورش پائیں گے، لیکن وہاں بہت جھاڑ جھنکاڑ ہے۔

''مسلسل محنت اور کوشش سے پہاڑ کاٹ کر بھی راستہ بنایا جا سکتا ہے۔'' صدف کو اپنی کتاب میں لکھا ہوا کسی دانا کا قول یاد آ گیا۔ وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں میں کھرپی سنبھال کر وہاں پہنچ گئی۔ سخت زمین میں اُگے ہوئے جھاڑ جھنکاڑ کو صاف کرنا کافی مشکل کام تھا، مگر اس نے ہمت نہیں ہاری۔ دوپہر تک وہ آدھے حصے کی جھاڑیاں وغیرہ کاٹ کر صاف کر چکی تھی۔ اس کی ہم عمر لڑکیاں جو صبح سے کھیتوں میں کھیل کود رہی تھیں، جب گھر لوٹیں تو صدف کو کام میں بُری طرح مصروف پایا۔

''تم یہ کیا کر رہی ہو؟'' ان میں سے ایک نے نہایت حیرت سے پوچھا۔

دوسری بولی: ''اس فضول کام سے بہتر تھا کہ تم ہمارے ساتھ چل کر کھیت میں کھیلتیں، ہمیں وہاں بہت مزہ آیا۔''

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

صدف نے کُھرپی زمین پر رکھ دی۔ پھر اپنی سہیلیوں کی طرف دیکھ کر بولی: ''میں ایک بہت عمدہ کام کر رہی ہوں۔ یہاں میں پھولوں کا ایک باغ لگاؤں گی۔ اگر تم چاہو تو اس کام میں میرے ساتھ شامل ہو سکتی ہو۔''

سب لڑکیاں صدف کا مذاق اُڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔ ان کا خیال تھا کہ وہ اپنا وقت فضول ضائع کر رہی تھی۔ پھول تو موسمِ بہار میں خود بخود اُگ آتے ہیں۔ پھر ان کا کوئی فائدہ بھی نہیں، صرف دیکھنے میں خوب صورت لگتے ہیں اور دوسرے دن مرجھا جاتے ہیں۔ صدف ان کے رویے سے بہت اُداس ہوگئی، لیکن اس نے ہمت نہ ہاری، کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ ہمت ہار جانے والے لوگ کبھی منزل تک نہیں پہنچتے۔

اس نے گھر جا کر ہاتھ منھ دھو کر کھانا کھایا، کچھ دیر آرام کیا اور تھکن اُترتے ہی پھر اپنے کام میں مشغول ہوگئی۔ شام کو اس کے ابا کھیتوں سے گھر آئے تو انھیں اپنی بیٹی کی محنت دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ انھوں نے اسے شاباش دی اور کہا: ''تم فکر نہ کرو، میں تمھارے ساتھ مل کر یہاں پھول اُگاؤں گا۔ پھر دیکھنا لوگ دور دور سے تمھارا باغ دیکھنے آئیں گے۔'' یہ سن کر صدف بہت خوش ہوئی۔

اگلے دن اس کے ابا نے اس کے ساتھ مل کر زمین کی مٹی نرم کی، اچھی کیاریاں بنائیں اور چاروں طرف کانٹے دار جھاڑیاں لگا دیں، تا کہ کوئی جانور اندر نہ آسکے۔ اگلے دن انھوں نے مختلف پھولوں کے بیج اور قلمیں لا کر صدف کے حوالے کر دیں۔

انھوں نے بتایا: ''گلاب اور چنبیلی کے پودے قلموں کے ذریعے سے لگائے جاتے ہیں۔'' صدف نے خوشی خوشی ابا کی ہدایت کے مطابق بیج بو دیے اور قلمیں بھی گاڑ دیں۔ کچھ

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

دن بعد ابا نے اس باغ کے اردگرد خوب صورت پھولوں والی ایک سبز باڑھ بھی لگا دی۔

ابا نے کہا: ''جب یہ باڑھ بڑھے گی تو باغ کی خوب صورتی کے ساتھ ساتھ حفاظت کے کام بھی آئے گی۔''

صدف بہت خوش تھی۔ کچھ دنوں میں پودے نکل آئے۔ وہ وقت پر انھیں کھاد اور پانی دیتی اور ابا کی ہدایت کے مطابق اپنے باغ کی دیکھ بھال کرتی۔ پودے کافی بڑے ہو گئے تھے۔ جب وہ ہوا سے ہلتے تو صدف کو ایسے لگتا جیسے وہ اس سے باتیں کر رہے ہوں۔ گرمی کی چھٹیوں کے بعد اسکول کھل گئے تو صدف پڑھائی میں مصروف ہو گئی، لیکن وہ اپنے باغ کو نہ بھولی۔ مناسب دیکھ بھال سے بہت جلد پودوں پر خوش نما پھول کھل اُٹھے۔

اب تو صدف کے باغ کی ہر طرف دھوم مچ گئی۔ اس کی سہیلیاں فخر سے کہتیں: ''ہم صدف کی سہیلیاں ہیں، جس کا پھولوں کا باغ ہے۔''

باغ کی دھوم اسکول بھی پہنچ گئی۔ اس کی اُستانیاں بھی یہ سن کر بہت خوش ہوئیں۔ انھوں نے صدف کو بہت شاباش دی اور اسکول کی طرف سے انعام بھی دیا۔

وقت گزرتا گیا۔ صدف بڑی ہو گئی۔ اب وہ اسکول کی کتابوں کے علاوہ دوسری مفید کتابیں بھی شوق سے پڑھتی تھی۔ اس طرح باغبانی سے متعلق اس کی معلومات میں اضافہ ہوتا گیا۔ اب اس کا باغ پہلے سے بھی زیادہ خوب صورت ہو گیا تھا۔ ایک روز صدف نے ایک کتاب میں پڑھا: ''تجربہ علم کو نکھارتا ہے اور غلطی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔'' اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ بھی نئے پھولوں کی افزائش کے لیے تجربات کرے گی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس نے رہنمائی کے لیے باغبانی سے متعلق اچھی اچھی کتابیں بھی پڑھنا شروع کر دیں۔ اس طرح پیوند کاری کے ذریعے اس نے پھولوں کی کئی نئی قسمیں تیار کر لیں۔

وقت گزرنے کے ساتھ جیسے جیسے اس کا تجربہ اور علم بڑھتا گیا، اس کے باغ کے پھول خوب صورت، دل فریب ہوتے گئے۔ وہ جب بھی کوئی نیا پھول اُگاتی اس کی خوشی دیکھنے کے قابل ہوتی تھی۔ ان دنوں وہ ایک بار پھر بہت مصروف ہو گئی تھی۔ اب وہ ایک ایسا پھول اُگا رہی تھی، جس کی سات پتیاں ہوں گی اور ساتوں الگ الگ رنگ کی ہوں گی۔ اس پھول کی شاخیں دن میں دو مرتبہ رنگ بدلیں گی۔ صبح کو اس کا رنگ سرخ اور شام کو زرد ہو جائے گا۔ صبر آزما انتظار کے بعد آخر ایک دن صبح کو جب صدف باغ میں پہنچی تو یہ دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ پھول کھل رہا تھا۔ جب پھول پورا کھل گیا تو اتنا خوب صورت تھا کہ پورے باغ میں نمایاں نظر آتا تھا۔ اس پھول کی خوشبو بھی بہت پیاری تھی۔ وہ بھاگ کر گھر آئی: ''ابا...... ابا! دیکھیے، میں نے عجیب و غریب پھول اُگایا ہے۔ اس میں سات رنگ کی پتیاں ہیں۔''

اس کے ابا بہت خوش ہوئے۔ سب گھر والے اس کے پھول کو دیکھنے کے لیے آئے۔ امی بولیں: ''واہ! صدف نے تو کمال کر دیا۔ میں تو سمجھتی تھی کہ یہ صرف وقت ضائع کر رہی ہے۔''

ابا نے اس کی پُشت تھپکی اور بولے: ''صدف بیٹی! اس مرتبہ تمھارے پھول کو ہم پھولوں کی سالانہ نمائش میں پیش کریں گے۔''

دونوں باپ بیٹی اس نمائش کے لیے بہت پُر جوش تھے، جو کچھ دنوں میں منعقد

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہونے والی تھی۔ آخر خدا خدا کر کے نمائش کا دن بھی آ گیا۔ صدف بھی اپنے ابا کے ساتھ اپنا پھول لے کر مقررہ جگہ پہنچ گئی۔ نمائش میں طرح طرح کے خوب صورت، خوش رنگ پھول سجے ہوئے تھے۔ لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا۔

جج صاحبان نے نمائش میں رکھے تمام پھولوں کا معائنہ کیا اور نتیجے کے اعلان کے لیے اسٹیج پر چلے گئے۔ پہلے نمبر پر جو پھول آیا، وہ ایک ماہر باغباں کا تھا۔ اس کے پودے کی پانچ ٹہنیاں تھیں اور پانچوں پر پانچ مختلف رنگوں اور شکلوں کے پھول کھلے تھے۔ صدف کا پھول دوسرے نمبر پر آیا۔ جج صاحبان نے اعلان کیا: ''اس بچی کو خصوصی انعام بھی دیا جائے گا، کیوں کہ اس نے بہت کم عمری میں ایسا شان دار پھول اُگایا ہے۔ اس صلاحیت کو دیکھتے ہوئے حکومت اسے اعلا تعلیم دلائے گی۔''

لوگوں کا ہجوم تالیاں بجانے لگا۔ صدف نے اسٹیج پر جا کر اپنا انعام وصول کیا اور خوشی خوشی ابا کے پاس آ گئی۔ ہجوم میں سے کچھ چھوٹے بچے نعرے لگانے لگے: ''پھولوں کی شہزادی!!!'' وہ ہنس پڑی۔ ابا نے مسکرا کر صدف کے سر پر ہاتھ پھیرا پھر بولے: ''ہمیشہ یاد رکھنا! اچھا شوق بہترین صلہ دیتا ہے۔'' ☆

ای-میل کے ذریعے سے

ای-میل کے ذریعے سے خط وغیرہ بھیجنے والے اپنی تحریر اردو (ان پیج نستعلیق) میں ٹائپ کر کے بھیجا کریں اور ساتھ ہی ڈاک کا مکمل پتا اور ٹیلے فون نمبر بھی ضرور لکھیں، تا کہ جواب دینے اور رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔ اس کے بغیر ہمارے لیے جواب ممکن نہ ہوگا۔

hfp@hamdardfoundation.org

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہانی لکھو، یا لکھو نظم

رفیع یوسفی محرم

نہیں اچھی ، چوری کسی چیز کی
خصوصاً کسی نظم ، مضمون کی

مگر باز آتے نہیں ایسے چور
دکھاتے ہی رہتے ہیں اپنا یہ زور

کسی نے کوئی نظم لی ہے اُڑا
کسی نے کہانی کوئی لی چُرا

چُرائی ہوئی چیز چَھپتی نہیں
اگر چھپ بھی جائے تو چُھپتی نہیں

پُرانے لطیفے نہ بھیجو کبھی
ذرا کان دَھر کے یہ سُن لو سبھی

اگر چاہتے ہو ، بنو تم ادیب
نصیحت سُنو میری ، ہو کر قریب

خدا کی مدد سے قلم تھام لو
پُرانی کتب سے نہ تم کام لو

کہانی لکھو یا لکھو نظم تم
نہ چوری کا ہرگز کرو عزم تم

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سال بھر کا انتظار ختم ہونے والا ہے

ہمدرد نونہال

کا آیندہ شمارہ خاص نمبر ہوگا

☆ انوکھی، حیرت انگیز، سنسنی خیز، چٹپٹی اور جادوئی کہانیاں

☆ تاریخی، سائنسی، معلوماتی، مزاحیہ اور اخلاقی تحریریں

☆ شہید حکیم محمد سعید کی یاد رکھنے والی باتیں

☆ اشتیاق احمد کا ایک خوب صورت مکمل ناولٹ

☆ محترمہ سعدیہ راشد کی ایک خصوصی تحریر

☆ مسعود احمد برکاتی کی نئی اور کام آنے والی باتیں

☆ آسان انعامی سلسلے، مزے دار لطیفے، کارٹون، نظمیں

خاص نمبر کے ساتھ ایک خاص تحفہ ہوگا

صفحات زیادہ ...... قیمت زیادہ نہیں

ہر بک اسٹال پر دستیاب ہوگا۔

PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

معلومات در معلومات

غلام حسین میمن

بچوں کا سفر نامہ

بچوں کے ادب میں سفرنامے کی ابتدا مسعود احمد برکاتی نے کی تھی۔ انھوں نے ہی بچوں کے لیے سب سے پہلا سفر نامہ ''دو مسافر دو ملک'' لکھ کر بچوں کے ادب میں گراں قدر اضافہ کیا۔ اسی طرح سب سے زیادہ بچوں کے لیے سفرنامے لکھنے کا اعزاز شہید حکیم محمد سعید کو حاصل ہے۔ بچوں اور نوجوانوں کے لیے ان کے سفرناموں کی تعداد چوالیس (۴۴) ہے۔

حیدر آباد

حیدر آباد، صوبہ سندھ کا ایک بڑا شہر ہے، جو کراچی سے تقریباً دو سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں کپڑا تیار کرنے، روئی صاف کرنے، سیمنٹ اور بناسپتی گھی بنانے کی صنعتیں، موٹر سائیکلوں اور چوڑیوں کے کارخانے موجود ہیں۔ اسی نام سے ہندستان میں ایک بڑا شہر حیدر آباد دکن آباد ہے۔ یہ ایک آزاد اور خوشحال ریاست تھی۔ برصغیر کی پہلی اردو یونی ورسٹی ''جامعہ عثمانیہ'' یہیں پر قائم ہوئی تھی۔ یہاں کے شاہی محلات اور مساجد قابلِ دید ہیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

قرارداد

''قراردادِ پاکستان'' ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو منظور ہوئی، جس میں مسلمانوں کے لیے علاحدہ ملک کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ لاہور کے منٹو پارک میں منعقدہ یہ اجلاس مسلم لیگ کا ۲۷واں سالانہ اجلاس تھا اور اس کی منظوری کے محض سات سال بعد ہی مسلمانوں کو ان کا علاحدہ ملک ''پاکستان'' مل گیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد آئین سازی کی طرف پہلا قدم ''قراردادِ مقاصد'' ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح ملک میں جمہوری اور اسلامی نظام کے نفاذ کے خواہش مند تھے۔ پاکستان کی مجلس دستور ساز نے ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو قرارداد منظور کی، جسے قراردادِ مقاصد کا نام دیا گیا۔ اس کا مسودہ علامہ شبیر احمد عثمانی نے تیار کیا تھا۔ اس میں پاکستان کے دستور کی بنیاد اور مقاصد بیان کیے گئے ہیں۔

سرگزشت

سرگزشت کے نام سے اردو کے دو بڑے ادیبوں نے اپنی آپ بیتی لکھی ہے۔ ان میں ایک تو عبدالمجید سالک ہیں جو کالم نگار اور صحافی بھی تھے۔ اپنے جاری کردہ روزنامہ انقلاب میں ''افکار و حوادث'' کے نام سے باقاعدہ کالم بھی لکھا کرتے تھے۔ دوسرے ادیب اور براڈکاسٹر زیڈ۔ اے بخاری (ذوالفقار علی بخاری) تھے، جو بابائے نشریات کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ وہ مشہور ماہرِ تعلیم اور ادیب پطرس بخاری کے بھائی تھے۔ ''سرگزشت'' ان کی سوانح عمری ہے، جو سب سے پہلے ''روزنامہ حریت'' میں شائع ہوئی۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

چوتھا سیب

تحریر : راؤ منظر حیات

انتخاب : تحریم خان

قائداعظم ، گورنر جنرل ہاؤس کے اخراجات کے متعلق بہت محتاط تھے ۔ وہ کم سے کم خرچ کرنے پر زور دیتے تھے ۔ ذاتی خرچ پر بھی کڑی نظر رکھتے تھے ۔ ان کا حکم تھا کہ کھانے پر جتنے مہمان آئیں، پھل اسی تعداد میں پیش کیے جائیں ۔ مثلاً اگر تین مہمان ہیں تو صرف تین ناشپاتیاں ہوں ۔

کشمیری رہنماؤں میں غلام عباس صاحب قائداعظم کے بہت نزدیک تھے ۔ ایک دن وہ قائداعظم سے ملنے تشریف لائے ۔ دوپہر کے کھانے پر قائداعظم، محترمہ فاطمہ جناح اور غلام عباس تین لوگ موجود تھے ۔ کھانے کے بعد جب پھل لائے گئے تو وہ چار سیب تھے ۔ غلام عباس صاحب چلے گئے تو قائداعظم نے اپنے ADC (ماتحت افسر) کو بلوایا اور پوچھا کہ کھانے پر صرف تین لوگ تھے تو چوتھا سیب کس کے لیے تھا؟

نوجوان افسر کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، کیوں کہ قائداعظم کا حکم تھا کہ جتنے لوگ کھانے پر ہوں، اتنی ہی تعداد میں پھل ہونے چاہییں ۔ چوتھا سیب قائداعظم کے حکم کے خلاف تھا ۔ افسر نے صرف اتنا ہی کہا: ”سر! غلطی ہوگئی ۔“

قائداعظم نے انتہائی نرمی سے کہا: ”ایسی غلطی آیندہ نہیں ہونی چاہیے، کیوں کہ پاکستان جیسا غریب ملک سرکاری اخراجات میں فضول خرچی برداشت نہیں کرسکتا ۔“

قائداعظم نے افسر کو معاف کردیا ۔ حکم یہی تھا کہ سرکاری خرچ کو کم سے کم رکھا جائے ۔ قائداعظم کی زندگی میں کسی نے ایسی غلطی دوبارہ نہیں کی ۔ قائداعظم جیسی خوبیوں والی شخصیات ہی پاکستان جیسا ملک بناسکتی ہیں ۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بلاعنوان انعامی کہانی

محمد اقبال شمس
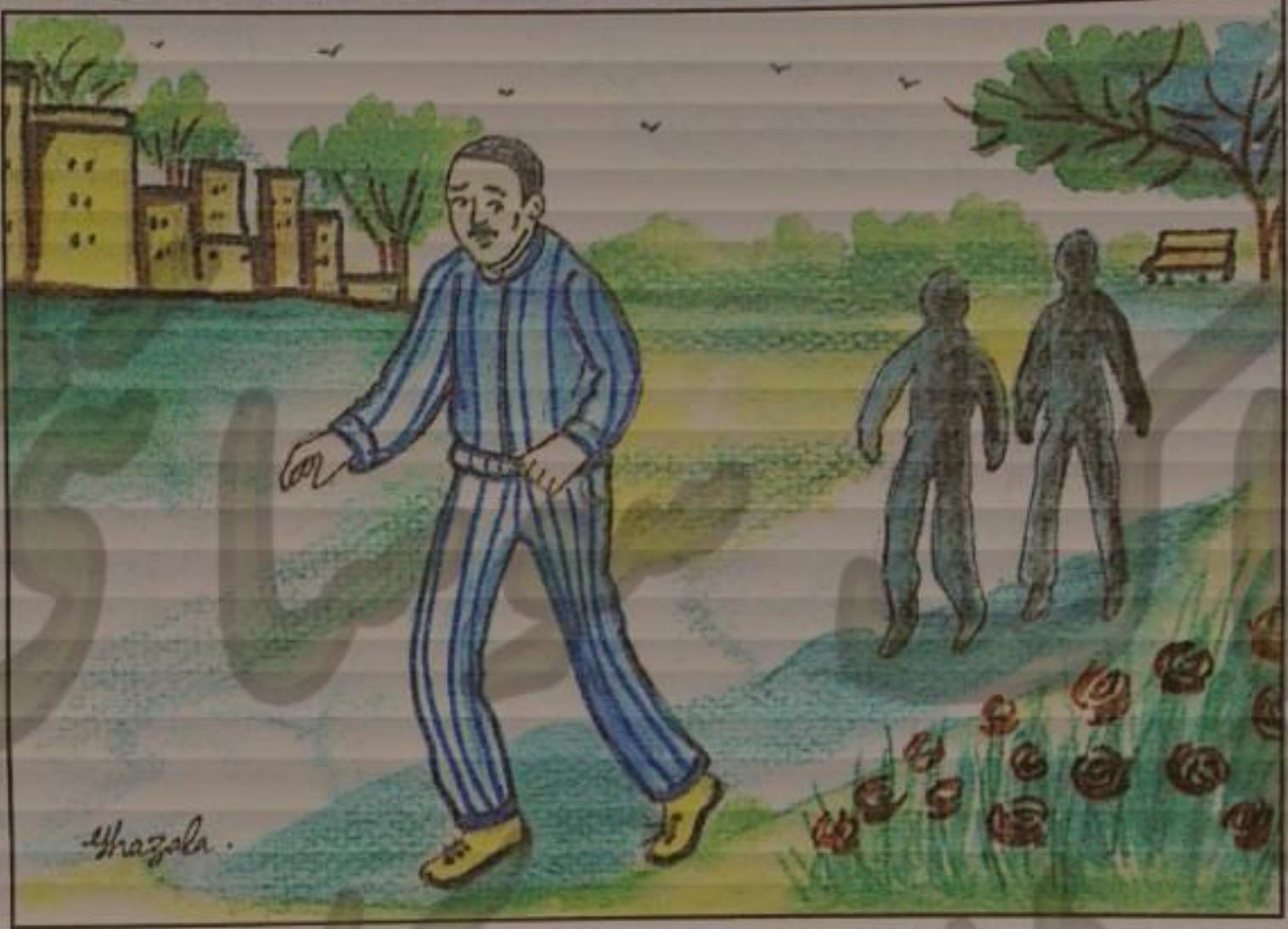
ابھی صداقت صاحب نے ورزش کی غرض سے سڑک کے کنارے دوڑنا شروع کیا ہی تھا کہ انھیں خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی۔ انھیں دو سائے اپنے اردگرد منڈلاتے ہوئے نظر آئے۔ صداقت صاحب شہر کے ایک بہت بڑے صنعت کار تھے۔ وہ باقاعدگی سے ورزش کیا کرتے تھے، مگر آج نہ جانے کیوں انھیں کوئی گڑبڑ محسوس ہوئی۔ ان کا اندیشہ صحیح نکلا، دو آدمی ان کے تعاقب میں تھے، جب کہ ایک سرخ رنگ کی کار بھی قریب ہی موجود تھی۔ انھوں نے اپنی رفتار تیز کردی۔ جب کہ وہ دونوں افراد ان کے پیچھے مسلسل دوڑ رہے تھے۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ ان کے اغوا کی کوشش کی جارہی ہے۔ وہ دوڑ لگاتے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوئے کافی دور نکل آئے۔ سامنے ایک بستی تھی۔ وہ تیزی سے اس میں داخل ہو گئے، جب کہ دونوں اغوا کار تھکن سے چُور ہو کر نڈھال ہو گئے تھے۔ دونوں ایک جگہ رک گئے تھے۔ جب ان کی سانسیں بحال ہوئیں تو ایک بولا: ''ہمیں یہاں چھپ کر اس کی واپسی کا انتظار کرنا ہوگا۔''

''ہاں! تم ٹھیک کہتے ہو۔ ہم تو مزید اب دوڑ بھی نہیں سکتے ہیں۔'' پھر دونوں ایک مناسب جگہ تلاش کر کے ان کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔ اُدھر صداقت صاحب کو اس بستی میں ایک گھر کا دروازہ کھلا ملا تو وہ بغیر سوچے سمجھے اس میں داخل ہو گئے۔

......☆......☆......

اسی بستی میں رئیس نامی ایک شخص رہا کرتا تھا۔ وہ صرف نام کا رئیس تھا۔ اس کے مالی حالات آج کل کچھ خراب چل رہے تھے۔ اسی وجہ سے آج کل اس کی بیوی رقیہ اس سے جھگڑتی رہتی تھی۔ آج تو صبح ہی صبح پیسوں کی تکرار پر ان کا جھگڑا شروع ہو گیا۔ رئیس بھی کافی غصے میں لگ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ ان کی لڑائی طول پکڑتی اس نے غصے سے دروازے پر ٹھوکر ماری۔ دروازہ کھل گیا اور وہ فوراً باہر کی طرف چل پڑا، جب کہ رقیہ صرف گھورتی ہی رہ گئی۔

ابھی تھوڑی دیر گزری ہوگی کہ اچانک کوئی بھاگتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا۔ رقیہ نے اسے دیکھا تو بولی: ''اچھا تو آ گئے واپس۔ بس اتنی ہی دیر کا غصہ تھا تمھارا! اور...... اتنی جلدی یہ کپڑے کہاں سے بدل لیے اور وہ بھی اتنے قیمتی کس کے چرا لیے؟''

وہ صداقت صاحب تھے، بولے: ''دیکھیں محترمہ اس طرح گھر میں داخل

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہونے کی معافی چاہتا ہوں۔ دراصل کچھ لوگ اغوا کی نیت سے میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ آپ کے گھر کا دروازہ کھلا پایا تو اندر داخل ہو گیا۔ مجھے غلط مت سمجھیے گا۔''

رقیہ حیرت سے ان کی گفتگو سنے جا رہی تھی۔ وہ بولی: ''ارے کیا ہو گیا ہے تمھیں یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔''

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتے اچانک ان کی نظر دیوار پر لگی ایک تصویر پر گئی: ''یہ...... یہ...... تصویر کس کی ہے؟''

رقیہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی: ''بتاؤ خود کی تصویر کا پوچھ رہے ہیں کہ کس کی ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ سچ مچ تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔''

''کیا! یہ تو ہو بہو میرے جیسا ہے۔ یہ...... یہ کہاں ہیں۔'' وہ تصویر کی طرف

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اشارہ کرتے ہوئے بولے۔

رقیہ منھ ہی منھ میں بولی: ''مجھے لگتا ہے کہ یہ اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے مذاق کا ماحول پیدا کرنا چاہ رہے ہیں تو پھر ایسے ہی سہی۔'' پھر وہ ان سے مخاطب ہوئی: ''تمھاری ہی تصویر ہے اور میں تمھاری بیوی ہوں اور ابھی ابھی تم سے میرا جھگڑا ہوا ہے اور تم غصے کی حالت میں دروازے پر ٹھوکر مارتے ہوئے باہر نکل گئے تھے۔'' یہ سن کر وہ چونکے۔

وہ بولے: ''او میرے خدایا یہ تو ہو بہو میرا ہم شکل ہے اور یہ باہر کی طرف گیا ہے۔ کہیں اغوا کار میرے دھوکے میں اسے اغوا کر کے نہ لے جائیں۔'' یہ سن کر رقیہ ان کی شکل دیکھتی رہ گئی۔

......☆......☆......

رئیس غصے کی حالت میں نکل کر باہر کی طرف چل پڑا۔ دونوں اغوا کار جو چھپے بیٹھے تھے، جیسے ہی ان کی نظر اس پر پڑی وہ چوکنے ہو گئے۔ ایک بولا: ''دیکھو خود کو کتنا چالاک سمجھتا ہے۔ کپڑے تبدیل کر کے آ گیا، تاکہ ہم اسے پہچان نہ سکیں۔''

دوسرا بولا: ''ہاں، مگر ہم سے زیادہ چالاک نہیں۔'' وہ دونوں فوراً اس کے سامنے آ گئے۔ دونوں نے اپنے پستول نکال لیے۔ اسی دوران سرخ رنگ والی گاڑی بھی آ گئی۔ دونوں نے آناً فاناً پستول کے زور پر اسے کار میں دھکیل دیا۔ رئیس کے چہرے پر حیرانی اور پریشانی دونوں عیاں تھیں۔ گاڑی میں بٹھاتے ہی ایک نے اسے رومال سنگھایا۔ چند لمحوں میں ہی وہ بے ہوش ہو گیا۔ گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی آگے کی طرف چل پڑی۔

رئیس کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک کمرے میں پلنگ پر پڑا پایا۔ اس نے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کمرے کا جائزہ لینا شروع کیا۔ کمرے میں ایئر کنڈیشن لگا ہوا تھا، جس کی وجہ سے کمرا خوب ٹھنڈا ہو رہا تھا۔ بڑی اسکرین والا ایک عدد ٹی وی رکھا ہوا تھا۔ ایک ڈی وی ڈی پلیئر اور کچھ سی ڈیز بھی رکھی ہوئی تھیں۔ وہ سوچنے لگا کہ شاید اسے اغوا کر لیا گیا ہے، لیکن اس کے پاس تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔ اسے اغوا کیوں کیا گیا ہے۔ ابھی وہ سوچوں میں گم تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔ ایک شخص اندر داخل ہوتے ہی بولا: ''کہیے صداقت صاحب! یہاں کسی چیز کی کمی تو نہیں ہے؟''

اس نے چونک کر دیکھا، پھر بولا: ''دیکھیں میں صداقت نہیں، رئیس ہوں۔''

وہ شخص مسکراتے ہوئے بولا: ''ہمیں معلوم ہے کہ تم رئیس ہو، جبھی تو ہم نے تمھیں اغوا کیا ہے، تاکہ تمھاری رہائی کے بدلے لاکھوں رُپے سمیٹ سکیں۔''

یہ سن کر رئیس کی ہنسی چھوٹ گئی۔ وہ بولا: ''میرے گھر والوں سے جب لاکھوں رُپے سمیٹ لو تو ان میں سے چند ہزار مجھے بھی دے دینا۔''

یہ سن کر وہ شخص اسے معنی خیز نظروں سے گھورنے لگا۔ پھر وہ اپنا موبائل فون نکالتے ہوئے بولا: ''اپنے گھر کا نمبر بتاؤ۔''

رئیس بولا: گھر کا نمبر تو نہیں ہے، پڑوسی کا ہے۔''

یہ سن کر وہ چونکا، پھر منھ ہی منھ میں بڑبڑاتے ہوئے بولا: ''لگتا ہے کلوروفارم کچھ زیادہ ہی اسے چڑھ گیا ہے۔''

''اچھا جو بھی نمبر ہے وہ بتا دو۔'' رئیس نے نمبر بتایا۔ پھر وہ نمبر ملانے لگا۔

......☆......☆......

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

صداقت صاحب تصویر کو ٹکٹکی باندھ کے دیکھ رہے تھے۔ پھر وہ بولے: ''دیکھیں محترمہ! میں آپ کا شوہر نہیں ہوں۔ میرا نام صداقت ہے۔ کچھ لوگ مجھے اغوا کرنا چاہتے تھے۔ میں ان سے چھپنے کی غرض سے اس بستی میں پہنچ گیا۔ آپ کے گھر کا دروازہ کھلا پایا تو اندر آ گیا۔''

''کیا؟'' رقیہ حیرت سے انھیں دیکھے جا رہی تھی۔

''اب یہ اتفاق ہے کہ آپ کے شوہر کی شکل ہو بہو مجھ سے ملتی ہے۔ اب مجھے ڈر ہے کہ وہ میرے دھوکے میں انھیں نہ اغوا کر کے لے جائیں۔'' یہ سن کر رقیہ نے فوراً اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔ پھر صداقت صاحب تیزی سے باہر کی طرف لپکے۔

ابھی کچھ ہی گھنٹے گزرے ہوں گے کہ جمیلہ نامی خاتون بھاگتی ہوئی رقیہ کے پاس آئیں اور بولی: ''رئیس بھائی کا فون ہے، جلدی سے آؤ۔''

رقیہ فوراً اس کے گھر پہنچی اور فون کو کان سے لگاتے ہوئے بولی۔: ''ہیلو۔''

دوسری طرف سے رئیس کی آواز اُبھری: ''ہاں رقیہ! یہ میں ہوں رئیس۔ مجھے کچھ لوگوں نے نہ جانے کیوں اغوا کر لیا ہے۔''

اسی دوران ایک دوسری آواز اُبھری: ''دیکھو! اگر تم اپنے شوہر کو صحیح سلامت دیکھنا چاہتی ہو تو فوراً پچاس لاکھ کا بندوبست کرو اور خبردار پولیس کو خبر کی تو انجام ٹھیک نہ ہوگا۔ میں تمھیں تین گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا۔'' فون منقطع ہو گیا۔ رقیہ گم سم رہ گئی۔ پھر وہ اپنے گھر آ گئی۔

تھوڑی دیر میں صداقت صاحب پھر رئیس کے گھر پر تھے۔ دستک پر رقیہ نے دروازہ کھولا تو صداقت صاحب کو دیکھ کر چونکی: ''آپ نے صحیح کہا تھا۔ ابھی ابھی اغوا کاروں

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کا فون آیا تھا۔ ان کو چھوڑنے کے بدلے میں پچاس لاکھ روپے مانگ رہے ہیں۔''

یہ سن کر صداقت صاحب چونکے۔ ''اوہ! تو مجھے جس کا ڈر تھا وہ ہی ہوا۔ اب مجھے کچھ کرنا ہوگا۔'' یہ کہہ کر انھوں نے موبائل پر ڈی آئی جی صاحب سے رابطہ کر کے انھیں ساری صورت حال سے آگاہ کیا، پھر ان کی ہدایات سن کر انھوں نے فون بند کر دیا۔

پھر وہ رقیہ سے مخاطب ہوئے: ''دیکھیں آپ پریشان نہ ہوں۔ آپ کے شوہر کو کچھ نہیں ہوگا۔ آپ کے شوہر میری وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہوئے ہیں تو میں ہی ان کو نکالوں گا۔ دیکھیں ڈی آئی جی صاحب نے کہا ہے کہ اب دوبارہ اغوا کاروں کا فون آئے تو آپ ان سے رقم کچھ کم کرنے کا مطالبہ کریں پھر جو بھی طے ہو، راضی ہو کر پوچھیں کہ کہاں پر رقم لانی ہے۔ وہ ہماری مدد کے لیے انسپکٹر شاہد کو بھیج رہے ہیں۔ باقی وہ سنبھال لیں گے۔''

رقیہ کے آنسو رواں تھے۔ تین گھنٹے بعد دوبارہ اغوا کاروں کا فون آیا۔ رقیہ نے بالکل ایسے ہی کہا جیسا کہ صداقت صاحب نے کہا تھا۔ مجرم خود کو چاہے کتنا ہی عقل مند سمجھے، مگر قانون کے شکنجے سے کبھی نہیں بچ سکتا۔ انسپکٹر شاہد نے نہایت ہوشیاری اور عمدہ منصوبہ بندی سے آخر ان اغوا کاروں کو گرفتار کر لیا۔ رئیس آزاد ہو گیا۔ اب وہ اپنے گھر پر تھا۔

آج رقیہ بیگم بہت خوش تھیں۔ رئیس یہ نہیں سمجھ پایا کہ آخر اغوا کاروں نے اسے اغوا کیوں کیا تھا۔ جب رقیہ بیگم نے تمام حقیقت سے آگاہ کیا تو وہ حیرت کا مجسمہ بن گیا۔ اسی دوران صداقت صاحب بھی آ گئے۔ جب رئیس نے انھیں دیکھا تو ہکا بکا رہ گیا۔ وہ ہو بہو ان ہی کا دوسرا روپ تھے۔ دونوں ایک دوسرے کو دیر تک دیکھتے رہے۔ صداقت صاحب بولے: ''کیا تم بھی وہی سوچ رہے ہو، جو میں سوچ رہا ہوں۔''

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

WWW.PAKSOCIETY.COM

رئیس گُم صُم ہی کھڑا تھا۔ صداقت صاحب بولے: ''آج سے ٹھیک تیس سال پہلے دو جڑواں بھائی اپنے والد کے ساتھ ریل میں کہیں جا رہے تھے۔ جس گاڑی پر وہ سوار تھے، اس پر شرپسندوں نے حملہ کر دیا تھا، جس میں ان کے والد شہید ہو گئے اور دونوں بھائی ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔''

رئیس بولا: ''ایک بھائی کو پیار سے گڈو جب کہ دوسرے کو پپو کہتے تھے۔''

یہ سن کر صداقت صاحب کی آنکھیں چمک اُٹھیں وہ بولے: ''تو تم پپو ہو۔''

رئیس کے منھ سے نکلا: ''اور تم گڈو ہو۔'' یہ کہہ کر دونوں بھائی گلے مل گئے۔

رئیس نے پوچھا: ''تم اتنے مال دار کیسے ہو گئے؟''

صداقت نے جواب دیا: ''یہ الگ کہانی ہے، اطمینان سے بیٹھ کر سناؤں گا۔ کبھی کبھی قدرت انوکھے انداز میں بھی بچھڑوں کا ملاپ کراتی ہے۔ یہ اغوا ہم دونوں کے لیے بہت مبارک ثابت ہوا، جس نے دو بچھڑے بھائیوں کو آپس میں ملا دیا۔ جب کہ رقیہ بیگم دونوں بھائیوں کو ملتا ہوا دیکھ کر دوپٹے سے اپنے خوشی کے آنسو صاف کرنے لگیں۔ ☆

اس بلاعنوان انعامی کہانی کا اچھا سا عنوان سوچیے اور صفحہ ۱۰۳ پر دیے ہوئے کوپن پر کہانی کا عنوان، اپنا نام اور پتا صاف صاف لکھ کر ہمیں ۱۸-مئی ۲۰۱۵ء تک بھیج دیجیے۔ کوپن کو ایک کاپی سائز کاغذ پر چپکا دیں۔ اس کاغذ پر کچھ اور نہ لکھیں۔ اچھے عنوانات لکھنے والے تین نونہالوں کو انعام کے طور پر کتابیں دی جائیں گی۔ نونہال اپنا نام پتا کوپن کے علاوہ بھی علاحدہ کاغذ پر صاف صاف لکھ کر بھیجیں تا کہ ان کو انعامی کتابیں جلد روانہ کی جاسکیں۔

نوٹ: ادارہ ہمدرد کے ملازمین اور کارکنان انعام کے حق دار نہیں ہوں گے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

علم دریچے

زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیے اور اچھی اچھی مختصر تحریریں جو آپ پڑھیں، وہ صاف نقل کر کے یا اس تحریر کی فوٹو کاپی ہمیں بھیج دیں، مگر اپنے نام کے علاوہ اصل تحریر لکھنے والے کا نام بھی ضرور لکھیں۔

گھمنڈ نہ کر

مرسلہ : عائشہ محمد خالد قریشی، سکھر

ایک نیک آدمی حجاز کے سفر پر بڑے ذوق شوق سے روانہ ہوا۔ ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتا تھا اور اگر پاؤں میں کوئی کانٹا چبھ جاتا تو بندگی کے شوق میں اسے پاؤں میں ہی رہنے دیتا۔

شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ تجھ سے بڑھ کر عبادت گزار اور راہِ خدا میں مصیبت برداشت کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔

قریب تھا کہ یہ وسوسہ اس کے اجر و ثواب کو ضائع کر دیتا کہ غیب سے آواز آئی: ''اگر تُو نے عبادت کی ہے تو گھمنڈ نہ کر۔''

لڑکے کی عقل مندی

مرسلہ : مہک اکرم، لیاقت آباد

ایک دفعہ امام ابو حنیفہؒ کہیں جا رہے تھے۔ راہ میں ایک لڑکے کو کیچڑ میں چلتے ہوئے دیکھا۔ آپؒ نے فرمایا: ''اے لڑکے! ذرا ہوش سے چل، کہیں پھسل نہ جائے۔''

لڑکے نے جواب دیا: ''اگر میں پھسل کر گروں گا تو تنہا گروں گا، لیکن آپ سنبھل کر چلیں۔ آپ کا پاؤں پھسل گیا تو تمام مسلمان پھسل جائیں گے جو آپ کی پیروی کرتے ہیں اور پھر سب کا اُٹھنا دشوار ہوگا۔''

آپ کو اس لڑکے کی عقل مندی پر تعجب ہوا اور آپ رو پڑے۔ اپنے مریدوں سے فرمایا: ''اگر تم کو کسی مسئلے پر شُبہ ہو اور کوئی مضبوط دلیل موجود نہ ہو تو اس میں میری پیروی نہ کرو اور اپنی تحقیق جاری رکھو۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

یہی وجہ تھی کہ ان کے شاگردوں نے بہت سے مسائل میں آپ سے اختلاف کیا ہے۔

فتویٰ

مرسلہ : سید عبدالہادی علی، کراچی

امام شافعیؒ کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا: ''میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لنگڑی ہے۔ کیا میں اس کو طلاق دے سکتا ہوں؟''

انھوں نے جواب دیا: ''اگر تم نے اس کے ساتھ دوڑ لگانے کے ارادے سے شادی کی ہے تو اس کو طلاق دے سکتے ہو۔''

ماسٹر صاحب

تحریر : شفیق الرحمٰن

مرسلہ : تحریم خاں، نارتھ کراچی

ہمارے ماسٹر صاحب بڑے خونخوار قسم کے آدمی تھے۔ یوں تو وہ بیچلر آف آرٹس تھے، لیکن بعد میں پتا چلا کہ وہ شادی شدہ ہیں۔ وہ ان حضرات میں سے تھے جو آپ سے سوال پوچھیں گے، آپ کی طرف سے خود ہی جواب دیں گے اور پھر آپ کو ڈانٹیں گے بھی کہ جواب غلط تھا۔

ان کے نوکر کی زبانی معلوم ہوا کہ انھیں نیند میں بولنے اور چلنے کی بیماری تھی اور وہ سوتے ہوئے پیدل چلا کرتے تھے۔ حالانکہ ان کے پاس ایک تانگہ تھا اور ایک سائیکل بھی۔ انھیں کھیل کود کا شوق بھی تھا، لیکن فقط اتنا کہ ریفری بن کر خوش ہو لیا کرتے۔

ایک مرتبہ وہ فٹ بال کے میچ میں ریفری تھے کہ یک لخت جوش میں آگئے اور گیند لے کر خود گول کر دیا۔

ایک دن کسی نے کہا: ''ماسٹر صاحب! آپ اس علاقے میں فٹ بال کے نمبر دو کھلاڑی ہیں۔''

ماسٹر صاحب نے ان سے پوچھا: ''نمبر ایک کھلاڑی کون ہے؟''

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کپڑے والا

مرسلہ : شمائلہ ذیشان، ملیر

''آہاہاہا! یہ کپڑے کی دکان ہے۔ کیسی سجی ہے۔ اوپر سے نیچے تک تھان ہی تھان ہیں۔''

دکان دار کسی بی بی کو ساڑھی پہن کر دکھا رہا ہے، مونچھیں مٹکا رہا ہے اور جتا رہا ہے کہ بی بی جی! یہ ساڑھی لنڈی کوتل کی ہے۔ دو سو روپے میں مفت ہے۔''

''میاں دکان دار! کپڑے کی دام کیوں بڑھا دیے ہیں؟''

'حضور! آپ کا معیارِ زندگی بلند کر رہا ہوں۔''

''منہگائی کر کے گاہکوں کے کپڑے کیوں اُتارتے ہو؟''

''حضور! ان کے کپڑے نہ اُتاروں تو کپڑے کے نئے مِل کہاں سے کھڑے کروں؟ قوم کی خدمت کیسے کروں؟''

طبعی جغرافیہ

تحریر : شفیق الرحمٰن

مرسلہ : منیر نواز، ناظم آباد

ایک نظامِ شمسی ہوتا ہے، جس میں سورج اپنے گرد گھومتا ہے۔ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ چاند زمین کے گرد گھومتا ہے، لیکن چاند غریب کے گرد کچھ بھی نہیں گھومتا۔

ہمیں چاند سے ہمدردی ہے۔ سارے ستارے چمکتے ہیں اور سیارے سیر کرتے رہتے ہیں۔ ویسے نظامِ شمسی کے سارے ممبر صبح سے شام تک کچھ کام نہیں کرتے۔ اِدھر اُدھر آوارہ گردی کرتے رہتے ہیں۔ افواہ ہے کہ ان کے گھومنے سے موسم بدلتے ہیں، لیکن ہمارا خیال ہے کہ جب خشکی بڑھ جائے تو سردی کا موسم آ جاتا ہے اور جب دھوپ ہو جائے گرمیاں آ جاتیں ہیں۔ یہ طبعی جغرافیہ ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

معلومات کا خزانہ

مرسلہ : محمد عمر رشد، کراچی

☆ دنیا میں سب سے زیادہ کھائی جانے والی سبزی آلو ہے۔

☆ آلو میں ۷۸ فی صد پانی ہوتا ہے۔

☆ اگر چھلے ہوئے آلو کو دیر تک اُبالا جائے تو حیاتین ''ج'' (وٹامن سی) کا زیادہ حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔

☆ کاغذ سب سے پہلے چین میں بنایا گیا۔

☆ دنیا میں گلاب کی کل ۷۹۲ اقسام ہیں۔

☆ پوری دنیا میں ۳۰۶۴ زبانیں بولی جاتی ہیں۔

☆ بجلی کا نام ولیم گلبرٹ (WILLIAM GILBERT) نے رکھا تھا۔

☆ بلب اور سینما مشین کے موجد امریکی سائنس داں ''ایڈیسن'' تھے۔

☆ کارٹون فلموں کے موجد ''والٹ ڈزنی'' ہیں۔

کتاب

مرسلہ : کومل فاطمہ اللہ بخش، کراچی

ڈپٹی نذیر احمد کے پاس عربی کی ایک نایاب کتاب تھی۔ ایک مولوی صاحب کو اس کی ضرورت تھی۔ ڈپٹی صاحب نہ تو انکار کر سکتے تھے اور نہ دینا چاہتے تھے۔ انھوں نے مولوی صاحب کی طرف یہ کہتے ہوئے کتاب بڑھائی: ''کتاب بہت اچھی ہے، لیکن جلد سؤر کے چمڑے کی ہے۔''

مولوی صاحب لاحول پڑھتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے اور کتاب لینے سے انکار کر دیا۔

کھٹا میٹھا

مرسلہ : سیدہ اریبہ بتول، کراچی

اگر آپ کسی شخص کو یہ بتائیں کہ آسمان پر تین سو بلین ستارے ہیں تو وہ یقین کر لے گا، لیکن اگر آپ یہ کہیں گے کہ کرسی پر ابھی ابھی رنگ کیا ہے تو وہ فوراً کرسی کو چھو کر دیکھے گا۔ ☆

PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

شاہین بچہ

حمیرا سید

زین شام کو اپنے گھر کے لان میں کھیل رہا تھا کہ اسے کسی پرندے کے چہچہانے کی آواز آئی۔ اس نے مُڑ کے دیکھا تو ایک درخت کی شاخ پر ایک خوب صورت سا پرندہ بیٹھا اپنی خوب صورت آواز میں کچھ کہہ رہا تھا۔ یہ شاہین کا بچہ تھا۔ علامہ اقبال اپنی قوم کے جوانوں کو شاہین سے تشبیہ دیتے ہیں۔

جوانوں کو میری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پَر دے

شاہین (پرندے) کو مفکرِ پاکستان علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں ایک علامت کے طور پر استعمال کیا ہے۔ زین حیران تھا کہ شاہین کا بچہ اس طرف کہاں آ نکلا ہے۔ یہ تو پہاڑوں پر بسیرا کرنے والے پرندے ہیں۔ زین کو وہ پرندہ بہت پسند آیا۔ اس نے کوشش کر کے درخت پر چڑھ کر اسے پکڑا اور پنجرے میں بند کر دیا۔

''بھائی! پرندوں کو قید کرنا بہت بُری بات ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوتا ہے اور پھر یہ تو کوئی معمولی پرندہ نہیں ہے۔ یہ شاہین کا بچہ ہے۔ میں نے کتاب میں پڑھا ہے۔ علامہ اقبال کے خیال میں شاہین میں وہ تمام صفات موجود ہیں جو ایک مومن اور اچھے انسان میں ہونی چاہییں۔ آپ اس پرندے کو آزاد کر دیں۔''

زین کی بہن رباب بہت ذہین تھی۔ وہ اسے کتاب میں پڑھی ہوئی باتوں کے ذریعے سمجھاتی، مگر زین یہ کہہ کر اسے خاموش کر دیتا کہ میں پرندے کا بہت خیال

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

رکھوں گا اور اسے کوئی تکلیف نہ دوں گا۔ زین بھی اپنے اسکول کی کلاس کا ایک ذہین طالب علم تھا۔ اس نے بھی اپنی کتاب میں یہی پڑھا تھا کہ اس پرندے میں بہت سی اخلاقی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ خوددار اور غیرت مند ہے۔ کسی کے ہاتھ کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا۔ بلند پرواز اور تیز نگاہ ہے۔ کسی کی قید میں رہنا پسند نہیں کرتا۔ شاہین کا بچہ عقل مند تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ میں بھی بچہ ہوں، کیوں نہ کچھ وقت بچوں کے ساتھ گزار لوں۔ یہ زین اور رباب تو بہت پیارے بچے ہیں۔ یہ جو باتیں اپنی کتابوں میں پڑھتے ہیں وہ میرے متعلق ہی تو ہیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جب زین درخت پر چڑھ کر اسے پکڑنے آرہا تھا وہ اُڑ کر کہیں جا سکتا تھا، لیکن اس کا دل چاہ رہا تھا کہ زین کے ہاتھوں میں آجاؤں اور ان دونوں کے ساتھ کچھ وقت گزاروں۔

علامہ اقبال کا یہ کہنا ہے کہ جو بات شاہین کی بلند پرواز کی ہے وہ کسی اور پرندے میں نہیں۔ اسی طرح وہ اپنی قوم کے نوجوانوں میں وہ اعلا اوصاف پیدا کرنا چاہتے تھے جو کسی اور قوم کے نوجوانوں میں نہیں۔

گزراوقات کر لیتا ہے یہ کوہ و بیاباں میں
کہ شاہیں کے لیے ذِلت ہے کارِ آشیاں بندی

شاہین کا بچہ جان بوجھ کر پنجرے میں خاموش رہتا۔ ایک شام زین اپنے گھر کے لان میں لیٹا ہوا تھا۔ پرندے کا پنجرہ بھی قریب رکھا ہوا تھا۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ لان میں ہر طرف رنگ برنگ کے خوب صورت پھول کھلے ہوئے تھے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ زین گہری نیند سو گیا تھا کہ اچانک پرندہ بولنے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

لگا۔ اس کی آنکھ کھل گئی۔ یہ دیکھ کر وہ بہت حیران اور خوش ہوا کہ آج پرندہ واقعی بول پڑا ہے۔ زین نے سوچا یہ آج اپنی خوب صورت آواز میں وہ گیت بھی سنائے گا جو وہ اس دن درخت پر بیٹھا گا رہا تھا، لیکن جب اس نے غور کیا تو پتا چلا کہ شاہین کا بچہ تو آہیں بھر رہا تھا۔ جیسے وہ کہہ رہا ہو، میں بلند پرواز شاہین کا بچہ ہوں اور پنجرے کی سخت زندگی کو ناپسند کرتا ہوں، کیوں کہ میری زندگی درویشوں کی سی ہے۔ میں اپنے قوتِ بازو پر انحصار کرتا ہوں۔ تمھارے ہاتھ سے کچھ نہیں کھاؤں گا۔ اپنا شکار خود کرنا جانتا ہوں۔ دوسرے پرندوں کا شکار نہیں کھاتا ہوں۔ آرام طلب نہیں ہوں۔ تند و تیز ہوائیں بھی میری پرواز میں کمی نہیں لاسکتیں۔ تمھاری کتاب میں صحیح تو لکھا ہوا ہے:

تُندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عُقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لیے

شاہین کا بچہ بڑے دکھ بھرے انداز میں آہیں بھر کر کہہ رہا تھا: ''آہ! مجھے گزرا ہوا وقت یاد آ رہا ہے۔ وہ بھی کیا دن تھے جب باغوں میں بہار ہوتی تھی اور میں پہاڑ کے دامن میں اپنے سب دوست اور ساتھی پرندوں کے ساتھ مل کر چہچہاتا تھا۔ اب مجھے ویسی آزادی کب ملے گی۔ دوستوں کے ساتھ وہ پیارے منظر یاد آتے ہیں۔ جب باغوں میں پھولوں پہ شبنم گرتی تھی اور پھر کلیاں مسکراتی تھیں تو اس سے میرے دل کو بہت دکھ ہوتا تھا۔ ساتھی پرندوں کے ساتھ بلند پروازی میں مزا آتا تھا۔ اب ان کی آواز تک میرے پنجرے میں نہیں آتی۔ کاش! میری رہائی میرے بس میں ہوتی اور میں اُڑ کر اُن تک پہنچ جاتا۔ میں اپنے گھر جانا چاہتا ہوں۔ میرے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ساتھی پرندے تو وطن میں ہیں اور میں یہاں پنجرے میں بند ہوں ۔ اپنی قسمت کو رو رہا ہوں ۔ مجھے آزاد کردو ۔ میرا دل غمگین ہے اور یہ میرے دل کی فریاد ہے ۔ تم دونوں اچھے بچے ہو، اسکول میں تعلیم حاصل کرتے ہو، اچھی باتیں سیکھتے ہو، لیکن مجھے پنجرے میں قید کرنا تو اچھی بات نہیں ہے نا ۔''

زین کے چہرے پر پانی کی ایک بوند ٹپکی، جیسے پرندے کا آنسو اس کے چہرے پر گرا ہو ۔ وہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھا ۔ اس نے پرندے کی طرف دیکھا جو گردن موڑ کر اُداس نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا ۔ زین اُٹھا اور پنجرے کو ہاتھ میں اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا: ''واقعی پیارے پرندے اُڑتے ہوئے اچھے لگتے ہیں اور پھر تم تو معمولی پرندے نہیں ہو ۔ شاہین کے خوب صورت بچے ہو ۔ ہماری کتاب میں لکھا ہے ۔ علامہ اقبال شاہین سے بہت پیار و محبت کرتے تھے اور اپنی شاعری اور باتوں میں شاہین کو ہی تشبیہ دیتے تھے ۔ وہ کہتے تھے کہ دورِ حاضر میں نوجوانوں کو حقیقی شاہین بنانے کے لیے ان میں شاہین کی صفات پیدا کرنے کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کے دلوں میں اپنے دین سے محبت، اپنے وطن سے بھی محبت پیدا کی جائے ۔ ان کو حقیقی اور سچا مسلمان بنایا جائے ۔ میں بھی حقیقی اور سچا مسلمان بچہ ہوں ۔ میں نے کتاب کی ان سبق آموز باتوں سے بہت کچھ سیکھا ہے ۔ میں ظالم نہیں ہوں ۔ پرندوں سے بہت پیار کرتا ہوں ۔ تم شاہین کے پیارے بچے ہو ۔ تم درخت پر بیٹھے مجھے بہت اچھے لگے اور میں نے دل بہلانے کے لیے تمھیں پکڑا اور کچھ دیر کے لیے اپنے پاس رکھ لیا ۔ میں آئندہ کبھی کسی پرندے کو قید نہیں کروں گا ۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اب تم آزاد ہو اور اپنے دوست زین کو معاف کر دینا، جس نے تمھیں جان بوجھ کر قید نہیں کیا تھا۔

یہ کہہ کر زین نے پنجرے کا دروازہ کھول دیا۔ پرندہ پھُر سے اُڑ کر ایک درخت کی شاخ پر بیٹھ کر چہچہانے لگا، جیسے زین سے کہہ رہا ہو: ''ہاں، ہاں مجھے معلوم ہے کہ تم میرا شکریہ ادا کر رہے ہو۔ تم نے جو کچھ اپنی کتاب میں پڑھا ہے، اس پر عمل بھی کرتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے والدین نے تمھاری اچھی تربیت کی ہے اور اچھی تربیت کے لیے اچھے ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔ اچھے ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اچھی بہن کی ضرورت ہوتی ہے۔ رباب تمھاری اچھی بہن ہے اور سبق آموز باتوں سے تمھاری اصلاح کرتی ہے۔''

زین نے خالی پنجرہ اُٹھایا اور گھر کے اندر جا کر اسٹور میں رکھ دیا۔ پیچھے کھڑی ننھی رباب بولی: ''بھائی! آپ نے یہ بہت اچھا کیا کہ پرندے کو آزاد کر دیا، ورنہ کل آپ پرندے کی جگہ ہوتے اور پرندہ آپ کی جگہ پر۔''

''کیا کہا؟ ٹھیرو! میں تمھیں ابھی بتاتا ہوں۔'' یہ کہہ کر زین اپنی بہن کے پیچھے بھاگا۔

''نونہالو! اقبال کا شاہین اور نیک بنو اور نیکی پھیلاؤ، کے کام میں دل جوئی سے حصہ لو۔ پاکستان سے محبت کرو، پاکستان کی تعمیر کرو۔''

تُو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بیت بازی

ہر ایک چیز سے پیدا خدا کی قدرت ہے
کوئی بڑا، کوئی چھوٹا، یہ اس کی حکمت ہے

شاعر: علامہ اقبال پسند: زینب ناصر، فیصل آباد

سخت جانی کا نہیں کوئی علاج اے آزاد
ورنہ اس دور میں مرنے کے بہانے ہیں بہت

شاعر: جگن ناتھ آزاد پسند: علی حیدر لاشاری، لاکھڑا

ہم پھول ہیں، اوروں کے لیے لائے ہیں خوش بُو
اپنے لیے لے دے کے بس اک داغ ملا ہے

شاعر: ساحر لدھیانوی پسند: عاقب خان جدون، ایبٹ آباد

کس قدر قحطِ وفا ہے مری دنیا میں ندیم
جو ذرا ہنس کے ملے، اس کو مسیحا سمجھوں

شاعر: احمد ندیم قاسمی پسند: پارس احمد، اورنگی ٹاؤن

درد جس دل میں ہو اس دل کی دوا بن جاؤں
کوئی بیمار اگر ہو تو شِفا بن جاؤں

شاعر: حامد اللہ افسر پسند: تاجیہ وسیم، کراچی

نقش گزرے ہوئے لمحوں کے ہیں دل پر کیا کیا
مڑ کے دیکھوں تو نظر آتے ہیں منظر کیا کیا

شاعر: مشفق خواجہ پسند: برکت علی، ملتان

مدتیں گزریں اسی بستی میں، لیکن اب تلک
لوگ ناواقف، فضا بیگانہ، ہم ناآشنا

شاعر: احمد فراز پسند: سیدہ اریبہ بتول، کراچی

تم راہ میں چپ چاپ کھڑے ہو تو گئے ہو
کس کس کو بتاؤ گے کہ گھر کیوں نہیں جاتے

شاعر: بشیر بدر پسند: شائمہ خاور، ملیر

جو بھی شے دور سے خوب صورت لگے
اس کو نزدیک سے دیکھنا چاہیے

شاعر: محسن بھوپالی پسند: وجیہ متین، نارتھ کراچی

کوئی گلہ، کوئی شکوہ رہے تم سے
یہ آرزو ہے کہ اک سلسلہ رہے تم سے

شاعر: شاذ تمکنت پسند: عبدالحکیم، کوئٹہ

ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا، لیکن
لوگ کہتے ہیں، اندھیروں سے نکل آئے ہیں

شاعر: اختر لکھنوی پسند: شائم عمران، کراچی

اللہ اللہ، بزمِ نو کے چراغ
روشنی کم، دھواں زیادہ ہے

شاعر: رحمان خاور پسند: سید مازن علی ہاشمی، کورنگی

سرِ دیوار قصیدے تو بہت دیکھے تھے
پر کسی دن پسِ دیوار بھی دیکھا ہوتا

شاعرہ: حجاب عجم پسند: محمد فراز نواز، کراچی

میں اپنے ساتھ بہت دور جا نکلتا ہوں
اگر کبھی مجھے فرصت ذرا بھی ملتی ہے

شاعر: سعود عثمانی پسند: محمد منیر نواز، کراچی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پاکستان - ربِ کریم کا احسان

ہمدرد نونہال اسمبلی راولپنڈی .... رپورٹ : حیات محمد بھٹی

ہمدرد نونہال اسمبلی راولپنڈی کے اجلاس میں مہمانِ خصوصی معروف قلم کار، چیئرمین اساس گروپ محترم الحاج شیخ مختار احمد اصلاحی تھے۔ متولیہ و نائب صدر ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، محترمہ ڈاکٹر ماہم منیر احمد نے بھی اجلاس میں خصوصی شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ ہمدرد محترم نعیم اکرم قریشی بھی اجلاس میں شریک تھے۔ یومِ پاکستان کے موقع پر اس اجلاس کا موضوع تھا:

''پاکستان - ربِ کریم کا احسان''

اسپیکر اسمبلی نونہال ادیبہ اشتیاق تھیں۔ تلاوتِ قرآنِ مجید نونہال اسامہ شعیب نے، حمدِ باری تعالیٰ نونہال تنزیل اکبر نے اور نعتِ رسولِ مقبولؐ نونہال عمر جاوید نے پیش کی۔ نونہال مقررین میں عیشا سحر، ماہ نور خان اور عمران شکیل شامل تھے۔ ان نونہالوں نے وطنِ عزیز سے بھرپور محبت کا اظہار کرتے ہوئے اس عطیۂ خداوندی کے لیے شکر گزار بندے بننے پر زور دیا۔

قومی صدر ہمدرد نونہال اسمبلی محترمہ سعدیہ راشد نے نونہالوں کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ یہ ہماری بڑی خوش نصیبی ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں ایسی پاک سرزمین عطا فرمائی جو بے شمار نعمتوں سے مالا مال ہے اور جن کے بارے میں دنیا کے بہت سے ممالک تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ان نعمتوں کے باوجود کیا وجہ ہے کہ ہم بحیثیت قوم آج بھی دوسری قوموں کے محتاج بھی ہیں اور ان سے مدد لینے پر مجبور بھی۔ بہ ظاہر جو سادہ سی وجہ سمجھ میں آتی ہے کہ وہ ہماری ناشکر گزاری ہے۔ اگر آج بھی ہم اللہ کے شکر گزار بندے بن کر تعمیرِ وطن کے لیے کمر بستہ ہو جائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہمدرد نونہال اسمبلی راولپنڈی میں محترم الحاج شیخ مختار احمد اصلاحی انعام یافتہ نونہالوں کے ساتھ

تو چند ہی برسوں میں ہمارا مقام اقوامِ عالم کی پہلی صف میں ہو سکتا ہے۔ ضرورت صرف اَن تھک محنت کی ہے۔

محترم نعیم اکرم قریشی نے کہا کہ علامہ اقبال کے خوابوں کی تعبیر اور بابائے قوم حضرت قائد اعظم کی بے مثل فہم و فراست کی تصویر پاکستان ہماری جان، ہماری شان اور ہماری آن ہے۔ اس کی حفاظت ہم سب کا اجتماعی فرض ہے۔

مہمانِ خصوصی نے کہا کہ پاکستان کا مطلب سمجھو اور اس پر عمل کرو، تاکہ یہ وطن مضبوط ہو اور اس کا پرچم بلند رہے۔ اللہ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس ملک کی حفاظت کر سکیں اور اغیار کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنائیں۔ ہم سب کی ذمے داری ہے کہ ملک کی خاطر کام کریں اور اسے بہتری کی طرف لے کر جائیں۔

اس موقع پر نونہالوں نے ایک سبق آموز خاکہ اور رنگا رنگ ٹیبلو پیش کیا۔ آخر میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد دعائے سعید پیش کی گئی۔

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہمدرد نونہال اسمبلی لاہور

رپورٹ : سید علی بخاری

ہمدرد نونہال اسمبلی لاہور کی تقریب میں محترم ڈاکٹر رفیق احمد نونہالوں کے ساتھ مینارِ پاکستان کے سائے میں۔

قراردادِ پاکستان، جسے پہلے قراردادِ لاہور کہا جاتا تھا، ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو پیش کی گئی۔ اس وقت برصغیر کے مسلمانوں میں ایک جوش تھا۔ ان کی زباں پر ایک ہی نعرہ تھا "لے کر رہیں گے پاکستان، بٹ کے رہے گا ہندستان" قراردادِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی نگرانی میں پیش ہوئی۔ مسلم لیگ کی اعلا قیادت کے اجلاس میں شیرِ بنگال مولوی فضل حق نے اسے پیش کیا۔ یہ وہ وقت تھا کہ برصغیر کے مسلمانوں کی خوشی دیدنی تھی، کیوں کہ وہ غلامی کی زنجیریں توڑنے جارہے تھے۔

قراردادِ پاکستان کی یاد میں مینارِ پاکستان تعمیر کیا گیا۔ "پاکستان۔ ربِ کریم کا احسان" کے موضوع پر نونہالوں کی بزم اس بار مینارِ پاکستان اور پھر شاہی قلعہ کی خوب صورت عمارت میں سجائی گئی۔ تحریکِ پاکستان کے کارکن، ماہرِ تعلیم ڈاکٹر رفیق احمد مہمانِ خصوصی تھے۔ وائس پریزیڈنٹ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان ڈاکٹر ماہم منیر احمد نے بھی خصوصی شرکت کی۔ نونہال مقررین میں نویرا بابر، مہرال قمر، ملائکہ صابر، دعا منصور، طیبہ رزاق اور سید شعیب رضوی شامل تھے۔

اس موقع پر نونہالوں نے ڈاکٹر رفیق احمد سے قراردادِ پاکستان سے متعلق سوالات کیے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ نونہال تعمیرِ وطن کی خاطر سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے حصول میں اپنی توانائیاں صرف کریں، کیوں کہ تعلیم اور خاص طور پر سائنس اور ٹیکنالوجی کا حصول ہی ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ ☆

PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

آئیے مصوری سیکھیں

غزالہ امام

جب آپ قدرتی مناظر کی تصویر بناتے وقت کسی درخت، عمارت یا پہاڑ وغیرہ کا عکس قریبی جھیل یا تالاب میں دکھانا چاہتے ہوں تو منظر کو بالکل اُلٹا کر دیں۔ جیسا کہ آپ کو اوپر دی ہوئی تصویر میں نظر آ رہا ہے۔ پانی کی سطح پر منظر کا رُخ اُلٹا نظر آ رہا ہے، یعنی درخت کا تنا اوپر ہے اور پتوں کا عکس نیچے ہے۔ پانی کا رنگ نیلا ہے۔ درخت کا تنا کتھئی اور پتے ہرے رنگ کے ہیں۔ اس تصویر کو سامنے رکھتے ہوئے آپ مزید تصاویر بنا سکتے ہیں۔

☆

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

☆
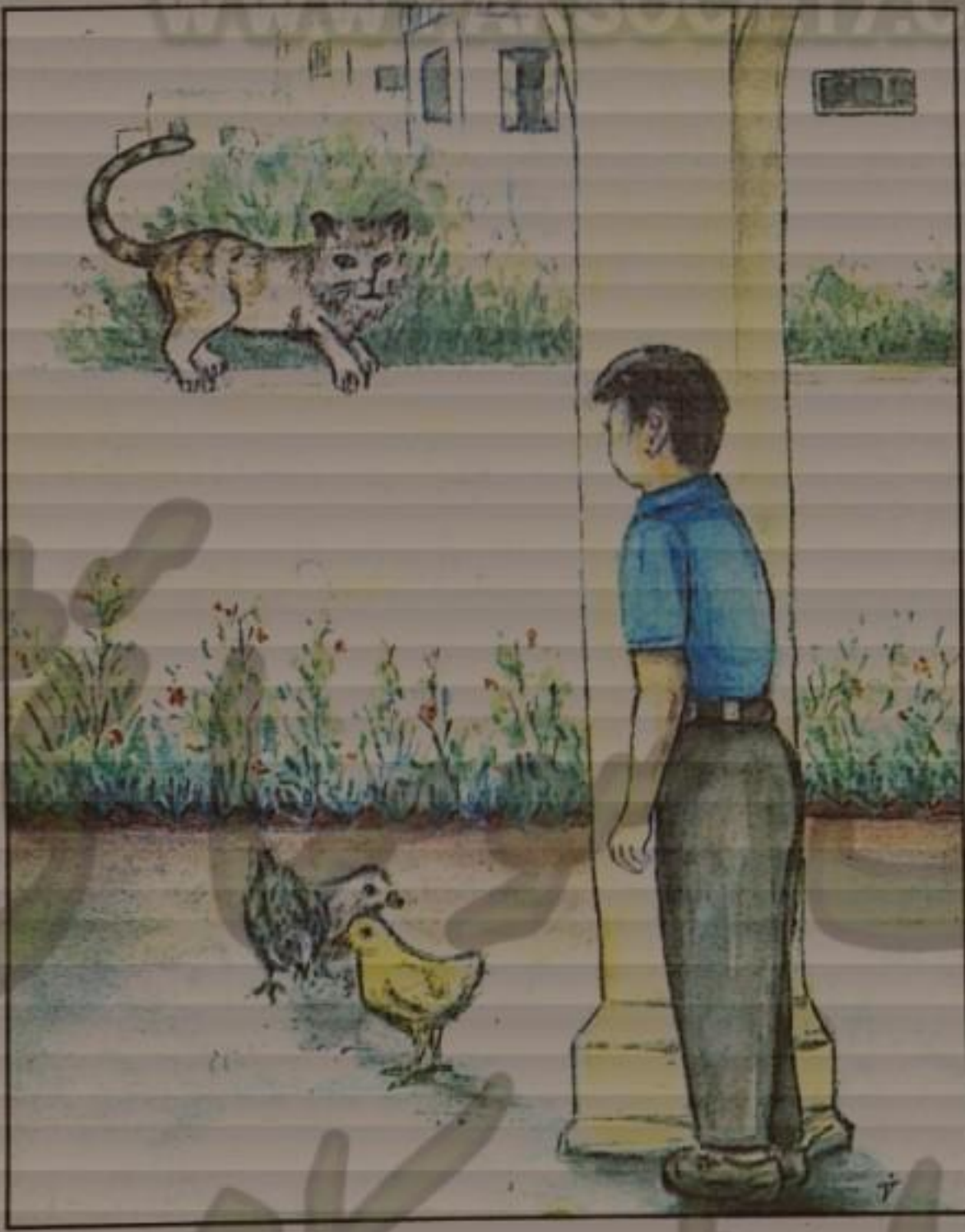
دشمن

جاوید اقبال

☆
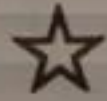
جب بھی میں کوئی بطخ کا بچہ، مرغی کا چوزہ یا خرگوش لے کے آتا وہ اسے لے اُڑتا۔ کوئی بھی جانور میرے پاس چند دن سے زیادہ نہ رہا۔ مجھے حسرت ہی رہی کہ میرے چوزے بھی بڑے ہوں، مرغی یا مرغا بنیں، انڈے دیں، اذانیں دیں۔ بطخ اور خرگوشوں کے ننھے منے بچے صحن میں بھاگیں، دوڑیں، مگر میری خواہشوں پہ وہ ہر دفعہ پانی پھیر دیتا۔ وہ اس صفائی سے آتا کہ گھر میں کسی کو خبر تک نہ ہوتی۔ ہم جتنی دیر میں چوزے کی چیخ و پکار سے خبردار ہوتے، وہ چوزہ دانتوں میں دبائے دیوار پہ بھاگتا نظر

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

آتا۔ اکثر تو چوزے کو ''چوں'' تک کرنے کی مہلت نہ ملتی۔

کمبخت قسمت کا ایسا دھنی تھا کہ اس کا تو ہر وار کامیاب ہوتا، مگر میرا ہر وار ناکام ہو جاتا۔ میرے پاس ایک ہنٹر تھا، جیسا تانگہ چلانے والے کوچوانوں کے پاس ہوتا ہے، جسے وہ گھوڑے کو ہانکنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، مگر میں جب بھی ہنٹر سے اس پر وار کرتا وہ صاف بچ نکلتا اور میرا ہنٹر صرف دیوار کو چھو کر رہ جاتا۔ مجھے حسرت ہی رہی کہ اپنے اس دشمن کی کھال ہنٹر سے اُدھیڑ کے رکھ دوں۔ ایک بار وہ مجھے دیوار پر نظر آیا۔ میں مرغی کے انڈے جتنا پتھر لیے، اس کی تاک میں بیٹھا تھا۔ وہ میری موجودگی سے بے خبر دیوار پر جا رہا تھا۔ میں نے کھینچ کے پتھر مارا۔ آپ یقین کریں، پتھر اس کی چاروں ٹانگوں کے درمیان سے اس کے پیٹ کو چھوتا ہوا دوسری طرف نکل گیا اور وہ فاتحانہ نظروں سے مجھے دیکھتا ہوا برابر والے گھر کی چھت پر غائب ہو گیا۔ میں نے بڑے جتن کیے کہ کسی طرح وہ میرے قابو میں آجائے، مگر وہ قسمت کا ایسا دھنی تھا کہ ہر دفعہ صاف بچ نکلتا۔

میرے جیب خرچ میں اتنی گنجایش نہیں تھی کہ میں کوئی ڈربا یا پنجرا بنوا سکتا یا بنا بنایا خرید لاتا۔ بس تنکوں کی بنی ایک ٹوکری تھی، جس کے نیچے میں رات کو چوزے وغیرہ بند کر دیتا۔ ٹوکری کے اوپر میں اینٹیں یا کوئی اور وزنی چیز رکھ دیتا، مگر یہ ٹوکری بھی اس کے پنجوں سے محفوظ نہیں تھی۔ وہ اپنے پنجوں کا ایسا استعمال کرتا کہ ٹوکری پہ رکھا وزن تو اسی طرح موجود ہوتا، مگر اندر سے وہ چوزہ بڑی مہارت سے نکال لے جاتا۔ ضد کا وہ پکا تھا تو ضد کا میں بھی پورا تھا۔ نہ میں چوزے لانے سے باز آتا نہ وہ انھیں کھانے سے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ایک کشمکش ہم دونوں میں جاری رہتی۔ وہ میرے چوزوں کی تاک میں رہتا اور میں اس کی تاک میں منصوبے بناتا رہتا۔ میرا ہر منصوبہ وہ ناکام بنا دیتا اور پھر بڑے تمسخر سے مجھے دیکھتا ہوا ساتھ والے گھر کی چھت پہ یہ جا وہ جا۔

ایک بار وہ مجھے کچھ دنوں تک نظر نہ آیا۔ میں نے سوچا شاید مرکھپ گیا ہے یا کسی اور علاقے میں چلا گیا ہے۔ ایک دن ایک پتنگ کٹ کے چھت پر آ گرا۔ میں پتنگ پکڑنے چھت پر گیا تو پرانی لکڑیوں اور کاٹھ کباڑ کے درمیان مجھے اس کی جھلک نظر آئی۔ وہ بے خبر وہاں سو رہا تھا۔ میں خاموشی سے نیچے اُترا اور ہنٹر لے کر واپس آیا۔ اپنے دشمن سے بدلہ لینے کا سنہری موقع مجھے مل گیا تھا۔ اوپر جا کر میں نے لکڑیوں کے درمیان جھانکا۔ وہ ابھی تک وہاں موجود تھا۔ میں نے ہنٹر کی چھڑی سے اسے ہلایا، تاکہ وہ اپنی پناہ گاہ سے نکلے تو میں اس پر ہنٹروں کی بارش کر دوں، مگر خلافِ توقع وہ بھاگنے کے بجائے وہیں لیٹا رہا۔ بس ذرا آنکھ کھول کر مجھے دیکھا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔ میں حیران ہوا اور نیچے جھک کر غور سے دیکھا تو وہ زخموں سے چُور نظر آیا۔ اس کا پورا جسم گہری خراشوں سے بھرا ہوا تھا۔ شاید کسی دوسرے بلّے سے لڑائی میں وہ پٹ گیا تھا اور بُری طرح زخمی ہو کر اب بے بس و لاچار وہاں پڑا تھا۔ دل میں آیا کہ بڑا سا پتھر اُٹھا کر اپنے دشمن کا کام تمام کر دوں، مگر اس کی بے بسی دیکھ کر میں رک گیا۔ دل میں سوچا، کسی بے بس لاچار پہ وار کرنا کہاں کی بہادری ہے۔ میں ہنٹر لے کر نیچے آ گیا۔ ہنٹر الماری میں رکھا، ایک برتن میں دودھ لیا، ساتھ روٹی لی اور اوپر جا کر اس کے قریب رکھ دیا۔ وہ جانے کب سے بھوکا تھا۔ چپڑ چپڑ دودھ پینے لگا۔ اب یہ میرا معمول

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بن گیا۔ میں صبح وشام اسے دودھ اور روٹی دینے لگا۔ یہ طاقت ور غذا کھا کے چند دنوں میں ہی اس کے زخم بھر گئے اور وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا۔

پھر ایک دن وہ مجھے دیوار پر نظر آیا۔ پہلے ہی کی طرح چاق چوبند۔ میرے چوزے صحن میں پھر رہے تھے اور میں ایک کونے میں چھپا کھڑا تھا۔ چوزوں پر اس کے حملے سے نپٹنے کے لیے پوری طرح تیار۔ اس نے نیچے صحن میں چلتے پھرتے چوزوں کی طرف دیکھا، مگر ان پر حملہ کرنے کے بجائے دیوار پر چلتا ہوا ساتھ والے گھر کی چھت پر غائب ہو گیا۔ ☆

گھر کے ہر فرد کے لیے مفید

ماہنامہ

ہمدرد صحت

صحت کے طریقے اور جینے کے قرینے سکھانے والا رسالہ

✠ صحت کے آسان اور سادہ اصول ✠ نفسیاتی اور ذہنی اُلجھنیں

✠ خواتین کے صحی مسائل ✠ بڑھاپے کے امراض ✠ بچوں کی تکالیف

✠ جڑی بوٹیوں سے آسان فطری علاج ✠ غذا اور غذائیت کے بارے میں تازہ معلومات

ہمدرد صحت آپ کی صحت و مسرت کے لیے ہر مہینے قدیم اور جدید تحقیقات کی روشنی میں مفید اور دل چسپ مضامین پیش کرتا ہے

رنگین ٹائٹل --- خوب صورت گٹ اپ --- قیمت: صرف ۴۰ روپے

اچھے بک اسٹالز پر دستیاب ہے

ہمدرد صحت، ہمدرد سینٹر، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی
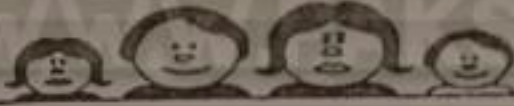
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نونہال ادیب

لکھنے والے نونہال

زینب ناصر، فیصل آباد	عائشہ الیاس، کراچی
بیگر بہار، بلوچستان	یسریٰ حبیب، کراچی
سیدہ اریبہ بتول، کراچی	بنتِ مہر علی شاہ، ٹانک
اَمل رقیہ، ڈیرہ غازی خان	صدف رانی، پنڈ دادن خان

قیدی کا قبولِ اسلام

زینب ناصر، فیصل آباد

ایک دفعہ ایران کا ایک مشہور سپہ سالار ہرمزان قیدی بنا کر حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا تو آپؓ نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، جسے اس نے ٹھکرا دیا۔ حضرت عمرؓ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا، کیوں کہ اس نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا تھا۔

جب اس کے قتل کی تیاری ہوگئی تو اس نے حضرت عمرؓ کی طرف دیکھ کر کہا: ''میں پیاس سے نڈھال ہوں، کیا ایسا ممکن ہے کہ مجھے قتل کرنے سے پہلے پانی پینے دیا جائے؟''

حکم ہوا کہ اسے پانی پلایا جائے۔

ہرمزان نے پانی کا پیالا ہاتھ میں لیا اور حضرت عمرؓ سے کہنے لگا: ''اس پانی کے پینے تک آپؓ مجھے قتل نہیں کریں گے۔''

حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''جب تک تم پانی نہیں پیو گے تمھیں قتل نہیں کیا جائے گا۔''

اس پر ہرمزان نے پانی گرا دیا اور کہنے لگا: ''امیر المومنین! آپ اب اپنا وعدہ پورا کیجیے۔''

حضرت عمرؓ نے اس پر فرمایا: ''ابھی تو تمھیں قتل نہیں کرتے، بلکہ اس مسئلے پر غور و فکر کریں گے۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پھر جلاد کو حکم دیا کہ تلوار ہٹالو۔ ہرمزان نے تلوار ہٹتے ہی کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھا۔

حضرت عمرؓ نے کہا: ''تم نے اسلام قبول کیا، اچھی بات ہے، لیکن جب تم سے کہا گیا کہ اسلام قبول کرو تب تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟''

وہ بولا: ''مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ اگر میں اسلام قبول کروں گا تو سب کہیں گے کہ موت کے ڈر سے اسلام قبول کر رہا ہے۔''

اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''بے شک! اہلِ فارس کی عقلیں پہاڑوں جیسی ہیں۔''

مطلب یہ ہے کہ وہاں کے لوگ عقل مند ہیں اور ان کی عقلیں عظیم الشان ہیں۔

کتابیں

ہیگر بہار، بلوچستان

کتاب علم حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ کتابیں پڑھنا اچھی عادت ہے۔ کتابوں سے انسان سیکھتا ہے۔ کتابیں ہی ہمیں اچھی زندگی گزرانے کے آداب سکھاتی ہیں۔ کتابوں سے ہم مختلف زبانیں بھی سیکھ سکتے ہیں۔ کتابیں انسان کی بہترین دوست ہیں۔ اکیلے پن میں کتابیں انسان کی تنہائی دور کرتی ہیں۔ کتابیں ہمیں بتاتی ہیں کہ دنیا میں پہلے کیا ہو چکا ہے اور آیندہ کیا ہوگا۔ کتابیں ناول کی صورت میں بھی ملتی ہیں اور افسانوں کے مجموعے کی صورت میں بھی ہوتی ہیں۔ کتابیں شاعری کے مجموعے کی صورت میں بھی ملتی ہیں اور مضامین، کہانیوں اور سفر ناموں کی صورت میں بھی ملتی ہیں۔

کتابیں پڑھنا ایک اچھی عادت ہے۔

آسمانی کتابیں چار ہیں اور اُن کے نام قرآن، زبور، توریت اور انجیل ہیں۔ بچوں کی کتابوں میں نظمیں، کہانیاں اور مضامین ہوتے ہیں۔ بچوں کی کتابیں آسان لفظوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔

رسالہ ہمدرد نونہال بھی ایک مکمل کتاب ہے۔ اس میں کہانیاں، مضامین، نظمیں، لطیفے

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور اقوال چھپتے ہیں۔ فلسفے اور سائنسی تحقیقات پر مشتمل کتابیں بھی آسانی سے دستیاب ہیں۔ کتابیں پڑھیے، خوش رہیے۔

دیانت کا صلہ

سیدہ اریبہ بتول، کراچی

واجد ایک چائے کی فیکٹری میں سو روپے ماہوار پاتا تھا۔ اس کی بیوی اور دو بچے رضوان اور سیما تھے۔ زندگی بہت ہی تنگی سے بسر ہو رہی تھی۔ رہنے کے لیے ایک کچا مکان تھا جس کا کرایہ بھی ہر ماہ ادا کرنا پڑتا تھا۔

اتوار کی چھٹی ہوتی تھی۔ ایسے ہی ایک اتوار کو واجد چارپائی پر لیٹا اپنے حالات درست کرنے کے لیے سوچوں میں گم تھا کہ اس کی بیوی اس کے پاس آئی اور چارپائی پر بیٹھتے ہوئے بولی: ”عید آ رہی ہے، بچوں کے لیے ہم نئے کپڑے بھی نہ بنا سکے۔ رضوان کہہ رہا تھا کہ ہمیں کھلونے بھی چاہییں۔ اب بتاؤ کہ میں انھیں کیا لے کر دوں؟“

واجد نے ایک سرد آہ بھری اور بولا: ”ہاں ہمیں کچھ کرنا چاہیے، اگر عید پر بھی ہم اپنے بچوں کے لیے کھلونے اور کپڑے نہ لا سکے تو ان کے معصوم دلوں پر نہ جانے کیا بیتے گی۔“

”میں نے ایک ترکیب سوچی ہے۔“ اس کی بیوی بولی۔

”وہ کیا۔“ واجد نے پوچھا۔

”آپ اپنی فیکٹری کے مالک سے کچھ اُدھار لے لیں۔ پھر ہم آہستہ آہستہ یہ قرضہ چکا دیں گے۔“ اس کی بیوی نے مشورہ دیا۔

واجد چند لمحے سوچتا رہا، پھر اپنی بیوی سے کہنے لگا: ”چائے کی فیکٹری کا مالک بہت کنجوس ہے۔ اللہ جس کو پیسہ دیتا ہے پتا نہیں اس کا دل کیوں چھوٹا ہو جاتا ہے۔ بہر حال میں اس سے کہوں گا، مگر مجھے رقم ملنے کی توقع نہیں ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کتنے رپے مانگوں؟“ واجد نے آخر میں سوال کیا۔

اس کی بیوی نے کہا: ”تقریباً پانچ سو

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

روپے اُدھار لے لیں۔"

اگلے دن فیکٹری میں جب سیٹھ صاحب آئے تو واجد نے سیٹھ سے قرض مانگا، مگر اس کی توقع کے مطابق سیٹھ نے صاف انکار کردیا۔ واجد مایوس ہو کر کمرے سے باہر نکل آیا۔ وہ واپس آنے لگا تو اس کو فیکٹری کے صحن میں ایک لفافہ نظر آیا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ سب لوگ واپس گھر جانے کی فکر میں تھے۔ اس نے وہ لفافہ اُٹھالیا۔ اتنے میں فیکٹری کے اسپیکر سے ایک آواز آئی کہ اگر کسی کو بھی فیکٹری سے کوئی لفافہ ملے تو سیٹھ کے کمرے میں پہنچا دے۔ اتنے میں واجد کے دل میں خیال آیا کہ یہ لفافہ واپس کردوں یا اپنے بچوں کی خوشی کے خاطر اسے لے جاؤں۔ آخر اس نے اپنے قدم سیٹھ کے کمرے کی جانب بڑھا دیے اور لفافہ سیٹھ کے حوالے کردیا۔ سیٹھ کو بے حد شرمندگی ہوئی کہ اس نے کچھ پیسوں کے خاطر اپنے ایمان دار ملازم کو بے عزت کیا۔ اس نے لفافے میں سے ایک ہزار روپے واجد کو دے دیے۔ واجد نے اللہ کا شکر ادا کیا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

صِفر کی کہانی

اُم رقیہ، ڈیرہ غازی خان

پُرانے زمانے میں ایک ریاضی داں کے پاس گنتی کے تمام اعداد تھے۔ وہ تمام اعداد صفر کو ہر وقت ستاتے رہتے تھے کہ تم تو صفر ہو۔ ہمارے ساتھ رہ کر بھی تم صفر ہی رہتے ہو۔ یہ باتیں سنتے سنتے صفر تھک گیا تو وہ وہاں سے چلا گیا۔ صبح جب ان کے استاد نے دیکھا کہ صفر غائب ہے تو وہ بہت پریشان ہوا۔ اس نے گھر کا کونا کونا چھان مارا۔ ہر جگہ ڈھونڈا، مگر صفر نہ ملا۔ وہ پریشانی میں باقی تمام اعداد کو ڈانٹنے لگا کہ تم سے اس کا خیال نہ رکھا گیا۔ وہ کتنا ضروری تھا تم جانتے بھی نہیں۔ اب میں حساب کتاب کیسے کروں گا۔ اس غم میں وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ دو دن گزر گئے، مگر صفر نہ ملا۔

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اب تو تمام ہندسے بہت پریشان ہوئے۔ اپنے استاد کی یہ حالت ان سے دیکھی نہ جاتی تھی۔ آخر وہ سب صفر کو ڈھونڈنے نکلے۔ کوئی ندی میں گھس گیا، کوئی پہاڑ پر چڑھ گیا۔

ہندسہ (۱) درخت پر چڑھ گیا۔ اس نے دور تک دیکھا تو اسے ندی کے پاس ایک نقطہ نظر آیا۔ وہ جلدی سے بھاگ کر گیا اور اپنے استاد کی دوربین اُٹھالی اور درخت پر چڑھ کر دیکھنے لگا۔ اچانک وہ خوشی سے چلاّ اُٹھا کہ وہ صِفر بیٹھا ہے۔ وہ بھاگ کر گیا اور سب ساتھیوں اور استاد کو بلا کر کہا کہ صفر ندی کے پاس بیٹھا رو رہا ہے۔ سب ندی کی طرف چل پڑے۔ وہاں جا کر دیکھا تو صفر بیٹھا رو رہا تھا۔

استاد نے تمام اعداد سے کہا: "یہ تو بہت رو رہا ہے۔ تم سب جاؤ۔ یہ تمھارا ساتھی ہے، اس کو چپ کرا کے لے آؤ۔"

وہ پریشان ہوئے، مگر ہمت کر کے گئے۔ صِفر سے کہا: "تم واپس آجاؤ، تمھارے ساتھ تو ہم سو اور ہزار تھے اب تو ہم سب اکیلے رہ گئے ہیں۔ تمھارے بغیر تو استاد ہمیں پوچھتا بھی نہیں۔ تم واپس چلو۔"

اس پر صفر واپس ان کے ساتھ آیا اور تمام اعداد مکمل ہوئے۔

ظلم کا انجام

عائشہ الیاس، کراچی

گاؤں بہت خوب صورت اور ہرا بھرا تھا۔ اس گاؤں کی تمام زمینیں ایک ظالم زمیندار کی ملکیت تھیں۔ اس ظالم زمیندار کا اکلوتا بیٹا فیصل تھا، جو ایک بہت رحم دل لڑکا تھا۔

زمیندار اپنے کسانوں پر بہت ظلم کرتا تھا۔ وہ ان سے کام بہت زیادہ لیتا اور اُجرت بہت کم دیتا تھا۔ فیصل، باپ کو ظلم کرنے سے منع کرتا تھا، لیکن زمیندار اس کی بات پر کان نہ دھرتا تھا۔

زمیندار کے ظلم جب حد سے بڑھنے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

لگے تو کسانوں نے اس گاؤں سے بھاگنے کی ٹھانی، لیکن زمیندار نے گاؤں کے چاروں طرف ایک مضبوط دیوار کھڑی کر رکھی تھی۔ دیوار میں صرف ایک ہی دروازہ تھا، جس پر زمیندار نے پہرے دار بٹھا رکھے تھے۔ کسانوں کے لیے گاؤں سے نکلنا ممکن نہ رہا۔

ظالم کی رسی کبھی نہ کبھی ضرور کھنچتی ہے۔ ایک دن زمیندار اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ گاؤں میں بجلی نہیں تھی، اس لیے اس کے کمرے میں لالٹین جل رہی تھی۔ بیٹھے بیٹھے زمیندار کی آنکھ لگ گئی۔ اسی دوران ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا۔ لال ٹین کی آگ بھڑک اُٹھی اور کمرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ زمیندار بہت چیخا چلّایا، لیکن سب بے سود۔ آگ نے اس کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اس طرح زمیندار کو اپنے کیے کی سزا مل گئی۔

زمیندار کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا فیصل گاؤں کا زمیندار بن گیا اور اس نے گاؤں میں ہر طرف خوشحالی کی لہر دوڑا دی۔ گاؤں کے تمام لوگ فیصل سے خوش ہو گئے اور اسے دعائیں دینے لگے۔

بڑے بڑے بحیرے

یسریٰ حبیب، کراچی

زمین پر خشکی اور پانی کی تقسیم برابر نہیں ہے۔ پانی کا رقبہ خشکی کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ دنیا کے کل رقبے کے ۷۱ فیصد حصے پر پانی ہے اور باقی ۲۹ حصے پر خشکی ہے۔ پانی کے وسیع علاقوں کو بحرِ اعظم کہتے ہیں۔ شمالی نصف رقبے پر خشکی کا حصہ پانی کی نسبت زیادہ ہے۔ جبکہ جنوبی رقبہ زیادہ تر پانی پر مشتمل ہے۔

بحرالکاہل دنیا کا سب سے بڑا سمندر ہے۔ یہ زمین کے ایک تہائی حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ الکاہل کے معنی پُرسکون، پُرامن کے ہیں۔ ایک پرتگیزی باشندے فرڈی نینڈ میگیلان

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

(FERDINAND MAGELLAN) نے ۱۵۲۰ء میں یہ نام تجویز کیا۔ اس سمندر کی اوسط گہرائی تقریباً چار کلو میٹر ہے۔

بحرِ اوقیانوس دنیا کا دوسرا بڑا سمندر ہے۔ یہ سمندر سفر کے لیے سب سے زیادہ استعمال میں آتا ہے۔ بحرالکاہل کا رقبہ اس سے دُگنا ہے۔ بحرِ اوقیانوس دنیا بھر کی ایک عظیم بحری شاہراہ ہے۔ اس سمندر کی اوسط گہرائی سوا تین کلو میٹر ہے۔

بحرِ ہند دنیا کا تیسرا بڑا سمندر ہے۔ بحرِ ہند کے ساحلی علاقوں پر دنیا کی آبادی کا دو تہائی حصہ آباد ہے۔ بحرِ ہند ایک قدیم آبی شاہراہ ہے۔ بین الاقوامی سمندری جہاز نہر سوئیز سے ہو کر اس میں داخل ہوتا ہے۔ بحرِ ہند بھی سوا تین کلو میٹر گہرا ہے۔

کرۂ ارض کے پانچ بحروں میں سے بحرِ منجمد شمالی سب سے چھوٹا بحر ہے۔ بحرِ منجمد شمالی کی سطح کا پانی بحرالکاہل کے پانی سے جا ملتا ہے۔ اس کا اکثر حصہ منجمد ہے۔ بحرِ منجمد شمالی میں تین طرح کی برف ملتی ہے۔ زمینی، دریائی اور بحری برف۔ بحرِ منجمد شمالی براعظم انٹارکٹیکا کے اردگرد پھیلا ہوا ہے۔ یہ سمندر جہاز رانی کے لیے موزوں نہیں، کیوں کہ یہاں سارا سال برف جمی رہتی ہے۔

کیا وہ بلی تھی

بنتِ مہر علی شاہ، ٹانک

ابھی میں مغرب کی نماز سے فارغ ہوئی ہی تھی کہ بلیوں کی دردناک چیخیں سنائی دیں۔ چیخیں سن کر میں فوراً سمجھ گئی کہ آج پھر بچوں کے ہاتھوں بلیوں کی شامت آئی ہے۔ میں ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی، پھر اُٹھی اور دروازہ کھول کر نیم کے گھنے اور بڑے درخت کی جانب دیکھا، جس میں بلی کے دو بچے اپنی نیلی نیلی آنکھوں سے، جس میں خوف جھلک رہا تھا، نیچے پتھر مارتے بچوں کو دیکھ رہے تھے۔ اگرچہ پتھر ان تک

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بمشکل ہی پہنچ پاتے، لیکن وہ پھر بھی چیخ پڑتے۔ آج ان کے ساتھ ان کی ماں موجود نہیں تھی۔ وہ شاید خوراک کی تلاش میں نکلی تھی۔

میں نے ایک نظر بلی کے بچوں پر ڈالی پھر نیچے سعد، صمد اور چھوٹی انعم کو دیکھا۔ یہ تینوں بھائی بہن تھے اور بلی اور ان کے بچوں کو کئی دن سے تنگ کر رہے تھے۔ میں نے انھیں سمجھایا، پھر ان کی ماں سے بھی شکایت کی، لیکن ان شریر بچوں پر کوئی اثر نہ ہوا، تبھی تو اتنی سردی میں شام کے وقت بلی کے بچوں کو پتھر مار رہے تھے۔ میں دکھی دل سے واپس گھر میں داخل ہوئی۔ ابھی میں نے دروازہ بند کیا ہی تھا کہ ایک ساتھ کئی چیخیں سنائی دیں، لیکن اب کی بار بلی کے بچوں کی نہیں، بلکہ سعد، صمد اور انعم کی تھیں، جو خوف کی وجہ سے پوری قوت سے چیخ اور امی ابو کو پکارنے لگے۔ میں فوراً باہر نکلی تینوں بچے بُری طرح روتے ہوئے گھر کی طرف بھاگ رہے تھے۔ درخت ان کے اور ہمارے گھر کے بیچ میں تھا۔ میں بھی ان کے پیچھے ان کے گھر چلی گئی، جہاں وہ ماں سے چمٹے رو رہے تھے۔

ہم دونوں نے بمشکل بچوں کو چپ کرایا۔ پھر صمد، جو سعد سے بڑا تھا، اس نے بتایا کہ جس وقت ہم بلی کے بچوں کو پتھر مار رہے تھے تو سعد نے کہا کہ اس نے کوئی کالی شے دیکھی ہے۔ میں نے اِدھر اُدھر دیکھا، لیکن مجھے کچھ نظر نہیں آیا۔ نیچے پڑا پتھر اُٹھایا اور بلی کے بچے کو مارنے ہی والا تھا کہ میری نظر کالے بھوت پر پڑ گئی، جو بے حد ڈراؤنی شکل والا تھا۔ اس کی عجیب قسم کی ڈراؤنی آنکھیں تھیں۔ صمد کی آنکھوں میں خوف ابھی تک موجود تھا۔

میں نے سعد اور چھوٹی انعم سے پوچھا کہ انھوں نے بھی بھوت دیکھا؟ تو انھوں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نے کہا ہاں اور جب ہم بھاگ رہے تھے پیچھے سے خوف ناک آواز سنائی دی کہ آیندہ اگر بلی یا ان کے بچوں کو تنگ کیا تو اچھا نہیں ہوگا۔

میں تھوڑی دیر وہاں رہی جب بچے سنبھل گئے تو وہاں سے نکل آئی ایک نظر درخت پر ڈالی، مگر اندھیرا چھانے کی بنا پر بلی یا ان کے بچے نظر نہیں آرہے تھے۔

اس دن سے بچوں نے دوبارہ بلی یا کسی بھی جانور کو تنگ نہ کرنے کا عہد کرلیا۔ آج سے آپ سب بچے بھی وعدہ کریں کہ کبھی کسی جانور کو تنگ نہیں کریں گے۔

بُڑھیا اور اشرفیاں

صدف رانی، پنڈ دادن خان

تین مسافر اِکھٹے سفر پر روانہ ہوئے۔ سفر کے دوران انھوں نے ایک نہر کے کنارے کھانا کھایا، پانی پیا اور پھر نہر میں نہانے کا ارادہ کیا۔ تینوں کے پاس سونے کی اشرفیاں تھیں۔ انھوں نے سوچا کہ کوئی اشرفیاں چُرا نہ لے، کسی کے پاس بطور امانت رکھوا دیتے ہیں۔ نہر کے قریب ایک غریب بڑھیا کی جھونپڑی تھی۔ مسافروں نے تمام اشرفیاں بڑھیا کے پاس اس شرط پر رکھوائیں کہ جب تک ہم اِکھٹے نہ آئیں تم ہم میں سے کسی کو بھی اشرفیاں نہ دینا۔ بڑھیا راضی ہوگئی۔ تینوں نہر میں نہانے لگے۔ نہانے کے بعد انھوں نے ایک ساتھی کو بڑھیا کے پاس بھیجا، تاکہ وہ بڑھیا سے کنگھا لے آئے۔

جس ساتھی کو کنگھا لینے بھیجا اس کے دل میں لالچ پیدا ہوا۔ اس نے بڑھیا سے کنگھے کی بجائے اشرفیاں مانگیں۔ بڑھیا نے صاف انکار کردیا اور اسے ان کی شرط یاد دلائی۔

مسافر نے کہا: ''وہ تو مجھے یاد ہے، مگر وہ دونوں بہت تھکے ہوئے ہیں، اس لیے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

انھوں نے مجھے اشرفیاں لینے بھیج دیا ہے۔''

بڑھیا نے اونچی آواز میں دونوں مسافروں سے پوچھا: ''دے دوں؟''

مسافر سمجھے کہ بڑھیا کنگھے کا پوچھ رہی ہے۔ انھوں نے کہا: ''دے دو۔''

پہلا ساتھی اشرفیاں لے کر بھاگ گیا۔ جب باقی دو ساتھیوں کو انتظار کرتے کرتے کافی دیر گزر گئی اور ان کا دوست نہ آیا تو وہ دونوں بڑھیا کے پاس پہنچے اور اپنے دوست کے بارے میں پوچھا تو بڑھیا بولی: ''وہ تو کافی دیر پہلے اشرفیاں لے کر جا چکا ہے۔''

ایک مسافر نے کہا: ''مگر ہم نے تم سے کہا بھی تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کے حوالے اشرفیاں نہ کرنا، جب تک ہم اِکٹھے نہ آئیں۔''

بڑھیا بولی: ''مگر میں نے تم سے پوچھا تھا۔ تم نے خود ہی کہا تھا کہ دے دو۔''

ایک مسافر بولا کہ ہم تو سمجھے کہ ہمارا دوست کنگھا مانگ رہا ہے۔ کافی دیر تک بڑھیا اور مسافروں میں بحث و تکرار ہوتی رہی۔ آخر مسافر بڑھیا کو قاضی کے پاس لے گئے اور ساری تفصیل بتائی۔

قاضی نے بڑھیا سے کہا: ''قصور تو تمھارا ہے۔ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اشرفیاں دے دوں۔ اب تمھیں پندرہ اشرفیاں ان کو دینی ہوں گی۔''

بڑھیا بہت غریب تھی، اس کے پاس ایک جھونپڑی کے علاوہ اور تھا بھی کیا، مگر بڑھیا عقل مند بھی تھی۔ بڑھیا بولی: ''میں نے اپنا بیان نہیں بدلا، میں تم کو اشرفیاں دینے کو تیار ہوں، لیکن تمھارے وعدے کے مطابق جب تک تم تینوں حاضر نہ ہو جاؤ میں تمھیں اشرفیاں نہیں دے سکتی۔''

قاضی نے بھی بڑھیا کی اس بات سے اتفاق کیا۔ بڑھیا کی اس بات نے مسافروں کو لاجواب کر دیا اور دونوں مسافر خاموشی سے لَوٹ گئے۔ ☆

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

شہزادہ (بادشاہ سے): ''ابا جان! باہر آپ سے چند آرٹسٹ ملنے آئے ہیں۔''

بادشاہ: ''بیٹا! پتا چلاؤ کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟''

شہزادہ: ''ابا جان! وہ آپ کی شکل دیکھ کر فرعون کی تصویر بنانا چاہتے ہیں۔''

مرسلہ : شاہ زیب مسرت، بہاول پور

دو آدمی دیوار کے سہارے کھڑے ایک کھمبے کی اونچائی کے متعلق بحث کر رہے تھے۔ ایک آدمی جو قریب سے گزر رہا تھا، کھڑے ہو کر ان کی گفتگو سننے لگا، پھر بولا: ''بھئی، آپ دونوں تو فضول بحث کر رہے ہیں، یہ جو اسی سائز کا دوسرا کھمبا زمین پر پڑا ہے، اس کی لمبائی ناپ لیں۔ آپ کو پتا چل جائے گا کہ کھمبا کتنا لمبا ہے۔''

وہ صاحب تو یہ کہہ کر چلے گئے اور بحث کرنے والے دونوں ایک دوسرے کا منھ دیکھنے لگے۔ پھر ایک بولا: ''بہت بے وقوف آدمی تھا۔ اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ ہم کھمبے کی اونچائی ناپنا چاہتے ہیں، لمبائی نہیں۔''

مرسلہ : ناہید ضمیر حسین، کراچی

ایک پہلوان نے اعلان کیا کہ وہ مینارِ پاکستان اپنے کندھے پہ اُٹھائے گا۔

مقررہ دن پر وہ پہلوان اک ہجوم کے ساتھ وہاں پہنچا۔ تب لوگوں نے کہا کہ پہلوان جی! اُٹھاؤ اب مینارِ پاکستان کو اپنے کندھے پہ۔

پہلوان نے اپنا رومال اپنے کندھے پر رکھا اور بولا: ''اچھا ٹھیک ہے، اب رکھ دو مینار میرے کندھے پر۔''

مرسلہ : تحریم خاں، نارتھ کراچی

ایک صاحب نے کسی فلسفی سے پوچھا: ''حضرت! کیا بات ہے دو رنگوں کی جُرابیں پہنے پھر رہے ہیں؟''

فلسفی نے ایک نظر اپنی جُرابوں پر ڈالی

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور مسکرا کر بولے: ''کیا بتاؤں بھائی! کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہوا کیا ہے! ایک جوڑا گھر میں بھی اسی طرح کا پڑا ہے۔''

مرسلہ : نیہا صفوان، کراچی

☺ کلاس میں پڑھانے کے دوران استاد نے بچوں سے سوال کیا: ''بتاؤ بے موسم بارش کسے کہتے ہیں؟''

ایک بچے نے کھڑے ہو کر جواب دیا: ''سر! بے موسم بارش اس بارش کو کہتے ہیں جو اسکول میں پہنچنے کے بعد برستی ہے۔''

مرسلہ : دلیل الرحمٰن، کراچی

☺ بچہ اپنی ماں سے: ''اماں! میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔''

ماں: ''بیٹا! کیوں؟''

بچہ: ''میری روٹی پر سے چوہا گزر گیا۔''

ماں: ''کھالے بیٹا! چوہے نے کوئی جوتے تھوڑی پہنے تھے۔''

بچہ: ''اماں! آپ ٹھیک کہتی ہیں۔''

مرسلہ : سید عبدالہادی علی، کراچی

☺ ایک شخص اپنے گھر کے سامنے کسی کو ڈانٹ رہا تھا۔ ایک راہ گیر نے ڈانٹنے والے سے پوچھا: ''اس بے چارے غریب کو کیوں ڈانٹ رہے ہو؟''

اس نے جواب دیا: ''میرے سر پر ایک بال نہیں اور یہ میرے ہی گھر کے سامنے کنگھے بیچ رہا ہے۔''

مرسلہ : طلحہ بن عابد، کراچی

☺ جج: ''جب میں وکیل تھا تو تم نے مرغی چرائی تھی، جب میں سرکاری وکیل بنا تو تم نے بکری چرائی اور آج جب کہ میں جج ہوں تو تم نے گائے چرائی۔''

ملزم: ''حضور! اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ساتھ میں بھی ترقی کر رہا ہوں۔''

مرسلہ : حرا سعید شاہ، جوہر آباد

☺ استاد: ''جرمانے کے لیے معافی کی درخواست لکھو۔''

طالب علم: ''جرمانہ کتنا ہے؟''

استاد: ''پانچ روپے۔''

طالب علم: ''یہ لیں پانچ روپے، پانچ

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

رپے کی خاطر کون اتنی محنت کرے۔''

مرسلہ : محمد جہانگیر عباس جوئیہ، کراچی

استاد: ''کل تم اسکول کیوں نہیں آئے؟''

شاگرد: ''میں گر گیا، اس لیے لگ گئی تھی۔''

استاد: ''کہاں گرے اور کیا لگی؟''

شاگرد: ''میں بستر پر گر گیا اور آنکھ لگ گئی۔''

مرسلہ : ماہم عبدالصمد، کراچی

استاد (عبداللہ سے): ''تمھارا مضمون بہت اچھا ہے، مگر لفظ بہ لفظ جمیل کے مضمون سے ملتا جلتا ہے۔ اس سے میں کیا نتیجہ نکالوں؟''

عبداللہ: ''یہی کہ جمیل کا مضمون بھی اچھا ہے۔''

مرسلہ : سیدہ اریبہ بتول، لیاری

مالک: ''کام کرتے کرتے تم بھاگ تو نہیں جاؤ گے؟''

ملازم: ''جی نہیں، اس سے پہلے میں چھے سال ایک جگہ رہا اور بالکل نہیں بھاگا۔''

مالک: ''چھے سال تک کہاں کام کرتے رہے؟''

ملازم: ''جیل میں۔''

مرسلہ : آصف بوزدار، میر پور ماتھیلو

ایک صاحب نے نئی نئی کرکٹ کھیلنا سیکھی تھی۔ ان کی نظر بھی کم زور تھی۔ بیٹنگ کی باری آئی تو ان کو ایک نہایت تیز رفتار بالر کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ بالر پوری رفتار سے گیند کرتا رہا، وہ صاحب کسی ایک گیند کو بھی نہ کھیل پائے اور نہ انھوں نے کوشش کی۔ تھوڑی دیر یونہی ہوتا رہا۔ آخر وہ صاحب جُھنجلا کر امپائر سے بولے: ''یہ کیا مذاق ہے بھئی، بولر آتا ہے ہاتھ گھما کر چلا جاتا ہے گیند کیوں نہیں پھینکتا؟''

مرسلہ : کومل فاطمہ اللہ بخش، لیاری

ایک آدمی نے سرکاری زمین پر غیر قانونی دیوار بنائی۔ کسی نے کہا کہ کچھ ایسا کرو کہ دیوار پرانی لگے۔ اس آدمی نے دیوار پر لکھ دیا: ''ہم قائداعظم کو پشاور آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔''

مرسلہ : محمد افضل انصاری، چوہنگ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اونٹ - اللہ کی ایک نشانی

زاہدہ حمید

اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو ایسا حیرت انگیز اور اتنا فرماں بردار بنایا ہے کہ چوہیا بھی اس کی رسی پکڑے تو وہ چل پڑے۔ اونٹ ایک ایسا صحرائی جانور ہے جو ایک مہینے سے زیادہ بغیر پانی پیے صحرا میں چل سکتا ہے۔ اس کی پُشت پر اتنی گنجائش ہوتی ہے کہ انسان اپنے کھانے پینے اور بستر وغیرہ کے ساتھ یوں سفر کا لطف اُٹھاتا ہے، جیسے وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہو۔

کوہان : اونٹ کا کوہان چربی سے بنتا ہے، جو اس کو خوراک نہ ملنے کی صورت میں غذا فراہم کرتا ہے۔ اس قدرتی نظام کے ساتھ یہ تین ہفتوں تک پانی کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے، مگر اتنے عرصے میں اس کا وزن ۳۳ فی صد کم ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس انسان کو اگر غذا اور پانی نہ ملے تو وہ اپنا ۸ فی صد وزن کھونے کے ساتھ ۳۶ گھنٹوں میں موت کے منھ میں پہنچ جاتا ہے، کیوں کہ اس عرصے میں اس کے جسم کا سارا پانی ختم ہو جاتا ہے۔

قرآن پاک میں اونٹ کا ذکر : ''سورۂ یوسف'' میں بغیر کسی عنوان سے بھی اونٹ کا تذکرہ موجود ہے، جو حضرت یوسفؑ کے قصے اور بار برداری کے تعلق سے ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام کی دعا : ایک دن ثمود نامی قوم کے لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام سے بڑی عجیب وغریب فرمائش کی کہ ہمیں ایک معجزہ ایسا

PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

دکھائیں کہ ان کے سامنے والی چٹانوں سے ایک اونٹنی نمودار ہو اور اس وقت ایک بچے کو بھی جنم دے دے۔ لہٰذا حضرت صالح علیہ السلام نے اللہ کے حضور دعا مانگی۔ اللہ نے خوب صورت جسم والی اونٹنی کو بھیجا، جس نے سب کے سامنے آ کر ایک خوب صورت سا بچہ بھی دے دیا۔ اللہ نے حضرت صالح علیہ السلام کی دعا رد نہیں کی۔

احادیث میں اونٹ اور اونٹنی کا ذکر: ایک مرتبہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ نظر آیا۔ حضورؐ نے اس کی طرف دیکھا تو اونٹ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپؐ نے اس کے مالک سے فرمایا: ''تُو خدا سے نہیں ڈرتا۔ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تُو اسے بھوکا رکھتا ہے۔''

PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تپش سے محفوظ رکھنے والی جلد : اونٹ کی جلد اُون جیسے گھنے اور گچھے دار بالوں سے بنتی ہے جو اس جانور کو سخت سردی اور جلا دینے والی گرمی سے محفوظ رکھتی ہے اور اسے پانی کی کمی سے بچاتی ہے۔ سعودی عرب اور شمالی افریقا کا اونٹ اپنے جسم کے درجۂ حرارت کو ۴۱ ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھا لیتا ہے۔

اپنی اس خصوصیت کی بنا پر اونٹ ایشیا میں موسمِ گرما میں زیادہ سے زیادہ گرمی برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور سردی کے موسم میں بھی اونٹ اپنے آپ کو کافی حد تک محفوظ کر لیتا ہے۔

ریت سے محفوظ سر : قدرت نے اونٹ کی پلکوں میں ایسا نظام رکھا ہے کہ جیسے ہی خطرے کا پتا چلتا ہے تو خود بخود اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں، تاکہ مٹی کے ذرّات اس کی آنکھوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

اونٹ کی لمبی گردن پتوں کو خوراک بنانے کے لیے زمین سے ۳ میٹر بلندی تک پہنچ جاتی ہے۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اونٹ کانٹے دار پودوں کو بھی بڑے مزے سے کھاتا ہے اور اسے ہضم کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی، کیوں کہ اس کی زبان کی مضبوطی خاردار چیزوں کو چبانے اور ہضم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
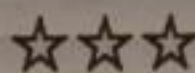
مسکراتی لکیریں

”ارے یہ آم اتنی جلدی کیسے گر گیا؟“

”اے بہن! تمھاری باتیں سُن سُن کے وہ پک گیا اور گر گیا۔“

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کنجوس جوہری

مہروز اقبال

بہت دنوں کی بات ہے کسی قصبے میں ایک جوہری رہتا تھا۔ قصبہ چوں کہ چھوٹا تھا، اس لیے یہاں کے رہنے والے تقریباً سب ہی لوگ ایک دوسرے سے واقف تھے۔ جوہری کے متعلق یہ بات مشہور تھی کہ وہ اپنے آپ پر اور اپنے بیوی بچوں پر تو خاصی رقم خرچ کر دیتا ہے، لیکن دوسروں پر کسی مطلب کے بغیر ایک پیسا بھی نہیں خرچ کرتا۔ اگر کوئی بھولا بھٹکا فقیر اس کے پاس آجاتا تو جوہری اس بُری طرح جھڑکتا کہ بے چارہ بھکاری پھر کبھی بھول کر بھی اس طرف رُخ نہ کرتا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کنجوس جوہری کے بہت کم دوست تھے۔ وہ اپنے دوستوں پر بھی پیسا خرچ نہ کرتا، بلکہ ان سے ہی کھانے پینے کی توقع رکھتا۔ چوں کہ وہ باتیں بنانے کا ماہر تھا، اس لیے کچھ لوگ اس کے دوست بن چکے تھے اور کبھی کبھی اسے کھلا پلا بھی دیتے تھے۔

اسی قصبے میں ایک دھوبی بھی رہتا تھا۔ وہ جوہری کے بالکل برعکس تھا۔ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ جو بھی پیسا ہوتا وہ دوستوں اور ضرورت مندوں پر خرچ کر دیا کرتا۔ جب شاہی دھوبی بیمار ہو جاتا تو یہ والا دھوبی بادشاہ کے کپڑے بھی دھویا کرتا۔ وہ لوگوں میں بڑا ہر دل عزیز تھا۔ دھوبی ہونے کے باوجود لوگ جوہری سے زیادہ اس کی عزت کرتے تھے۔

ایک شام دھوبی کام ختم کر کے اپنے دوستوں سے باتیں کر رہا تھا کہ اتنے میں کنجوس جوہری وہاں سے گزرا۔ ایک دوست نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرگوشی کی: ''میں نے ایسا کنجوس انسان تو اپنی زندگی میں دیکھا ہے نہ سنا۔''

دوسرے دوست نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی: ''اس نے آج تک کسی کو ایک گلاس پانی تک نہیں پلایا۔''

''میں اس کنجوس جوہری سے چائے پانی تو کیا کھانا کھا سکتا ہوں۔'' دھوبی بولا۔

تمام دوستوں نے ایک زوردار قہقہہ لگایا: ''بڑے بڑے تیس مار خاں اس سے چائے تک نہیں پی سکے، بھلا تم کھانا کیسے کھاؤ گے؟'' ایک دوست نے ٹانگیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

''آخر تم لوگوں کو میری بات پر یقین کیوں نہیں آ رہا۔'' دھوبی نے کہا۔

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

''جب اس کنجوس جوہری سے کوئی چیز کھانا ممکن ہی نہیں تو یقین کیسے آئے گا۔''

''اگر میں نے اس سے کھانا کھالیا تو تم مجھے کیا انعام دو گے؟'' دھوبی نے پوچھا۔

''ہم سب مل کر تمھاری شان دار دعوت کریں گے۔'' ایک دوست بولا۔

دھوبی بولا: ''تو پھر ٹھیک ہے، میں کل ہی دوپہر کا کھانا جوہری کے گھر کھاؤں گا۔''

''ٹھیک ہے، ہم بھی وہاں آئیں گے۔'' سب نے ایک زبان ہو کر کہا۔

دھوبی رات دیر تک کنجوس جوہری سے کھانا کھانے کی ترکیب سوچتا رہا۔ آخر ایک ترکیب اس کی سمجھ میں آ ہی گئی۔

دھوبی نے اگلے دن ایک خالی ڈبا لیا اور جوہری کے گھر جا پہنچا۔ اسے معلوم تھا

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہ جوہری اس وقت دوپہر کا کھانا کھاتا ہے۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

''کون ہے؟'' اندر سے جوہری کی آواز آئی۔

''میں ہوں، دھوبی۔''

''تمھیں معلوم نہیں یہ میرے کھانے کا وقت ہے۔'' جوہری بے زاری سے بولا۔

دھوبی نے ادب سے جواب دیا: ''معلوم ہے جناب! لیکن اس وقت میں آپ کے پاس بہت ضروری کام سے آیا ہوں۔''

''کون سا کام؟''

دھوبی نے کہا: ''آپ دروازہ تو کھولیے۔ ایک ہیرے کے بارے میں بات کرنی ہے۔''

ہیرے کا نام سنتے ہی جوہری کے منہ میں پانی بھر آیا اور اس نے فوراً دروازہ کھول دیا۔ دھوبی کے ہاتھ میں ڈبا دیکھ کر وہ سمجھا کہ اس میں ہیرا ہے، جسے دھوبی بیچنے کے لیے آیا ہے۔ جوہری کو یہ بات بھی معلوم تھی کہ دھوبی کبھی کبھی شاہی محل میں بھی کپڑے دھوتا ہے۔ بہت ممکن ہے، میلے کپڑوں میں بھولے سے کوئی ہیرا آ گیا ہو۔

جوہری نے کہا: ''باہر کیوں کھڑے ہو، اندر آ جاؤ! بیٹھ کر آرام سے باتیں ہوں گی۔''

دھوبی، جوہری کے گھر میں داخل ہو گیا۔ اس وقت تک دسترخوان پر کھانا چُنا جا چکا تھا، جس کی خوشبو سے دھوبی کی آنتیں قل ھو اللہ پڑھنے لگیں۔

''مرغی کے انڈے کے برابر ہیرے کی آج کل کیا قیمت ہے؟'' دھوبی نے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اطمینان سے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

یہ سن کر جوہری کی آنکھیں خوشی سے چمک اُٹھیں۔ اس نے سوچا کہ ڈبے میں ضرور کوئی بڑا ہیرا ہے، جو دھوبی کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ میں اسے بے وقوف بنا کر قیمتی ہیرے کو اپنے قبضے میں لے لوں گا۔ بھلا اسے ہیرے کے بارے میں کیا معلوم۔

''ہاں تو بتایئے مرغی کے انڈے کے برابر ہیرے کے کیا دام چل رہے ہیں؟'' جوہری کو خاموش دیکھ کر دھوبی نے دوبارہ پوچھا۔

جوہری نے دعوت دی: ''آؤ پہلے کھانا شروع کرو۔ ہیرے کی باتیں کھانے کے بعد ہوتی رہیں گی۔''

دھوبی تو اسی انتظار میں ہی تھا۔ فوراً لذیذ کھانے پر ہاتھ صاف کرنے لگا۔ پلاؤ، شامی کباب، شاہی ٹکڑوں اور گاجر کے حلوے پر جلدی جلدی ہاتھ مارنے لگا۔

''کوئی بات نہیں، اُڑا لو میرا مال جتنا اُڑا سکو۔ میں نے بھی تم سے چند سکوں میں ہیرا نہ ہتھیایا تو جوہری کا کام چھوڑ دوں گا۔'' جوہری نے اپنے دل میں کہا۔

''سنا ہے مرغی کے انڈے جتنے ہیرے بڑے نایاب ہوتے ہیں۔'' دھوبی نے کہا۔

''ہیروں کی مارکیٹ آج کل ڈاؤن ہے۔ ایک زمانہ تھا جب ہیروں کے دام بہت چڑھے ہوئے تھے، لیکن جب سے نقلی ہیرے بننے شروع ہوئے ہیں، اصلی ہیروں کی مانگ تقریباً ختم ہو چکی ہے۔''

''پھر بھی آخر اتنا بڑا ہیرا کتنے کا ہوگا؟'' دھوبی شامی کباب منہ میں رکھتے ہوئے بولا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''یہی کوئی پچاس ساٹھ رپے کا۔'' جوہری نے ڈبے کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

''اتنے بڑے ہیرے کی اتنی کم قیمت!'' دھوبی نے رومال سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔

''صحیح صحیح قیمت تو ہیرا دیکھنے کے بعد ہی بتائی جا سکتی ہے۔ آج کل تو نقلی ہیرے بھی اصل کی طرح لگتے ہیں۔'' جوہری نے ملازم کو خالی برتن لے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''بڑی مہربانی جوہری صاحب! آپ نے ہیروں کے بارے میں بہت کچھ بتایا۔'' دھوبی جوتے پہنتے ہوئے بولا۔

جب وہ ڈبا اُٹھا کر دروازے کی طرف بڑھا تو جوہری بڑا سٹپٹایا اور بولا: ''کیا تم ہیرا نہیں دکھاؤ گے؟ بیچنے کا ارادہ بدل دیا ہے کیا؟ نقلی ہیرے کے بھی تم کو کچھ نہ کچھ پیسے تو مل ہی جائیں گے۔''

دھوبی نے بڑے پُر اعتماد لہجے میں کہا: ''آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے جوہری صاحب! میرے پاس نہ نقلی ہیرا ہے اور نہ اصلی۔ بھلا غریبوں کے پاس بھی ہیرے ہوا کرتے ہیں؟''

''تو...... تو...... تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔'' جوہری کا چہرہ غصے سے انگارے کی طرح دہکنے لگا۔

دھوبی نے کہا: ''میں نے آپ کو کوئی دھوکا نہیں دیا جوہری صاحب! میں نے

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کب کہا تھا کہ میرے پاس کوئی ہیرا ہے۔''

''تو...... تو میرے پاس کس لیے آئے تھے؟''

''چند دوستوں سے میری شرط لگی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مرغی کے انڈے جتنا ہیرا ہوتا ہی نہیں۔ جب کہ میں کہتا ہوں کہ ہوتا ہے۔ بس یہی بات آپ سے پوچھنے چلا آیا تھا۔''

''مکار! دغا باز! نکال میرے کھانے کے پیسے ورنہ تیری چمڑی اُدھیڑ کر رکھ دوں گا۔'' جوہری ایک بڑا سا ڈنڈا لے کر اس کی طرف جھپٹا۔

شور وغل کی آواز سن کر کئی لوگ وہاں جمع ہو گئے، جن میں دھوبی کے دوست بھی تھے۔ اتنے میں دھوبی نے چلانا شروع کر دیا: ''ارے میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔ تمھارے کھانے نے میرے پیٹ میں درد کر دیا ہے۔ دوا کے پیسے نکالو، ورنہ تمھیں پولیس کے حوالے کر دوں گا۔''

لوگوں نے جب یہ سنا تو انھوں نے سوچا کہ جوہری تو کسی کو ایک گلاس پانی تک نہیں پلاتا۔ پھر اس نے دھوبی کو کھانا کیسے کھلا دیا؟ ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ وہ سب مل کر بولے: ''دھوبی کو دوا کے پیسے دو ورنہ تمھیں پولیس کے حوالے کر دیں گے۔''

اب تو جوہری بڑا سٹپٹایا۔ وہ پولیس سے بڑا ڈرتا تھا۔ جی کڑا کر کے اس نے دھوبی کو دوا کے پیسے دیے اور اپنی جان چھڑائی۔ جب دھوبی دوستوں کے ساتھ دکان پر پہنچا تو انھوں نے اس سے کہا: ''بھئی مان گئے، تمھاری آج شام ہماری طرف سے دعوت ہے۔'' ☆

PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نونہال خبر نامہ

سلیم فرخی

غذا میں توانائی ناپنے والا آلہ

کینیڈا میں ایک ایسا آلہ ایجاد کرلیا گیا ہے، جس سے یہ پتا چل سکے گا کہ کس غذا میں کتنی توانائی ہے؟ یہ آلہ پلیٹ یا پلاسٹک کے پیکٹ میں محفوظ غذا کو اسکین کر کے چند سیکنڈ میں بتا دیتا ہے کہ غذا میں کتنے حرارے (کیلوریز) یعنی کتنی توانائی ہے۔ یہ آلہ موٹے لوگوں کے لیے بہت کارآمد ہے، تاکہ وہ غذا میں تبدیلی کرسکیں۔ اس آلے کا نام ''ٹیلی اسپیک'' ہے۔

پیٹرول منہگا، گدھے سستے

ایران میں پیٹرول کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے وہاں بہت سارے دیہاتیوں اور کسانوں نے مال برداری کے لیے گدھے خریدنے شروع کردیے ہیں۔ ایرانی ویب سائٹ ''خرداد'' کے مطابق پیٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں اضافے کی وجہ سے ایرانیوں میں گدھوں کے استعمال کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ خاص طور پر ملک کے شمال مشرقی پہاڑی علاقے میں گدھوں کے استعمال میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کے ساتھ بعض شہروں میں بھی یہ رجحان دیکھنے کو ملا ہے۔

تھکے ہوئے لوگ زیادہ جھوٹ بولتے ہیں

امریکا میں ہونے والی ایک نئی تحقیق کے مطابق تھکے ماندے افراد، چاق چوبند لوگوں کے مقابلے میں زیادہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ تھکاوٹ کے بہت سے اسباب ہوسکتے ہیں، لیکن اس میں سب سے اہم کردار نیند کا ہوتا ہے۔ تھکاوٹ سے انسانی مزاج میں بہت جلد تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ بظاہر انسان خود کو چڑچڑے پن اور بُرے برتاؤ سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن ایسا کرنا اس کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ ہارورڈ یونی ورسٹی سے وابستہ تحقیق کاروں کی ٹیم نے پتا لگایا ہے کہ صبح سویرے بیدار ہونے والے لوگوں میں تھکاوٹ کے نتیجے میں شام کے وقت جھوٹ بولنے کا امکان پایا جاتا ہے۔

PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

انعامی سلسلہ ۲۳۳

معلومات افزا

سلیم فرخی

معلومات افزا کے سلسلے میں حسبِ معمول ۱۶ سوالات دیے جا رہے ہیں۔ سوالوں کے سامنے تین جوابات بھی لکھے ہیں، جن میں سے کوئی ایک صحیح ہے۔ کم سے کم گیارہ صحیح جوابات دینے والے نونہال انعام کے مستحق ہو سکتے ہیں، لیکن انعام کے لیے سولہ صحیح جوابات بھیجنے والے نونہالوں کو ترجیح دی جائے گی۔ اگر ۱۶ صحیح جوابات دینے والے نونہال ۱۵ سے زیادہ ہوئے تو پندرہ نام قرعہ اندازی کے ذریعے سے نکالے جائیں گے۔ قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے باقی نونہالوں کے صرف نام شائع کیے جائیں گے۔ گیارہ سے کم صحیح جوابات دینے والوں کے نام شائع نہیں کیے جائیں گے۔ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ جوابات صحیح دیں اور انعام میں ایک اچھی سی کتاب حاصل کریں۔ صرف جوابات (سوالات نہ لکھیں) صاف صاف لکھ کر کوپن کے ساتھ اس طرح بھیجیں کہ ۱۸۔ مئی ۲۰۱۵ء تک ہمیں مل جائیں۔ کوپن کے علاوہ علاحدہ کاغذ پر بھی اپنا مکمل نام پتا بہت صاف لکھیں۔ ادارہ ہمدرد کے ملازمین / کارکنان انعام کے حق دار نہیں ہوں گے۔ ☆

۱۔ ابوالبشر .... کو کہا جاتا ہے۔ (حضرت آدمؑ ۔ حضرت نوحؑ ۔ حضرت عیسیٰؑ)

۲۔ حضور اکرمؐ کے پہلے صاحبزادے کا نام .... تھا۔ (حضرت قاسم ۔ حضرت ابراہیم ۔ حضرت عبداللہ)

۳۔ ''سلطان المشائخ'' اور ''محبوبِ الٰہی'' .... کے القاب تھے۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ ۔ حضرت جنید بغدادیؒ ۔ حضرت نظام الدین اولیاؒ)

۴۔ مغل بادشاہ ہمایوں نے جلاوطنی کے پندرہ سال .... میں گزارے۔ (مصر ۔ ایران ۔ عراق)

۵۔ شیرِ بنگال مولوی فضل حق نے .... میں وفات پائی۔ (۱۹۶۰ء ۔ ۱۹۶۲ء ۔ ۱۹۶۵ء)

۶۔ خلا میں سب سے پہلا مصنوعی سیارہ .... نے چھوڑا تھا۔ (امریکا ۔ روس (سوویت یونین) ۔ چین)

۷۔ پاکستان کے سب سے لمبے قد والے انسان .... تھے۔ (محمد ریاض ۔ محمد عالم چنا ۔ نصیر سومرو)

۸۔ حکیم اجمل خاں کی فرمائش پر .... نے اجملین کے نام سے ایک دوا بنائی تھی۔

(ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی ۔ شہید حکیم محمد سعید ۔ حکیم احمد شجاع)

۹۔ جانوروں میں .... کی عمر سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ (مینڈک ۔ ڈولفن ۔ کچھوے)

۱۰۔ نظامِ شمسی میں سورج کا سب سے قریبی سیارہ .... ہے۔ (عطارد ۔ زہرہ ۔ زمین)

۱۱۔ ''دنیا گول ہے'' یہ بات سب سے پہلے .... نے کہی تھی۔ (گلیلیو ۔ فیثاغورث ۔ انکساغورس)

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

۱۲۔ ''دنیا گول ہے'' اس نام سے ایک سفر نامہ .... کی تصنیف ہے۔ (کرنل محمد خاں ۔ ابنِ انشا ۔ مستنصر حسین تارڑ)

۱۳۔ دنیا کا سب سے بڑا پرندہ .... ہے، جو اُڑ نہیں سکتا۔ (کیوی ۔ شتر مرغ ۔ پینگوئن)

۱۴۔ اسلامی ملک شام کی کرنسی .... کہلاتی ہے۔ (ڈالر ۔ پاؤنڈ ۔ ریال)

۱۵۔ اردو زبان کی ایک کہاوت: ''سیدھی انگلیوں .... نہیں نکلتا۔'' (تیل ۔ گھی ۔ مکھن)

۱۶۔ مرزا غالب کے اس شعر کا دوسرا مصرع مکمل کیجیے:

غالب بُرا نہ مان، جو واعظ بُرا کہے ایسا بھی کوئی ہے کہ .... اچھا کہیں جسے؟ (ہم ۔ سب ۔ لوگ)

کوپن برائے معلومات افزا نمبر ۲۳۳ (مئی ۲۰۱۵ء)

نام: ____________________

پتا: ____________________

____

____

کوپن پر صاف صاف نام، پتا لکھیے اور اپنے جوابات (سوال نہ لکھیں، صرف جواب لکھیں) کے ساتھ لفافے میں ڈال کر دفتر ہمدرد نونہال، ہمدرد ڈاک خانہ، کراچی ۷۴۶۰۰ کے پتے پر اس طرح بھیجیں کہ ۱۸۔ مئی ۲۰۱۵ء تک ہمیں مل جائیں۔ ایک کوپن پر ایک ہی نام لکھیں اور صاف لکھیں۔ کوپن کو کاٹ کر جوابات کے صفحے پر چپکا دیں۔

کوپن برائے بلا عنوان انعامی کہانی (مئی ۲۰۱۵ء)

عنوان: ____________________

نام: ____________________

پتا: ____________________

____

یہ کوپن اس طرح بھیجیں کہ ۱۸۔ مئی ۲۰۱۵ء تک دفتر پہنچ جائے۔ بعد میں آنے والے کوپن قبول نہیں کیے جائیں گے۔ ایک کوپن پر ایک ہی نام اور ایک ہی عنوان لکھیں۔ کوپن کو کاٹ کر کاپی سائز کے کاغذ پر درمیان میں چپکائیے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پہاڑوں میں رہنے والی ایک باہمت لڑکی کی دلچسپ زندگی کی سچی کہانی

پیاری سی پہاڑی لڑکی

مسعود احمد برکاتی کے قلم سے

ہیدی ایک یتیم، بھولی بھالی اور معصوم چھوٹی سی لڑکی، پہاڑوں میں رہنے والی، باہمت، نرم مزاج اور ارادے کی پکی۔ اس کے دادا بدمزاج، تنہائی پسند، اپنے بنائے ہوئے اصولوں میں پکے۔
دونوں کا ساتھ کیسے ہوا؟ ایک ساتھ زندگی کیسے گزری؟ کس نے کس کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا؟
ان سوالوں کے جواب اس کہانی کے واقعات سے مل جاتے ہیں۔ ممتاز اور مقبول ادیب مسعود احمد برکاتی نے اس انگریزی کہانی کو اردو زبان میں ڈھالا، آسان محاوروں سے سجایا اور دل کش، رواں زبان میں لکھا ہے۔

نونہالوں کے بے حد اصرار پر شائع کی گئی ہے۔

رنگین خوب صورت ٹائٹل قیمت : پینسٹھ (۶۵) رپے

ایک طوفانی رات

میرزا ادیب کی دل چسپ کہانیوں کا انتخاب

میرزا ادیب کے نام سے بچے اور بڑے خوب واقف ہیں، خاص طور پر ہمدرد نونہال پڑھنے والے نونہالوں نے تو ان کی کہانیاں بڑے شوق سے پڑھی ہیں، نونہالوں کے شوق اور تقاضوں کے پیشِ نظر میرزا ادیب کی کہانیوں میں سے ۱۴ بہت دل چسپ کہانیاں ایک طوفانی رات میں جمع کر دی گئی ہیں۔

☆ لومڑی نے گھڑی سے کیا فائدہ اُٹھایا ☆ وہ کون سا پھول ہے جو کبھی نہیں کملاتا۔

☆ طوفانی رات میں کیا ہوا ☆ ہم سفر کون تھا ☆ داداجان کے ہیرے اور جواہر کہاں تھے

یہ اور اس طرح کی دل چسپ ۱۴ باتصویر کہانیاں

خوب صورت رنگین ٹائٹل صفحات : ۱۱۶ قیمت : ۱۲۰ رپے

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، ہمدرد سینٹر، ناظم آباد نمبر ۳، کراچی۔ ۷۴۶۰۰

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اُنگلیوں کے نشان اور مجرم

نسرین شاہین

یہ کتنی حیران کرنے والی بات ہے کہ اس دنیا میں اربوں انسان بستے ہیں، مگر ان تمام لوگوں کی اُنگلیوں کے نشان الگ الگ ہوتے ہیں۔ آپ نے بھی کبھی اپنے ہاتھوں کی اُنگلیوں پر بنے ہوئے نشانات اور ان کی بناوٹ پر غور کیا ہے؟

اُنگلیوں پر بنے ہوئے نشانات دیکھنے میں ایک جیسے نظر آتے ہیں، مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ یہ قدرت کی ایک بڑی نشانی ہے کہ کسی بھی دو افراد کی اُنگلیوں کے نشانات (فنگر پرنٹس) ایک جیسے نہیں ہوتے، یہاں تک کہ جڑواں پیدا ہونے والے لوگوں کے بھی یکساں نہیں ہوتے۔ اُنگلیوں کے نشانات کی تکمیل اسی وقت ہو جاتی ہے، جب انسان پیدا ہوتا ہے۔ انسان کی موت تک یہ نشانات جو لکیروں کی شکل میں ہوتے ہیں، اس کے ساتھ رہتے ہیں۔

اُنگلیوں پر بنے ہوئے نشانات کی چار اقسام ہوتی ہیں۔

۱۔ **محراب دار:** اس قسم کے نشانات پوری دنیا میں صرف چھے فی صد لوگوں کی اُنگلیوں پر پائے جاتے ہیں۔

۲۔ **چھلے دار:** اس قسم کے نشانات پوری دنیا میں پچیس فی صد لوگوں کی اُنگلیوں میں ہوتے ہیں۔

۳۔ **بھنور دار:** اس قسم کے نشانات کی تعداد دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔ یہ ساٹھ سے پینسٹھ فی صد لوگوں کی اُنگلیوں میں موجود ہیں۔

۴۔ **حادثاتی:** یہ صرف چار سے لے کر نو فی صد لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اُنگلیوں پر بنے ہوئے ان نشانات سے آج کل مختلف قسم کے جرائم کی تفتیش میں بڑی مدد ملتی ہے اور اسی کی بدولت مجرم کی شناخت بھی ہو جاتی ہے۔ جرائم کی چھان بین کے دوران سب سے پہلا مرحلہ اُنگلیوں کے نشانات حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یعنی جرم کے دوران، مجرم کے ہاتھ کے نشانات کیسے حاصل کیے جائیں۔

اُنگلیوں کے نشان لینے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جہاں واردات ہوتی ہے، وہاں پر کوئی بھی چیز نظر آئے، مثلاً کھڑکی، دروازے، الماری، دراز، گلاس وغیرہ جسے مجرم نے چھوا ہو۔ اس پر بنے اُنگلیوں کے نشان کو ایک دائرے کی شکل میں محفوظ کر لیا جاتا ہے، پھر ایک خاص قسم کا پاؤڈر جو دو رنگ کا ہوتا ہے، سفید اور کالا۔ اگر نشان والی سطح گہرے رنگ کی ہے تو سفید پاؤڈر استعمال کرتے ہیں اور ہلکے رنگ کی سطح پر کالے رنگ کا پاؤڈر استعمال ہوتا ہے۔ اس پاؤڈر کے چھڑکاؤ کے بعد ایک خاص قسم کے برش سے صاف کر لیتے ہیں تو اُنگلی کا نشان باقی رہتا ہے اور پاؤڈر اُڑ جاتا ہے۔ اس نشان پر خاص ٹیپ چپکانے سے وہ نشان ٹیپ پر آ جاتا ہے اور پھر آسانی سے جہاں چاہیں اسے لے جا سکتے ہیں۔

اُنگلیوں کے نشانات کا یہ نمونہ سب سے پہلے محکمۂ پولیس کے اس شعبے میں بھیجا جاتا ہے، جہاں مجرموں کی اُنگلیوں کے نشانات کا ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ وہاں معلوم ہو جاتا ہے کہ واردات والی جگہ سے انگلیوں کے جو نمونے حاصل کیے گئے ہیں، وہ کس مجرم کے ہیں۔ یہ معلوم ہو جانے کے بعد قانون نافذ کرنے والے ادارے یعنی پولیس اور خفیہ ادارے بہت جلد مجرم کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ واردات کی جگہ سے حاصل کیے گئے نشانات پولیس ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہوتے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے وہی نمونے دوسرے شہروں کی پولیس کو بھیجے جاتے ہیں، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہاں اس قسم کا کوئی نمونہ موجود ہے یا نہیں۔ اس سے یہ معلوم کرنے میں آسانی رہتی ہے کہ مجرم کس شہر کا ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص پہلی مرتبہ کوئی جرم کرتا ہے۔ اس صورت میں اس کی اُنگلیوں کے نشانات حاصل کر کے رکارڈ میں محفوظ کر دیے جاتے ہیں۔ شناختی کارڈ بنانے والے ادارے سے بھی مدد لی جاتی ہے۔

واردات کی جگہ سے مجرم کی صحیح طور پر نشان دہی ہوتی ہے۔ کبھی اُنگلیوں کے نشان کی صورت میں اور کبھی پاؤں یا جوتے کے نشان سے ہوتی ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ مجرم کس طرح چلتا ہے۔ اس کے پیر میں کوئی نقص تو نہیں یا وہ کسی پیر پر وزن ڈال کر چلتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ مائیکرواسکوپ سے بھی جرم کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ یہ ایسی دوربین ہوتی ہے جس میں تمام دستاویز صاف اور واضح نظر آتی ہے اور جو عبارت ایک نظر میں بار بار دیکھنے پر ایک جیسی نظر آتی ہے، اس کی بدولت واضح فرق نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ جعلی دستخط کرتے وقت اصلی دستخطوں کی طرح قلم نہیں چلتا، بلکہ کہیں رکتا ہے یا اور کوئی فرق ہوتا ہے تو اس آلے کی مدد سے اس کی نشان دہی ہو جاتی ہے کہ اصلی دستخط کون سے ہیں اور نقلی کون سے ہیں۔ یقیناً اب آپ کو پتا چل گیا ہوگا کہ مجرم کس طرح پکڑا جاتا ہے۔

☆☆☆

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

آدھی ملاقات

یہ خطوط ہمدرد نونہال شمارہ مارچ ۲۰۱۵ء کے بارے میں ہیں

❁ اس بار کا ہمدرد نونہال امید سے بھی زیادہ اچھا تھا۔ جاگو جگاؤ بہت اچھا تھا اور پہلی بات بھی بہت اچھی تھی۔ اس بار کے روشن خیالات بہت اچھے تھے۔ سکون کی تلاش، اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں، تین نصیحتیں بہترین کہانیاں تھیں، لیکن منی آرڈر اچھی نہیں لگی۔ مسکراتی لکیریں کچھ خاص نہیں تھی۔ باقی تحریریں زبردست تھیں۔ اویس علی، کراچی۔

❁ مارچ کا شمارہ بہت ہی عمدہ تھا۔ کہانیاں بھی بہت اچھی تھیں۔ بس "آیئے مصوری سیکھیں" کی کمی تھی۔ نونہال بک کلب کا ممبر بننے کے لیے لکھا تھا۔ مجھے ابھی تک کارڈ نہیں ملا۔ دیپا کھتری اوم پرکاش، میرپور خاص۔

بک کلب کا کارڈ بھجوا دیا تھا۔ اب تک مل گیا ہوگا۔ اس خط میں آپ نے اپنا پورا پتا نہیں لکھا۔ اگر کارڈ نہ ملا ہو تو اپنا مکمل پتا لکھیے۔

❁ کہانیاں ساری کی ساری بہترین تھیں، لاجواب تھیں۔ آرٹ گیلری رسالے میں ایک ماہتاب کی طرح تھی۔ لطیفے اس بار اچھے اور نایاب تھے۔ عروج رانا، امن رانا، ارفع رانا، شیخوپورہ۔

❁ مارچ کا شمارہ پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ جاگو جگاؤ، پہلی بات اور حمدِ باری تعالیٰ سے ابتدا کی۔ نعتِ رسولِ مقبولؐ کی کمی محسوس ہوئی۔ جمعراتی ناقابلِ فراموش تحریر ہے۔ سکون کی تلاش، منی آرڈر، اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں اور تین نصیحتیں بہترین کہانیاں ہیں۔ بلاعنوان کہانی (انور فرہاد) اس شمارے کی سب سے بہترین تحریر ہے۔ حسن رضا سردار، حلیمہ نشان، خدیجہ نشان، نفیسہ فاطمہ قادری، کاموکی۔

❁ مارچ کا شمارہ بہت زبردست تھا۔ انکل! کہانی یا مضمون ایک لائن چھوڑ کر لکھنا کیوں ضروری ہے؟ یہ تو فضول خرچی ہے۔ احرار حسن قریشی، نواب شاہ۔

بعض نونہالوں کی تحریروں کی اصلاح کرنی پڑتی ہے۔ اس لیے ایک سطر چھوڑ کر اور کاغذ کے ایک طرف لکھنا ضروری ہے۔

❁ اس مہینے کا شمارہ بہت اچھا، بلکہ اپنی مثال آپ تھا۔ پہلی بات پڑھ کر بہت معلومات حاصل ہوئیں۔ جمعراتی اور سکون کی تلاش کہانیاں پڑھ کر مزہ آیا۔ اپنی کلہاڑی اپنا پاؤں اور ہنسی گھر پڑھ کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔ بلاعنوان کہانی بھی سپر ہٹ تھی۔ نام نامعلوم، بلدیہ ٹاؤن۔

❁ اس بار کا ہمدرد نونہال زبردست تھا۔ کہانیوں میں اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں سب سے اچھی لگی۔ تین نصیحتیں بھی اچھی تھی۔ نونہال ادیب بہت اچھا لگا۔ ہنسی گھر پڑھ کر بہت ہنسی آئی۔ بے جان چیزوں کے احساسات اچھا لگا۔ علی حمزہ، کراچی۔

❁ گلستانِ نونہال میں تمام پیڑ پودوں، پھولوں اور پھلوں کو بہار میں ڈوبا پایا۔ تتلیوں کی مدہوشی بھی خوب اچھی لگی اور نونہال نے لبوں پر تبسم بکھیر دیا۔ یہ بات سچ ہے کہ نونہال پر بہار زوروں پر تھی۔ تمام حکایتیں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

دل چسپ ترین تھیں۔ اُسامہ ظفر راجا، جہلم۔

❁ مارچ کا شمارہ بے حد اچھا تھا۔ پہلے نمبر پر بلاعنوان کہانی بہت پسند آئی۔ ہنسی گھر بھی بہترین تھا، پڑھ کر لطف آیا۔ نونہال مصور کی مصوری پہلے سے اچھی تھی۔ نظموں میں ''کہانی۔ بچے کی زبانی، یوم پاکستان اور حمد'' لاجواب تھیں۔ کہانیوں میں ''سکون کی تلاش اور تین نصیحتیں پسند آئیں، پڑھ کر اچھا لگا۔ نونہال خبرنامے میں پہلے سے بہتر معلومات دی جاتی ہے۔ جاگو جگاؤ میں تمام نونہال تو شہید حکیم محمد سعید کی یاد رہنے والی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ میں کوئی نظم یا کوئی تحریر وغیرہ بھیجتا ہوں تو وہ چھپتی نہیں ہیں؟ **محمد جہانگیر عباس جوئیہ، کراچی۔**

مارچ ۲۰۱۵ء کے شمارے کا صفحہ ۷۶ غور سے پڑھ لیں تو آپ کے سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے۔

❁ اسکول سے گھر پہنچا تو ڈاک میری منتظر تھی۔ لفافہ کھولا تو اس میں مارچ کا شمارہ اور محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ کا دستخط کیا ہوا خط ملا۔ ساتھ میں شہید حکیم محمد سعید کی ایک چھوٹی سی کتاب بھی تحفے میں ملی تھی۔ شمارے میں اپنی کہانی پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ کہانی شائع کرنے کا بے حد شکریہ۔ **بلال سہیل، کراچی۔**

❁ یوں تو ہر دفعہ ہی ''ہمدرد نونہال'' لاجواب ہوا کرتا ہے، مگر اس دفعہ آپ کی ''جمعراتی'' سمعیہ غفار صاحبہ کی ''منی آرڈر اور زلفی صاحب کی گفتگو نے شمارے کو حقیقتاً چار چاند لگا دیے تھے۔ کہانی اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں خواب غفلت سے بیدار کرنے میں کام یاب رہی۔ نئی نئی مسکراہٹیں بھی ملیں۔ **محمد قمر الزماں، خوشاب۔**

❁ مارچ کا شمارہ بہت اچھا لگا۔ کہانیوں میں سب سے بہترین سکون کی تلاش (وقار محسن) کی لگی۔ اس کے بعد منی آرڈر (سمعیہ غفار میمن) اور تین نصیحتیں (انوار آس محمد) کا نمبر رہا۔ نظموں میں بچے کی زبانی بہترین تھی۔ غرض پورے شمارے کا لفظ لفظ پڑھنے کے لائق تھا۔ **صالح کریم، کراچی۔**

❁ ہمیشہ کی طرح مارچ کا جاگو جگاؤ اور پہلی بات دل پر اثر کر گیا۔ ہم ان شاء اللہ پاکستان کو بہت پیارا بنائیں گے۔ ورزش ضروری ہے، شہری دفاع اور سبز ہلالی پرچم معلوماتی مضمون تھے۔ جمعراتی ایک سبق آموز کہانی تھی۔ سکون کی تلاش، منی آرڈر، اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں، تین نصیحتیں اور بلاعنوان کہانی اچھی تھی۔ بے جان چیزوں کے احساسات پڑھ کر حیرانی ہوئی۔ کہانی سبق اور نظم یوم پاکستان اچھی لگی۔ تسلیم الٰہی زلفی کی گفتگو اچھی لگی۔ **آمنہ، عائشہ، سعدیہ، ہانیہ، کراچی۔**

❁ مارچ کا شمارہ بہت ہی اچھا تھا۔ اس ماہ کی تمام کاوشیں ایک سے بڑھ کر ایک تھیں۔ خاص کر تین نصیحتیں (انوار آس محمد) بہت اچھی سبق آموز کہانی تھی۔ منی آرڈر (سمعیہ غفار میمن) بھی ایک شان دار کہانی تھی۔ اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں (محمد طارق)، سکون کی تلاش (وقار محسن)، بلاعنوان کہانی (انور فرہاد) اور سبق (جاوید اقبال)، یعنی تقریباً تمام کہانیاں بہت اچھی تھیں۔ سبز ہلالی پرچم (اُمِ عادل)، شہری دفاع (نسرین شاہین) اور ورزش ضروری ہے (ڈاکٹر سید اسلم) اچھی تحریریں تھیں۔ **کومل فاطمہ اللہ بخش، لیاری، کراچی۔**

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

❁ مارچ کا شمارہ بہت اچھا تھا، کہانیوں میں اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں اور بلاعنوان ٹاپ پر تھیں۔ **اُمیمہ محمد شاہد امین قریشی، نواب شاہ۔**

❁ مارچ کا شمارہ بہت پسند آیا۔ تین نصیحتیں سبق آموز تھی۔ بلاعنوان کہانی بھی زبردست تھی۔ اس مہینے کا خیال بھی عمدہ تھا۔ کیا معلومات افزا کے جوابات رسالے میں ہی ہوتے ہیں؟ "اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں" عمدہ کہانی تھی۔ اس کے علاوہ منی آرڈر، سکون کی تلاش، جمعراتی، ہنسی گھر، روشن خیالات، مسکراتی لکیریں بہت اچھی تھیں۔ نونہال لغت سے بہت سے مشکل الفاظ کے معنی پتا چل جاتے ہیں۔ مجھے سب کتابوں اور رسالوں میں سب سے اچھا اور عمدہ ہمدرد نونہال لگتا ہے۔ جب میں تنہا اور اُداس ہوتی ہوں تو میرا سب سے اچھا اور بہترین ساتھی یہی ہوتا ہے۔ اس دفعہ "آیئے مصوری سیکھیں" نہیں تھی۔ **نام پتا نامعلوم۔**

معلومات افزا کے جوابات ہمدرد نونہال میں ہوتے ہیں، لیکن ضروری نہیں ہر سوال کا جواب ہو۔ معلوماتی اور تاریخی تحریریں بھی پڑھا کریں۔

❁ مارچ کا شمارہ بہت اچھا لگا، مگر سرورق نے مزہ خراب کر دیا۔ **نوال فاطمہ، نواب شاہ۔**

❁ مارچ کا شمارہ بہت اچھا تھا، لیکن سرورق بالکل اچھا نہیں لگا۔ کہانیوں میں جمعراتی، سکون کی تلاش، منی آرڈر، اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں ٹاپ پر تھیں۔ **ایمان عائشہ، نواب شاہ۔**

❁ ہر شمارے کی طرح مارچ کا شمارہ بھی بہت اچھا لگا۔ جمعراتی، منی آرڈر، اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں، تین نصیحتیں تو سب سے زیادہ نمبر لے گئی۔ بلاعنوان کہانی بہت اچھی لگی اور انکل! ہنسی گھر پڑھ کر ہنس ہنس کر بُرا حال ہو گیا۔ **شمسہ نورین، گجرات۔**

❁ مارچ کا شمارہ پڑھ کر بہت ہی مزہ آیا۔ اس شمارے میں اپنی شاعری دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ **اویس نورال گڈانی، میرپور ماتھیلو۔**

❁ مارچ کا شمارہ بہت زبردست تھا۔ تمام کہانیاں بہت اچھی لگیں۔ اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں سب سے اچھی کہانی لگی۔ ہمدرد نونہال ہماری تربیت بہت اچھے طریقے سے کر رہا ہے۔ **بشریٰ رانا، شیخوپورہ۔**

❁ میں ہمدرد نونہال کی بہت پرانی قاریہ ہوں۔ یہ رسالہ مجھے بے حد پسند ہے۔ اس میں ہر طرح کی تحریریں ہوتی ہیں۔ نونہال بہت عرصے پہلے سے پڑھتی آ رہی ہوں، لیکن یہ میرا پہلا خط ہے۔ **ثمن عمران، کراچی۔**

❁ ہمدرد نونہال بہت اچھا رسالہ ہے۔ ساری کہانیاں اچھی لگیں۔ کہانی منی آرڈر سبق آموز تھی۔ نونہال ادیب کی کہانیوں میں عقل مند کسان (یسریٰ حبیب) اچھی لگی، ایان میاں کا وعدہ (غنزہ راؤ) بھی اچھی کہانی تھی اور جیمس کی توبہ بھی اچھی کاوش تھی۔ باقی کہانیوں میں جمعراتی، تین نصیحتیں، اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں، سکون کی تلاش اور مضمون ورزش سے کئی سبق ملے۔ **عالیہ بنتِ ذوالفقار، ناعمہ بنتِ ذوالفقار، کراچی۔**

❁ مارچ کا شمارہ دل چسپ تھا۔ کہانیوں میں جمعراتی، اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں، تین نصیحتیں، بلاعنوان اور سکون کی تلاش اچھی لگیں۔ منی آرڈر بھی اچھی کہانی

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھی۔ ہنسی گھر کے لطیفے، بیت بازی کے اشعار، نونہال ادیب کی کہانیاں اور علم دریچے اچھے سلسلے ہیں۔ نظموں میں حمدِ باری تعالیٰ (عمران فائق)، ایک سبق (ضیاء الحسن ضیا)، یومِ پاکستان اور کہانی۔ بچے کی زبانی (شاعر لکھنوی) اچھی اور سبق آموز نظمیں تھیں۔ **حافیہ بنتِ ذوالفقار، زہیر بن ذوالفقار، کراچی۔**

❁ مارچ کا شمارہ ہاتھ میں آیا تو خوشی کی ایک لہر ہمارے چہروں پر بکھر گئی۔ جاگو جگاؤ میں شہید حکیم محمد سعید کی یاد رہنے والی باتیں واقعی یاد رکھنے کے قابل ہوتی ہیں۔ جو ان باتوں پر عمل کرے وہ ایک اچھا انسان اور ایک اچھا شہری بن سکتا ہے۔ مسعود احمد برکاتی کی پہلی بات اور اس مہینے کا خیال بہت ہی سبق آموز تھا۔ ڈاکٹر سید اسلم کی تحریر ''ورزش ضروری ہے'' پڑھ کر معلومات میں اضافہ ہوا۔ جعمراتی، منی آرڈر، اور تین نصیحتیں اے ون کہانیاں تھیں۔ [illegible] محسن کی مزاحیہ تحریر ''سکون کی تلاش'' پڑھ کر بہت ہی مزہ آیا۔ اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں اور بلاعنوان کہانی بہت [illegible] زبردست تھی۔ نظموں میں سب سے اچھی نظم ''کہانی۔ بچے کی زبانی'' بہت بہت پسند آئی اور ''بس تم سچ ہی بولو، یومِ پاکستان، ایک سبق'' بہت اچھی نظمیں تھیں۔ ہنسی گھر کی تو بات ہی کیا ہے، وہ تو بہت خوب تھا۔ **مہتاز محمد رمضان مغل، نواب شاہ۔**

❁ کہانیوں میں جعمراتی، تین نصیحتیں، اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں، منی آرڈر، سکون کی تلاش اور سبق بہترین کہانیاں تھیں۔ نظم ''یومِ پاکستان'' ٹاپ پر تھی۔ مضامین سارے اچھے تھے۔ **محمد شکیب، بہاول پور۔**

❁ میں ہمدرد نونہال آج تک بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ تحریریں اب بھی بہت معیاری اور اعلا ہوتی ہیں۔ میں فیس بک پر بھی ہمدرد نونہال دیکھتی ہوں۔ **نام نامعلوم، لیاقت آباد ٹاؤن، کراچی۔**

❁ مارچ کا شمارہ دل چسپ تھا۔ سرورق بہت خوب صورت تھا۔ مضمون سارے اچھے تھے۔ کہانیوں میں جعمراتی (مسعود احمد برکاتی)، منی آرڈر (سمعیہ غفار میمن)، اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں (محمد طارق)، تین نصیحتیں (انوار آس محمد)، بلاعنوان کہانی (انور فرہاد) اور سکون کی تلاش (وقار محسن) وغیرہ سب اچھی تھیں۔ نونہال ادیب اور علم دریچے بھی اچھے تھے۔ لطیفے بھی زبردست تھے۔ میری لکھائی کیسی ہے؟ **محمد شیراز انصاری، کراچی۔**

تمھارا خط اچھا ہے اور اچھا کریں، زیادہ سے زیادہ لکھیں۔

❁ سرورق بس ٹھیک تھا۔ بلاعنوان کہانی اور جعمراتی سب سے اچھی لگیں۔ اس کے علاوہ اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں بھی ایک سبق آموز تحریر تھی۔ **زینب ناصر، فیصل آباد۔**

❁ مارچ کا شمارہ بھی ہر لحاظ سے بہت خوب صورت تھا۔ اس کی ہر تحریر بہت عمدہ تھی۔ نمبر ون کہانی ''اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں'' تھی۔ یہ کہانی بہت سبق آموز تھی۔ اس سے ہم سب نونہالوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔ **کرن فدا حسین، کراچی۔**

❁ اس شمارے کی ہر تحریر دل چسپ ہے۔ ''بے جان چیزوں کے احساسات'' واقعی تحسین کے لائق تحریر ہے۔ بلاعنوان کہانی (انور فرہاد) میں اس طرح انسانیت کا سبق پڑھانے کا طریقہ بہت اچھا لگا۔ اس

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے علاوہ ڈاکٹر سید اسلم نے بھی بہت اچھے موضوع پر لکھا۔ مشعل نایاب بنتِ زاہد شاہ، کراچی۔

❁ ہمدرد نونہال کا ہر شمارہ بہت زبردست ہوتا ہے۔ کہانیوں میں وطن کی مٹی، صدر صاحب، جھوٹے نواب، اچھی تھیں۔ توقیر، میر پور خاص۔

❁ مارچ کا شمارہ بہت خوب تھا۔ سرورق یومِ پاکستان کے حوالے سے بہت اچھا لگا۔ کہانیاں ساری اچھی تھیں خاص طور پر ''سکون کی تلاش، جمعراتی، سبق، منی آرڈر اور اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں'' بہت اچھی لگیں۔ نظمیں بھی ساری اچھی تھیں۔ بلاعنوان کہانی اس بار خاص نہیں تھی۔ طارق محمود کھوسو، کشمور۔

❁ اس دفعہ ساری کہانیاں لاجواب تھیں، لیکن تین نصیحتیں بہت اچھی تخلیق تھی۔ لطیفے بھی بہت اچھے تھے۔ انکل! آپ کوئی نیا انعامی سلسلہ بھی شروع کر دیں۔ سید محمد موسیٰ، کراچی۔

❁ ہمدرد نونہال ایک بہت اچھی ''کتاب'' ہے، جسے پڑھ کر ہم سب بچے بہت کچھ سیکھ رہے ہیں۔ اس کی کہانیاں سبق آموز ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ نونہال ادیب، مسکراتی لکیریں، پہلی بات، جاگو جگاؤ بھی پڑھ کر اچھا لگتا ہے۔ تصویر خانہ میں میرے تمام ساتھیوں کی تصویریں بہت اچھی لگیں اور سرورق تو بہترین تھا۔ نور فاطمہ، کراچی۔

❁ ہمدرد نونہال کا خوب صورت شمارہ مارچ پڑھ کر بہت خوش ہوئی۔ سب کہانیاں ہی زبردست تھیں۔ جب تک پورا رسالہ پڑھ کر ختم نہ کر لیں، چین نہیں ملتا۔ پیاری نصیحتیں تو لکھنے کے قابل ہوتی ہیں، جنھیں اپنی ڈائری کی زینت بنا لیتے ہیں۔ منی آرڈر، سکون کی تلاش، شہری دفاع، تین نصیحتیں سبق آموز کہانیاں تھیں۔ شمارہ ہر لحاظ سے مکمل ہے، جس میں ہمیں اپنے ذوق کے مطابق ہر چیز پڑھنے کو مل جاتی ہے۔ عبدالجبار رومی انصاری، لاہور۔

❁ ماہ مارچ کا شمارہ بھی خوب، بلکہ بہت خوب لگا۔ پڑھ کر علم میں مزید اضافہ ہوا۔ سبھی کہانیاں بہترین اور سلسلے بے نظیر تھے۔ انکل! میں نونہال بک کلب کا ممبر بننے کا خواہش مند ہوں۔ شبیر احمد، تربت۔

پتا لکھ لیا ہے۔ بک کلب کا کارڈ آپ کو مل جائے گا۔

❁ مارچ کا شمارہ بہت اچھا تھا۔ سکون کی تلاش اور تین نصیحتیں کہانیاں بہت اچھی تھیں۔ بلاعنوان کہانی اتنی اچھی نہیں تھی۔ ہنسی گھر کے لطیفے کافی اچھے تھے۔ کہانی بچے کی زبانی (نظم) بہت اچھی تھی۔ حمدِ باری تعالیٰ بہت زبردست تھی۔ اقصیٰ محمد جاوید انصاری، سانگھڑ۔

❁ ''جمعراتی'' کہانی پڑھ کر دل بھر آیا۔ فقیر دل کا بھی فقیر نکلا۔ ''ایک سبق'' بھی بہت خوب تھی۔ ''سکون کی تلاش'' وقار محسن کی نمبر ون تحریر تھی۔ حکیم صاحب نے اے ون علاج کیا۔ ''منی آرڈر'' تڑپاتی تحریر تھی۔ ''معلومات ہی معلومات'' معلوماتی تحریر تھی۔ کہانی اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں محمد طارق نے خوب لکھی۔ ادیبہ نور، نواب شاہ۔

❁ مارچ کا شمارہ سپر ہٹ تھا۔ ساری کہانیاں ایک سے بڑھ کر ایک تھیں۔ سکون کی تلاش، اپنی کلہاڑی، اپنا پاؤں، تین نصیحتیں اچھی اور سبق آموز تھیں اور بلاعنوان کہانی بھی اچھی تھی۔ مریم عبدالسلام شیخ، نواب شاہ۔ ☆

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

جوابات معلومات افزا - ۲۳۱

سوالات مارچ ۲۰۱۵ء میں شایع ہوئے تھے

مارچ ۲۰۱۵ء میں معلومات افزا-۲۳۱ کے جو سوالات دیے گئے تھے، ان کے جوابات ذیل میں لکھے جا رہے ہیں۔ ۱۶ صحیح جوابات بھیجنے والے نونہالوں کی تعداد صرف ۱۶ تھی، اس لیے ان سب نونہالوں کو انعامی کتاب بھیجی جا رہی ہے۔ باقی نونہالوں کے نام شائع کیے جا رہے ہیں۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

۱۔ حضورِ اکرمؐ کے زمانے میں خسرو پرویز ایران کا بادشاہ تھا۔

۲۔ یروشلم عبرانی زبان میں بیت المقدس کو کہتے ہیں۔

۳۔ ابنِ بیطار مشہور مسلمان ماہرِ نباتیات تھے۔

۴۔ ۲۶ جولائی ۱۹۴۳ء کو قائدِ اعظم پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔

۵۔ مشہور کتاب ''ظہورِ پاکستان'' چودھری محمد علی کی تصنیف ہے۔

۶۔ پاکستان کی مشہور جھیل ''حنا'' کوئٹہ میں واقع ہے۔

۷۔ قائدِ اعظم نے کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنانے کا حکم (آرڈیننس) ۲۲ جولائی ۱۹۴۸ء کو جاری کیا تھا۔

۸۔ ۱۹۵۴ء میں پاکستان کے سر ظفر اللہ خاں عالمی عدالت کے جج مقرر ہوئے تھے۔

۹۔ آم کی ایک قسم ''لنگڑا'' کہلاتی ہے۔

۱۰۔ ''خامہ'' فارسی زبان میں قلم کو کہتے ہیں۔

۱۱۔ مریخ کا ایک دن ۲۴ گھنٹے اور ۳۸ منٹ کا ہوتا ہے۔

۱۲۔ ''موغادیشو'' صومالیہ کا دارالحکومت ہے۔

۱۳۔ سب سے ہلکی گیس ہائیڈروجن ہے۔

۱۴۔ دنیا کی سب سے لمبی دیوار ''دیوارِ چین'' ہے۔

۱۵۔ اردو زبان کا ایک محاورہ: ''تین میں نہ تیرہ میں'' ہے۔

۱۶۔ جگر مراد آبادی کے اس شعر کا دوسرا مصرع اس طرح درست ہے:

جہلِ خرد نے دن یہ دکھائے
گھٹ گئے انساں، بڑھ گئے سائے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

۱۶ درست جوابات دے کر انعام پانے والے کامیاب نونہال

☆ **کراچی:** عبدالرحمٰن اظفر، صالحہ کریم، ارینا آفتاب، سید عفان علی جاوید، سیدہ جویریہ جاوید، سید باذل علی اظہر، منیزہ خان، بلال خان، سیدہ مریم محبوب، سیدہ سالکہ محبوب، صالحہ فاطمہ شیروانی، تحریم خان۔

☆ **بہاول نگر:** عروۃ الوثقیٰ جاوید انصاری، قراۃ العین اسلم۔

☆ **سانگھڑ:** محمد ثاقب منصوری ☆ **ڈیرہ غازی خان:** فرح سراج۔

۱۵ درست جوابات بھیجنے والے سمجھ دار نونہال

☆ **کراچی:** حسن شہاب صدیقی، ناعمہ تحریم، آمنہ عمران خان، فصل ودود خان، طلحہ سلطان شمشیر علی، محمد اختر حیات، معین الدین غوری، احسن محمد اشرف، حماد عاصم، مزنا ضیا، عائشہ ثمین، شاہ محمد ازہر عالم، محمد انس حمید، سید احمر وقار، خضریٰ بتول ☆ **جامشورو:** حافظ معصب سعید، حافظ عمر سعید ☆ **پشاور:** حانیہ شہزاد، مریم طاہر ☆ **راولپنڈی:** محمد اسماعیل، محمد ارسلان ساجد ☆ **حیدرآباد:** ماہ رخ، حیان کاشف، عائشہ ایمن عبداللہ ☆ **بہاول پور:** ایمن نور، احمد ارسلان، صباحت گل، قرۃ العین عینی ☆ **خانیوال:** احمد ابراہیم حسین ☆ **خوشاب:** محمد قمر الزماں ☆ **اٹک:** عبیرہ عدیل ☆ **کشمور:** طارق محمود ☆ **لاہور:** عبدالجبار رومی انصاری ☆ **ٹھاروشاہ:** ریان آصف خانزادہ راجپوت ☆ **لاڑکانہ:** معتبر خان ابڑو ☆ **تلہ گنگ:** بشریٰ صفدر ☆ **ٹوبہ ٹیک سنگھ:** سعدیہ کوثر مغل ☆ **جہلم:** محمد افضل ☆ **سکرنڈ:** منور سعید خانزادہ راجپوت ☆ **پتا نامکمل:** محمد توصیف صابر۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

۱۴ درست جوابات بھیجنے والے علم دوست نونہال

☆ **کراچی:** سیدہ راضیہ فاطمہ احمد حسنی، عبدالکریم عدنان، محمد عمر حیات، کومل فاطمہ اللہ بخش، رمیشہ زینب عمران حسین، مریم سہیل، آمنہ شفیق، فہد فدا حسین، محمد آصف انصاری ☆ **سانگھڑ:** اقصیٰ جاوید انصاری ☆ **شیخو پورہ:** محمد احسان الحسن ☆ **کشمور:** سیف اللہ کھوسو بلوچ ☆ **راولپنڈی:** حفصہ کامران ☆ **پشاور:** محمد حیان ☆ **اٹک:** فاطمہ شہباز ☆ **میر پور خاص:** عائشہ مہک ☆ **حیدر آباد:** محمد عاشر راحیل ☆ **کوٹلی:** شہر یار احمد چغتائی ☆ **فیصل آباد:** محمد اواب کمبوہ۔

۱۳ درست جوابات بھیجنے والے محنتی نونہال

☆ **کراچی:** جلال الدین اسد، محمد عثمان خان، صفی اللہ بن امین اللہ، فضل قیوم خان، علی حسن محمد نواز، کامران گل آفریدی، جویریہ عبدالمجید، اسما زیب عباسی، محمد شیراز انصاری، محمد مصعب علی، زین علی، محمد اویس محمود ☆ **کامونکی:** خدیجہ نشان، حسن رضا سردار، محمد حسنات حمید ☆ **سکھر:** قلزا مہر، سدرۃ المنتہیٰ تسنیم احمد ☆ **کھوسکی:** حسن علی آرائیں، سرفراز احمد ☆ **لاہور:** امتیاز علی ناز، انشرح خالد بٹ ☆ **حیدر آباد:** عمر بن حزب اللہ بلوچ ☆ **فیصل آباد:** زینب ناصر ☆ **نواب شاہ:** مریم عبدالسلام شیخ۔

☆ **کراچی:** انوشہ زاہد، سندس آسیہ، فوزان اظہر، زبیر ذوالفقار ☆ **کامونکی:** نفیسہ فاطمہ

۱۲ درست جوابات بھیجنے والے پُر امید نونہال

قادری، حلیمہ نشان ☆ **لیاقت پور:** کنزا سہیل ☆ **میانوالی:** اسفر علی خان ☆ **راولپنڈی:** ربیعہ مریم ☆ **میر پور خاص:** مظفر احمد شیخ کیلانی ☆ **حیدر آباد:** نسرین فاطمہ ☆ **شیخو پورہ:** بشریٰ رانا۔

۱۱ درست جوابات بھیجنے والے پُر اعتماد نونہال

☆ **کراچی:** بہادر، طاہر مقصود، اسد اللہ، محمد ارسل ☆ **واہ کینٹ:** محمد عبداللہ خالد ☆ **جلال پور جٹاں:** سیدہ سدرہ الیاس۔ ☆

PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

چھے مشہور ادیبوں کی دل چسپ اور حیرت انگیز کہانیاں

ننھا سراغ رساں

ننھے سراغ رساں کی عقل مندی، جنگی قیدیوں کا سرنگ بنا کر فرار،
شیر کے پیٹ میں چھپے ہوئے جواہر کا کھوج، ڈاکا ڈالنے کے لیے ہوائی جہاز کا اغوا
اور دوسری زوردار کہانیوں نے کتاب کو بہت دل چسپ بنا دیا ہے۔ پڑھ کر لطف اُٹھائیں۔
نئی کمپوزنگ، نئے ٹائٹل کے ساتھ چھٹا ایڈیشن

صفحات : ۸۰ قیمت : ۸۰ رپے

مشہور ادیب اشرف صبوحی کی انوکھی کتاب

کہاوتیں اور ان کی کہانیاں

ہر کہاوت کے پیچھے کوئی نہ کوئی دل چسپ اور سبق آموز کہانی ہوتی ہے۔ اس کہانی سے کہاوت کا لُطف دوبالا ہو جاتا ہے اور ہم اپنی زندگی میں بھی اسے استعمال کر کے لُطف اُٹھا سکتے ہیں۔

اشرف صبوحی دہلوی مرحوم نے ایسی ۳۵ کہاوتیں منتخب کر کے ہر کہاوت کے ساتھ ایک کہانی لکھ دی ہے،

۳۵ کہاوتوں کے ساتھ ۳۵ کہانیاں

معلومات بھی حاصل کیجیے اور مزے دار کہانیاں بھی پڑھیے

خوب صورت رنگین ٹائٹل صفحات : ۳۶ قیمت : ۴۰ رپے

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، ہمدرد سینٹر، ناظم آباد نمبر ۳، کراچی۔ ۷۴۶۰۰

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بلاعنوان کہانی کے انعامات

ہمدرد نونہال مارچ ۲۰۱۵ء میں جناب انور فرہاد کی بلاعنوان انعامی کہانی شائع ہوئی تھی۔ اس کہانی کے بہت اچھے اچھے عنوانات موصول ہوئے۔ کمیٹی نے بہت غور کرنے کے بعد تین کے بجائے چار بہترین عنوانات کا انتخاب کیا ہے، جو مختلف جگہوں سے پانچ نونہالوں نے ارسال کیے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ جانوروں میں انسانیت : (۱) مصامص شمشاد غوری، کراچی

(۲) عفت سراج، ڈیرہ غازی خان

۲۔ جانوروں کا ایثار [illegible] بدالجبار رومی انصاری، لاہور

۳۔ دوسرا پہلو [illegible] بخت گل، بہاول پور

۴۔ بے زبان ہمدرد : [illegible] رام خان، پشاور

چند اور اچھے عنوانات

محبت کی جیت۔ اک سبق محبت کا۔ بے غرض رشتہ۔ محبتوں کے سفیر۔ پہنچی وہیں پہ خاک۔ جانور بنا انسان۔ جنگل بوائے۔

ان نونہالوں نے بھی ہمیں اچھے عنوانات بھیجے

☆ کراچی: محمد شافع، اریبہ کنول، سید محمد موسیٰ، حسن رضا قادری، محمد جہانگیر عباس جوئیہ، زہیر ذوالفقار، طلحہ بن عابد، عبدالکریم عدنان، وجیہ زہیر، آصف احمد، فوزان اظہر، خضریٰ بتول، محمد ارسل، صالحہ فاطمہ شیروانی، ناعمہ تحریم، عبدالودود، کنول فدا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

حسین، محمد انس حمید، مشعل نایاب، ایمن صدیقی، اسامہ راشد، محمد اختر، صدف آسیہ، عبدالرحمٰن اظفر، آمنہ عزیٰ، تحریم خان، شاہ بشریٰ عالم، زینب امبرین، زہرہ شفیق، سیدہ باذل علی اظہر، سید شہظل علی اظہر، سید عفان علی جاوید، سیدہ جویریہ جاوید، اسماء کریم، زین علی، تابندہ آفتاب، مریم سہیل، طلحہ عرفان، سیدہ مریم محبوب، سیدہ سالکہ محبوب، شازیہ انصاری، مریم رحیم، فضا بی بی اختر حسین، عبدالرحمٰن فرید، فروا فراز، رمیشہ زینب عمران حسین، مریم بنت علی، مزنا ضیا، اسد اللہ، نور فاطمہ، انعم خان، محمد شیراز انصاری، علینا اختر، اسماء زینب عباسی، اویس غفور، کومل فاطمہ اللہ بخش، مریم عامر، جویریہ عبدالمجید، عبدالحنان زاہد محمود، عبدالوہاب زاہد محمود، یسریٰ حبیب، فریال زاہد، معین الدین غوری، بہادر، احسن محمد الرحمٰن، احمد رضا، طاہر مقصود، فضل قیوم خان، عمر حیات، محمد عثمان خاں، صفی اللہ، رضوان ملک، احمد حسین، علی حسن محمد نواز، کامران گل آفریدی، جلال الدین اسد، محمد اختر حیات، طلحہٰ سلطان شمشیر علی، فضل ودود خان، بلال خان، احتشام شاہ فیصل، آمنہ عمران خان ☆ حیدرآباد: حافظ محمد طلحہ، انوشہ بانو سلیم الدین، آفاق اللہ خاں، صبا سعید، اسما شبیر احمد صدیقی، مریم کاشف، ماہ رخ، شیرونیہ ثنا، عائشہ ایمن عبداللہ، رطاب نعیم راؤ ☆ لاہور: انشرح خالد بٹ، سمیع اللہ، امتیاز علی ناز، فرید مرتضیٰ، عائشہ مجید ☆ میر پور خاص: فریحہ فاطمہ، دیپا کھتری ادم پرکاش، توقیر، مظفر احمد شیخ، فیروز احمد، سعد زاہد، حرا محمود احمد ☆ بہاول پور: قرۃ العین عینی، احمد ارسلان،

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ایمن نور، محمد شکیب مسرت ☆ نواب شاہ: احرار حسن، مہناز محمد رمضان مغل، مریم عبدالسلام شیخ ☆ کاموکی: حسن رضا سردار، حلیمہ نشان، خدیجہ نشان، نفیسہ فاطمہ قادری، محمد حسنات حمید ☆ سکھر: ربیعہ نور تسنیم احمد، طلحہ احمد صدیقی، فلزا مہر ☆ سانگھڑ: علیزہ ناز منصوری، اقصیٰ جاوید انصاری، علیزے رمضان قائم خانی ☆ پشاور: حانیہ شہزاد ☆ ملتان: ایمن فاطمہ، محمد اُسید خالد ☆ فیصل آباد: تحریم خالد محمود اختر، زینب ناصر ☆ نوشہرو فیروز: امثل دعا، شایان آصف خانزادہ راجپوت ☆ بہاول نگر: عروۃ الوثقیٰ جاوید انصاری، مریم اسلم ☆ کھوسکی: حسن علی آرائیں، سرفراز احمد ☆ اٹک: سیدہ سدرہ بتول ☆ لسبیلا: محمد الیاس چنا، حدیقہ ناز ☆ جامشورو: مصعب سعید، عمر سعید ☆ راولپنڈی: سائرہ مریم، محمد مجتبیٰ اسلم ☆ کشمور: طارق محمود، سیف اللہ بلوچ ☆ شیخوپورہ: محمد احسان الحسن ☆ ٹوبہ ٹیک سنگھ: سعدیہ کوثر مغل ☆ لیاقت پور: کنزا سہیل ☆ تلہ گنگ: بشریٰ صفدر ☆ مرید کے: عروج رانا ☆ لاڑکانہ: معتبر خان ابڑو ☆ میانوالی: اسفر علی خان ☆ بورے والا: عائشہ شہباز ☆ خوشاب: محمد قمرالزماں ☆ کالا گجراں: سیماں کوثر ☆ کھاریاں: شمسہ نورین ☆ کمالیہ: حافظ محمد عادل نوید ☆ کوٹلی: محمد جواد چغتائی ☆ خیر پور: رضا المصطفیٰ ☆ سکرنڈ: منور سعید خانزادہ راجپوت ☆ تربت: شبیر احمد ☆ ساہیوال: اصفیٰ بتول ☆ پتا نامکمل: محمد توصیف صابر، سدرہ محسن۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نونہال لغت

لفظ	تلفظ	معنی
عِصیاں	عِ ص ی ا ں	نافرمانی ۔ گناہ ۔ خطا ۔
کمربستہ	کَ م ر ب س تہ	آمادہ ۔ تیار ۔ مستعد ۔
عَلامت	عَ لا م ت	نشان ۔ داغ ۔ نقش ۔ پہچان ۔
فِراست	فِ ر ا س ت	دانائی ۔ عقل مندی ۔ سمجھ داری ۔
دَھنی	دَ ھ نی	خوش قسمت ۔ مال دار ۔ دولت مند ۔ آقا ۔
رَاستی	رَ ا س تی	نیکی ۔ سچائی ۔ نرمی ۔ درستی ۔
تُند	تُ ن د	تیز ۔ سخت ۔ کڑوا ۔ غصیلا ۔
اَمَر	اَ مَ ر	نہ مرنے والا ۔ غیر فانی ۔ ہمیشہ رہنے والا ۔ لازوال ۔
اَمْر	اَ م ر	حکم ۔ کام ۔ معاملہ ۔ [illegible] ۔ [illegible]ت ۔
دِیدنی	دِ ی د نی	دیکھنے کے قابل ۔ قا[illegible] ۔ [illegible] اشا ۔
دَاعی	دَ ا عی	بلانے والا ۔ دعا کر[illegible] ۔ [illegible]
تَسخیر	تَ س خی ر	تابع کرنا ۔ فرماں بر[illegible] ۔ قابو میں کرنا ۔ محاصرہ کرنا ۔
مُحال	مُ حا ل	مشکل ۔ دشوار ۔ [illegible] ہونی ۔
نَمودار	نَ مو د ا ر	عیاں ۔ ظاہر ۔ آشکار ۔ واضح ۔
بے رِیا	بے رِ یا	مخلص ۔ صاف باطن ۔ جس میں ظاہر داری نہ ہو ۔
حُب	حُ ب	محبت ۔ الفت ۔ اُنس ۔ پیار ۔
حَب	حَ ب	گولی ۔ دانہ ۔ بیج ۔
بیگانہ	بے گا نہ	غیر ۔ پرایا ۔ دوسرے کا ۔ اجنبی ۔ ناواقف ۔

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY